الٰہی خیر! دورِ فتنۂ آخر زماں آیا
رہے ایمان و دین سالم کہ وقتِ امتحاں آیا

الحمد للہ کہ یہ ٹریکٹ مشتمل بر واقعات غدرِ ابن سعود نجدی
و عقائد خبیثۂ شر ذمۂ نجدیہ وہابیہ ھداھم اللہ بعنوان

فتنۂ نجدیت

سے ڈھول کا پول

مرتبہ منادِ حق خادم العلماء پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی
امرتسری عفا اللہ عنہ

بصرف و سعی حسکیم سراج الدین احمد ایڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر
ہمراہ رسالہ حنفی امرتسر بطور ضمیمہ شائع کیا
روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر با اہتمام منشی سلطان احمد پرنٹر کے چھپا
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۴ھ
قیمت ۲ر

نجدیوں کے سیاہ اعمالنامہ کا ایک ورق

شریف حسین اور ابن سعود کی غداری

نجدی عقائد فاسدہ کا مختصر مرقع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الکرم والاحسان والمنن۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد الذی اخبرنا بظہور الزلازل والفتن وعلی الہ واصحابہ الذین جعلوا اعلاء کلمۃ اللہ المصائب والمحن؛

سید حسین سابق شریف مکہ نے ترکوں سے بغاوت کرکے اور دشمنان اسلام سے یارانہ گانٹھکر جیسی عبرت خیز اور سبق آموز ذلت حاصل کی ہے۔ اس کے فقط تصور سے منتقم حقیقی کی قدرت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ آج اس بدقسمت کا وجود ہی اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ قہار وجبار خدا جب کسی ظالم کو سزا دینا چاہتے ہیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ شریف کے مکہ معظمہ سے نکل جانے کے بعد اس کا بیٹا وہاں مسلط ہوا مگر وہابیوں کی حریصانہ نگاہیں حرمین شریفین کی طرف عرصہ سے اٹھ رہی تہیں۔ انہوں نے طائف شریف کو برباد کرنے کے بعد مکہ معظمہ پر ہلہ بول دیا اور آخر وہاں قابض ہو گئے۔ رہ گیا یہ سوال کہ وہابی اتنے طاقتور کہاں سے ہو گئے کہ پہلے طائف میں لوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت کرکے وہاں قابض ہوئے اور پھر مکہ معظمہ پر بھی بغیر کسی دقت اور دشواری کے مسلط ہوگئے تو اس سوال کا جواب ہر منصف اور سمجھدار انسان یہی دیگا کہ ؎

نجد کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

نجدیوں کے تسلط ہی کے وقت ارباب فراست بھانپ گئے تھے کہ اب صورت

حالات رو بہ اصلاح ہونے کی بجائے اور زیادہ خطرناک اور پیچیدہ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ قوم سخت وحشی واقع ہوئی ہے۔ بربریت اور درندگی اس کے خمیر میں داخل، اور انصاف پروری و رواداری کی ان کو ہوا تک نہیں لگی ہے۔ ان کے عقائد میں اس درجہ کا غلو، تشدد اور تجاوز پایا جاتا ہے کہ وہ مرکز اسلام پر حکومت وقیادت کرنے کی قطعاً اہلیت نہیں رکھتے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب آنجہانی کے عہد نحوست عہد سے لیکر اس وقت تک یہ لوگ آستانہ خلافت سے باغی رہے ہے۔ بلکہ موجودہ نجدی حکومت دشمنان اسلام کی انگشت نمائی اور برانگیخت سے ترکوں کے ساتھ نبرد آزما اور مصروف پیکار رہ چکی ہے۔ اور موجودہ امیر نجد عبدالعزیز ابن سعود بھی شریف کی طرح انگریزوں کا منظور نظر پٹھو اور خاص وظیفہ خوار ہے۔ ان واقعات وحقائق کی بناء پر ارباب بصیرت نے نجدیوں کے تسلط کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ لیکن افسوس کہ ہندوستانی مسلمانوں میں سے کسی نے سنہری اور روپہلی مصلحتوں کے ماتحت، بعض نے نجدیوں کے ہم عقیدہ ہونے کے باعث، کسی نے شریف کے مظالم سے تنگ آکر، اور کسی نے زبان دراز اور منہ پھٹ لوگوں کی گالیوں کے خوف سے ان تمام حقائق ثابتہ سے آنکھیں بند کر کے نجدیوں کی تعریف و توصیف کے پل باندھنے شروع کر دیئے۔

یہ لوگ جہاں نجدیوں کے عقائد کی "خوبی" بیان کرتے نہیں تھکتے وہاں چیخ چیخ کر اور گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابن سعود نجدی شریف کی طرح "انگریز پرست" نہیں بلکہ "اسلام پرست" ہے۔ حالانکہ انہیں میں سے ذمہ دار لوگ کچھ مدت پہلے اپنی تقریروں اور تحریروں میں بالفاظ صریحہ اقرار کر چکے ہیں کہ نجدی حکومت برطانیہ کی وظیفہ خوار، مقرب پٹھو، اور ترکوں کی سخت دشمن واقع ہوئی ہے۔

میں ذیل میں ذمہ دار حامیان نجدیہ ہی کی تقریروں اور تحریروں سے ابن سعود اور موجودہ نجدی حکومت کی غداری، نصاریٰ پرستی، اور اسلام کش حکمت عملی کے چند واقعات عرض کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد وہابیوں کے کافر سازانہ اور مشرک گرانہ عقائد انہی کی کتابوں سے نقل کر کے فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں وہ خود اندازہ لگا لیں گے

نجدیوں کی حمایت میں جو آجکل ہنگامہ خیز مظاہرات ہو رہے ہیں ان کی کیا حقیقت ہے؟ ع

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

غدار ابن سعود کی سیاسی کہانی

اخبار زمیندار کی زبانی

اخبار زمیندار لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۲۲ء کے متعدد پرچوں میں ایک طویل مضمون شائع ہوا تھا جس کے تین عنوان تھے "حکومت برطانیہ اور عراق عرب" "اسرار کا انکشاف" "حقیقت کی چہرہ کشائی" اس مضمون میں برطانیہ کی ان ریشہ دوانیوں کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے جو اس نے عراق عرب میں ترکوں کے خلاف اور اپنا اقتدار قائم کرنے کی غرض سے عربوں کو سیم وزر کا لالچ دینے کی صورت میں روا رکھیں۔ میں ذیل میں اس مضمون سے وہ اقتباسات نمبر وار نقل کرتا ہوں جن میں ابن سعود نجدی اور اس کی حکومت کی غدارانہ سازشوں اور مسلم آزار حکمت عملیوں سے نقاب کشائی کیگئی ہے۔

(۱)

تلک الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون

"ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم طہران لکھتا ہے کہ:-

"ترک ہمارے (برطانیہ کے) دشمن تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر ہم اس کوشش میں مصروف رہتے تھے کہ ترکی کی بدنظمی کی کوئی بات ہمارے ہاتھ لگ جائے جسے ہم اتحادیوں کے فوجی مفاد کے لئے مفید بنا سکیں۔ عربوں کے جذبات کی کوئی قدر و قیمت ہو یا نہ ہو لیکن ہم ترکی کے نقائص کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس کے ساتھ سوئے لوگوں سے تو وہ کسی طرح سلوک تغافل نہیں کر سکتے تھے جو جرمنی

نے آئرلینڈ سے کیا ہے۔ حامیانِ عرب کے لئے یہ نادر موقع تھا جس طرح حکومت جرمنی کے پاس اس کے متبحر ماہرین علوم اور مستشرقین موجود تھے جن کا ظن غالب یہ تھا کہ آئرلینڈ میں جمہوریت کے قیام و قوام کا امکان ہے۔ اور ہندوستان کے باشندوں کے مفاد کے لئے بغاوت انگیزی ضروری ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں بسنے والے اتحاد عرب کے حامی ترکی کی حکومت کو کانٹ چھانٹ کر عربوں کی حکومت کے قیام پر مصر تھے۔ اس لئے یہ بات قدرتی اور ناگزیر تھی کہ حکومت ان لوگوں کو آلہ کار بر آری بنائے۔

وہابیوں کا خروج

اس لئے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ عربوں کو ترکوں کے خلاف کس طرح برانگیختہ کیا جائے سنوسی تو کسی کام کے نہیں تھے۔ کیونکہ وہ اس حکومت عرب میں حصہ دار نہیں بن سکتے جس کے ہم حامی ہیں وجہ یہ ہے کہ مصر درمیان میں حائل ہے علاوہ ازیں وہ ہمارے مخالف بھی ہیں۔ ادریسی اور امام یمن بہت کام دے سکتے تھے۔ رشید امیر حائل ترکوں کے ساتھ مل گئے۔ اب صرف دو ایسی ہستیاں رہ گئیں جو ہمارے (گورنمنٹ برطانیہ کے) شہنشاہی اقتدار کے اثر میں آسکتی تھیں انہیں ہم سرمایہ دے سکتے تھے۔ اور ان سے یہ وعدہ کر سکتے تھے کہ اگر ہماری اعانت کی جائے گی تو ہم بہت سا صلہ و انعام دیں گے۔ یہ معزز ہستیاں الحسین شریف اعظم مکہ اور ابن سعود وہابی امیر نجد کی ہستیاں تھیں۔

اس حقیقت نفس الامری سے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں ان کے اغراض و مقاصد میں بعد المشرقین ہے اور ان کے بیر و مذہب کی تیز تلوار سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں بہت پیچیدگی پڑ گئی۔ محمد بن عبد الوہاب اٹھارویں صدی میں علم اسلام لے کر اٹھا۔ اس نے ۱۷۶۰ء میں سعود حاکم نجد کو اپنا ہم عقیدہ بنا لیا۔ اسی زمانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے شیوخ نے جو پہلے ایک دوسرے کے مخالف تھے یہ مذہب قبول کر لیا۔

ان شیوخ اور دیگر عقیدتمندوں کی مدد سے سعود اور اس کا جانشین سعود ابن سعود وسط عرب میں ایک وسیع سلطنت قائم کرنے کے قابل ہوسکے۔

سعود ثانی کے بیٹے نے ۱۸۰۱ء میں کربلائے معلی کے مقدس شہر کی بے حرمتی کی ۱۸۰۳ء میں فوجیں لیکر مشرق کیطرف بڑھا اور مکہ معظمہ کے حرم مقدس پر قبضہ کر لیا۔ اور اس مقام مقدس کی جو شیعہ اور سنیوں دونوں کے لئے یکساں واجب الاحترام ہے بے حرمتی کی ۱۸۰۴ء میں اس نے مدینہ پر قبضہ کر لیا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں ۱۸۱۲ء تک وہابیوں کے قبضہ میں رہے ۱۸۱۳ء میں مصر کے مشہور و معروف پاشا محمد علی نے نجد کے دارالسلطنت درعیہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اسے تباہ کر ڈالا۔ اس وقت وہابی سلطنت کچھ مدت کے لئے مٹ گئی۔ لیکن ایمان کا زائل ہونا تو ناممکن تھا۔ سلطنت کی ویرانی و تباہی میں بھی ایمان کا جذبہ موجود رہا۔ ۱۸۲۴ء میں خاندان سعود نے پھر سر اٹھایا۔ درعیہ کے کھنڈروں کے نزدیک ایک نئے دارالسلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس شہر کا نام ریاض رکھا گیا۔ پھر اس مملکت نے عروج حاصل کیا لیکن تیئیس ۲۳ سال گذرے خاندانی تنازعات کے ہاتھوں پھر ملیا میٹ ہو گئی۔ اور خاندان ابن رشید جو جبل شمار سے تعلق رکھتا ہے غالب آگیا لیکن آخر اسے بھی روز بد دیکھنا پڑا۔ ابن سعود کا خاندان سخت جان ہے ۱۹۰۱ء میں موجودہ امیر نجد جسکی عمر اس وقت اٹھارہ سال تھی پندرہ ۱۵ آدمیوں کو ساتھ لیکر رات کی تاریکی میں شہر میں جا گھسا۔ پو پھٹتے ہی ابن رشید کے مقرر کردہ عامل کو قتل کر ڈالا۔ اور ابن سعود کا جھنڈا نصب کر دیا۔ اس کے بعد امیر نجد کا لقب اختیار کرکے اس نے اپنی آبائی سلطنت کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے الحصا میں سے ترکوں کو نکال دیا۔ اور مشرق کیطرف ان بندرگاہوں تک جو بحرین کے مقابل واقع ہیں۔ شمال میں شیخ قویت کے ملک کی سرحد تک جا پہنچا۔ لیکن مغرب میں شریف اعظم مکہ نے اس کا مقابلہ کیا اور ۱۹۱۰ء میں نجد پر حملہ کیا۔ اگرچہ شکست کھائی اور اپنے ملک کی حد تک واپس ہوا لیکن باہمی مغائرت و مناقشت کا سلسلہ جاری رہا۔ اور دونوں ایک دوسرے کی مخالفت پر تلے ہے

(زمیندار صفحہ اول بابت ۶ فروری ۱۹۲۴ء)

انگریزوں سے دوستی ترکوں سے جنگ

"ابن سعود نے تحریک اخوان سے جو ایک روحانی برادری کی تحریک تھی۔ وہابی مسلک کو وہ تقویت بخشی جو آجکل اس مسلک کو حاصل ہے۔ شیعہ اور سنیوں کے احیاء کا دور ابھی نہیں آیا تھا۔ وہ علی الاعلان تمباکو نوشی کرتے تھے۔ اور خود ہی عجب سے شراب بھی پی لیا کرتے تھے۔ ابن سعود کے آباؤ اجداد تو اتنے فطرتی نہ تھے کہ ان خلاف مذہب افعال کو گوارا کرتے وہ ان کے لئے ضرور سزا دیا کرتے تھے لیکن اس نے اپنی مملکت کے قرب جوار اور مملکت میں بسنے والے شیعہ اور سنیوں کو ان افعال کے لئے سزا دینے کی کوشش تک نہیں کی۔ اس نے اخوان کی بستیاں قائم کیں وہ اس قدر آدمیوں کو ہم عقیدہ بناتے تھے کہ تلوار کے زور سے پہلے کبھی اس حلقہ مسلک میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ ان کے مبلغوں کی سرگرمیاں ہمسایوں کو بے چین اور مضطرب کیا کرتی تھیں ابن سعود ایک حد تک حج میں بھی مداخلت کیا کرتے تھے اور اس روپیہ کو جو اس طرح شاہ حسین کے خزانہ میں جاتا تھا روکتے تھے۔ اس خیال سے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک اور بت پرستی ہے۔ وہ ان شیعوں سے جو ان کے علاقے میں سے گذرا کرتے تھے تاوان یا جزیہ لیا کرتے تھے۔

حکومت برطانیہ کی کارگزاری

جب جنگ کا آغاز ہوا اس وقت ملک کی یہ حالت تھی۔ ہم نے شریف مکہ اور ابن سعود دونوں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی اور انہیں ترکوں کے برخلاف برانگیختہ کیا۔

وہابی اور ابن سعود تو پہلے ہی ہمارے یا یوں کہئے کہ حکومت ہند کے دمساز تھے ۱۹۱۵ء کا واقعہ ہے کہ اس زمانے میں ایک برطانی وفد لیکر گئی

کرنیل لیوس پیلی ریاض گیا تھا اس وفد نے خاندان ابن سعود سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کی پاسداری ہمیشہ ملحوظ رہی ہے اگرچہ کوئی باقاعدہ عہدنامہ مرتب نہیں کیا گیا تھا لیکن اس پر بھی وہابیوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس معاہدہ کی تکمیل کو اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔

موجودہ ابن سعود اور اس کا والد عبدالرحمٰن جو ضعیف العمر اور واجب الاحترام بزرگ ہے ۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۱ء تک قویت میں مقیم رہے۔ شیخ قویت ان کا حامی و مددگار رہا اسی کی برکت ہے کہ یہ پھر اپنی کھوئی ہوئی سلطنت حاصل کرنے کے لئے باہر نکلے جس زمانے میں یہ خاندان قویت میں تھا اس زمانے میں برطانی پولٹیکل افسر اور ریذیڈنٹ بوشہر سے ان کے تعلقات تھے۔ جب یہ خاندان ریاض پہنچا اس وقت یہ تعلقات دوستانہ قائم رہے۔ کپتان شکسپیئر آنجہانی پولٹیکل افسر قویت عربوں کے مداح اور گہرے دوست تھے ان کی وساطت سے سلسلہ تعلقات مربوط و مضبوط ہوگیا الغرض ہمارے اور ابن سعود کے درمیان باہمی اتحاد و اعتماد کا سلسلہ تو پہلے ہی سے قائم تھا ترک تو آباؤ اجداد سے اس کے دشمن چلے آتے تھے ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم کے چھڑنے سے بیشتر اس نے ترکوں کے خلاف جنگ کیا تھا اور اس میں یہاں تک کامیابی حاصل کی تھی کہ الحصا پر قبضہ کر لیا تھا جبل شمار کے بسنے والے بھی اس کے دشمن تھے اس لئے ابن سعود نے شریک جنگ ہونے میں تامل نہیں کیا جنوری ۱۹۱۵ء میں وہ میدان جنگ میں اترا لیکن شومئی قسمت کپتان شکسپیئر جو اس کے ساتھ تھا جنگ جراب میں مارا گیا۔ اور ابن سعود کی پیادہ فوج میں دغابازوں نے اپنے ہاتھ دکھلائے نتیجہ یہ ہوا کہ اس جنگ میں جس کا آغاز فاتحانہ تھا سخت شکست کھانی پڑی۔ اس واقعہ کے بعد ہماری اور ابن سعود کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور مدت تک ہم میدان جنگ میں نہیں اترے !!

(زمیندار صفحہ اول ۷ فروری ۱۹۲۳ء)

(۳)

اشرفیوں کی تھیلی

نامہ نگار ہندکو ر مجلس قاہرہ اور سر پرسی کاکس کے مرتبہ قانون انتخاب کے ذکر میں لکھتا ہے کہ :۔

جب کثرت رائے سے انتخاب عمل میں آئیگا اس وقت دیکھ لینگے۔ امیر عبد الرحمٰن عرب میں محض اجنبی آدمی کی وقعت رکھتا ہے۔ لہذا وقت آئیگا کہ وہ ہمارے سامنے ٹھیر نہ سکیگا۔ پس جو کام کرنا ہے حکومت نے سوچا وہ یہ ہے کہ امیر فیصل کو پہلے ملک میں بھیجا جائے مصمم ہو گیا کہ یہ ہونا ہی چاہیئے تیاریاں ہونے لگیں ساتھ ہی اس عزم کے اس امر کی بھی پوری کوشش کی گئی کہ عوام کی نظر سے اس حقیقت کو بالکل پوشیدہ رکھا جائے کہ برطانیہ کا ہاتھ اس میں نہیں ہے اور فوراً نظام عمل اس کے لئے مرتب ہونے لگا وہی نظام عمل جو کبھی سر پرسی کاکس نے اپنے لئے بنایا تھا ابن سعود کو کانٹے کیطرح کھٹکتا تھا لیکن انجمن اتحاد عربی کے پاس ایک سیدھا سادا النسخہ تھا اور وہ اشرفیوں کی تھیلی تھی ۔" (زمیندار صفحہ اول ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء)

(۴)

اشرفیوں کا توڑا

" ایک دوسرے حقیقت نگار نے اس حقیقت سے بحث کرتے ہوئے کہ دو برس سے بھی کم میعاد میں کرنیل لارنس نے وہاں بیس ہزار اشرفیاں تقسیم کر دیں۔ یہ کہا تھا کہ اس کا تو تعجب نہیں کہ انہیں وہاں اقتدار حاصل ہوا بلکہ اس کا تعجب ہے کہ اب مطلق اقتدار نہیں رہا۔ اور اگر بجائے ان کے میں ہوتا تو کبھی عرب میں نظم و نسق نہ کرتا۔ بلکہ میں خود بادشاہ بن بیٹھتا۔ ابن سعود کو اس طرح باطمینان اشرفیوں کا توڑا حوالہ کر کے ٹال دیا۔"

(زمیندار صفحہ اول ۱۱ فروری ۱۹۲۲ء)

(۵)

ساڑھے ہزار پونڈ سالانہ کی رشوت

ترکوں کی ناکہ بندی

"پھر بھی انہوں (نجدیوں) نے ہمیں جنگ کے آخری دور میں ترکوں کی ناکہ بندی میں معقول مدد دی جو جبل شمار اور بندر قویت کے راستہ اشیائے رسد حاصل کر رہے تھے اور ۱۹۱۸ء میں ابن رشید کے ملک پر چڑھ دوڑے"

اس سال انہوں نے سر پرسی کاکس کے پاس بغداد میں ایک سفارت بھیجکر ظاہر کیا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ یا تو شاہ حسین کو اپنا رویہ بدلنے کیلئے خاص تنبیہ کر دی جائے ورنہ ہم انتقام گیری پر مجبور ہو جائیں گے۔ امیر فیصل کو بغداد میں شاہی تخت پر بٹھانا مزید ظلم تھا۔ ابن سعود نے صاف صاف کہدیا کہ میرے گرد دو بھٹیاں سلگا دی گئی ہیں پھر میں کیسے ہاتھ پاؤں توڑ کر خاموش بیٹھ سکتا ہوں۔ مزید برآں ایک تیسری خطرناک مصیبت یعنی عبداللہ ماورائے یردن پر قابض ہے سر پرسی کاکس نے اس احتجاج کے جواب میں اسے "شاہ نجد" کے نام سے مخاطب کیا اس خوشامد تملق، اور ساڑھے ہزار پونڈ سالانہ کی رشوت سے جو ماہ بماہ ادا ہوتی رہے گی ابن سعود کو خاموش رکھنے کی امید کیجاتی ہے"

(زمیندار صفحہ اول بابت ۱۲ فروری ۱۹۲۲ء)

ابن سعود نجدی اور اس کی حکومت کی "اسلام پرستی" اور "انصار ملی کشی" کا یہ اجمالی نقشہ ہے جسے وہی اخبار شائع کر چکا ہے جو آج "نجدیت نوازی" کے علمبرداروں میں چوٹی کا "مجاہد" سمجھا جاتا ہے۔

صاحبو! آپ نے دیکھ لیا کہ نجدی باغی کسطرح مخالفین اسلام سے ملکر ترکوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوششیں کرتے رہے ہیں؟ ؎

دشمن کے دوست (دوست کے دشمن ہیں بے سبب) دیکھو وہابیوں کی عداوت عجیب ہے

وہابیوں کی صلیبی لڑائیاں

زمیندار کی شہادت

اوپر جو اقتباسات میں درج کرچکا ہوں وہ میں نے خود "زمیندار" کے پرچوں سے نقل کئے ہیں۔ ذیل میں معزز روزنامہ "سیاست" لاہور کے حوالہ سے "زمیندار" کی رائے جو اس نے اس ہڑبونگ سے پہلے ظاہر کی تھی درج کرتا ہوں۔

"جناب مفتی حمایت اللہ صاحب سیکرٹری انجمن معین الاسلام لاہور نے ۸ جون ۱۹۲۰ء کا زمیندار پڑھکر سنایا جس میں وہابیوں کو مفتری لکھا گیا ہے۔ اور وہابی کے لفظ کو بغاوت کذب و بہتان کا مترادف ظاہر کیا گیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ ابن سعود انگریزوں کا وظیفہ خوار ہے اور اسلام کی نہیں بلکہ صلیب کی لڑائیاں لڑتا ہے۔"

("سیاست" بابت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

برطانیہ کا پٹھو ابن سعود

مسٹر محمد علی صاحب کا فتویٰ

مشہور لیڈر جناب مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر "ہمدرد" و "کامریڈ" نے (جو آجکل ابن سعود کے خاص نعت خوانوں میں داخل ہیں) اس تقریر میں جو آپ نے خلافت کانفرنس کراچی میں فرمائی تھی ابن سعود کے متعلق فرمایا کہ:۔

اگر کسی وقت شریف مکہ امیر فیصل برطانیہ کے برخلاف ہو جائیں تو بنظر حفظ ما تقدم ایک دوسرے پٹھو کو بھی تیار کر لیا ہے۔ اور وہ ابن سعود ہے۔ جسے ساٹھ ہزار پونڈ (۹ لاکھ روپئے) سالانہ . . .

دیے جاتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت اس کو شریف کی جگہ بٹھایا جائے۔"
(تقاریر مسٹر محمد علی صاحب مطبوعہ غنی المطابع دہلی حصہ دوم صـ۶۷)
غرض جو لوگ آج ابن سعود کو فرشتہ رحمت ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں وہی کچھ عرصہ پہلے اس کو غدار برطانیہ کا پٹھو اور نصاریٰ پرست وغیرہ خطابات دے چکے ہیں۔ اب مجھ پر تو کسی صاحب کو ناراض نہ ہونا چاہیئے ناراض ہونے والے صاحبوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے قلم اور اپنی زبان کو مارے غصہ کے کاٹ کھائیں جس سے قبل از وقت "شریفی پروپیگنڈا" ہو چکا ہے۔ اور اب وہ اپنے اس "جرم" کی کوئی صفائی نہیں پیش کر سکتے۔

دل کی نہیں تقصیر مگر آنکھیں ہیں ظالم
یہ جا کے نہ لڑتیں وہ گرفتار نہ ہوتا

نجدیوں کی مذہبی کہانی
اُن کی اپنی زبانی

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد اس قدر واضح ہیں کہ بڑے بڑے اکابر علماء و محدثین ان کی تردید میں کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔ خود شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب آنجہانی کے حقیقی بھائی شیخ سلیمان بن عبدالوہاب اپنے گمراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن آجتک نجدیوں کے ہندوستانی چیلے یہی کہتے رہے کہ جن عقائد کو نجدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ان سے بری الذمہ ہیں۔ مگر باطل پر کبتک پردہ رہ سکتا ہے قدرت نے خود نجدیوں کے ہاتھوں اسکو چاک کرا دیا۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
نجدی کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے بعد اپنے مخصوص

عقائد کے پروپیگنڈا کے سلسلہ میں کتاب "مجموعۃ التوحید" کو شائع کر کے گذشتہ حج کے موقع پر مفت تقسیم کیا۔ اس مجموعہ میں مختلف رسائل ہیں جن کے نام بھی مختلف ہیں مگر صفحات کا نمبر مسلسل ہے یہ کل مجموعہ ۴۰۹ صفحات پر مشتمل ہے میں اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کر سکا۔ کیونکہ میں نے یہ کتاب ایک صاحب سے عاریۃً لی تھی اس لئے کافی وقت تک میرے پاس نہ رہ سکی۔ تاہم متفرق مقامات کے مطالعہ کے بعد چند عبارات مل گئیں جن سے نجدیوں کے عقائد کا اندازہ ہو سکتا ہے ایک اور مستقل رسالہ "الھدیۃ السنیہ" کے نام سے ابن سعود کے حکم سے شائع ہوا ہے وہ بھی میں نے سرسری طور پر دیکھا ہے اس میں بھی خرافات کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن بخوف طوالت نمونہ کے طور پر صرف مجموعہ مذکورہ کی چند عبارتیں مع ترجمہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

نبی کریم سے توسّل ناجائز

فلو جاز ان یتوسل عمر و الصحابۃ بذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ لما صلح منہم ان یعدلوا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العباس علم ان التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ لا یجوز۔

(مجموعۃ التوحید مطبوعہ ام القری مکہ معظمہ ص ۲۱ سنہ ۱۳۴۳ھ)

(ترجمہ) پس اگر حضرت عمر اور صحابہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آپکے انتقال کے بعد توسل کرنا جائز ہوتا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حضرت عباس کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی وفات کے بعد وسیلہ بنانا جائز نہیں ہے۔

"اسألک بانبیائک" کہنا بھی مکروہ

ویکرہ ان یدعو اللہ الا بہ فلا یقول اسألک بفلان او بملائکتک او بانبیائک ونحو ذلک۔

حوالہ مذکورہ

(خلاصہ) خدا کو کسی کا واسطہ دیکر پکارنا مکروہ ہے۔ پس یوں نہ کہے کہ اے خدا میں فلاں یا تیرے فرشتوں یا تیرے نبیوں کی طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ عقیدہ جمہور اہلسنت کے خلاف ہے)

نبی کریم سے طلب شفاعت حرام

"فطلب الشفاعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ بعد وفاتہ وبعدہ عن الداعی لا یحبہ اللہ تعالیٰ ولا یرضاہ"

(مجموعۃ التوحید صفحہ ۳۴۳)

(ترجمہ) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غیر سے شفاعت طلب کرنا ان کی وفات کے بعد اور آپ کے دور ہونے کے وقت دعا کرنے والے سے اس کو اللہ تعالے ناپسند کرتا ہے۔

ع۵ نجدی نے جس حدیث کو آڑ بنایا ہے۔ اسکا وہ مطلب ہی نہیں سمجھے اور اسطرح ان صحیح احادیث کو پس

کفری ٹکسال کے نئے سکّے

وہابیوں کے بنائے ہوئے کافروں کی مختصر فہرست

نجدی طائفہ مسلمانوں کو کافر بنانے کا جس قدر شوق رکھتا ہے۔ وہ تمام کافر گروں کی جذبات تکفیر سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ان کے مخترعہ عقائد کی کسوٹی پر نہ صرف بریلوی، نہ صرف دیوبندی، نہ صرف فرنگی محلی، بلکہ ہمارے ہاں کے غیر مقلدین، کارکنان خلافت اور حامیان نجدیہ بھی مسلمان ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ میں عرض کرتا ہوں کہ خود نجدی طائفہ بھی اپنے عقائد کی بناء پر کافر ہوا جاتا ہے۔ میں ان کے ایسے عقائد کی نہایت مختصر فہرست ہدیہ ناظرین کرتا ہوں :۔

(۱) کافروں سے مدارات کرنے والا کافر (۲) کافروں کے کہنے پر عمل کرنے والا کافر (۳) کافروں کو امراء اسلام کے پاس لیجانیوالا اور ان کو ہم مجلس بنانے والا کافر (۴) کافروں سے کسی امر میں مشورہ کرنے والا کافر (۵) مسلمانوں کے امور میں سے کسی ایک مثلاً سلاطین (و خلافت) وغیرہ میں کافروں سے کام لینے والا کافر (۶) کافروں کے پاس بیٹھنے والا اور ان کے ہاں جانے والا کافر (۷) کافروں سے خوش مزاجی کے ساتھ پیش آنیوالا کافر (۸) کافروں کا اکرام کرنے والا کافر (۹) کافروں سے امن طلب کرنے والا کافر (۱۰) کافروں کی خیر خواہی کرنے والا کافر (۱۱) کافروں سے مصاحبت و معاشرت رکھنے والا کافر (۱۲) کافروں کو سردار کہنے والا کافر (۱۳) علم طب جاننے والے کو "حکیم" کہنے والا کافر (۱۴) کافروں کے ملک میں ان کے ساتھ رہنے والا کافر یہ مختصر فہرست ہے ان لوگوں کی جو نجدیوں کے نزدیک کافر ہیں۔ یہ فہرست کتاب مذکور کے صفحہ ۸۶ و ۸۷ سے نقل کی گئی ہے۔ بنظر اختصار اصل عربی عبارتیں نہیں لکھی گئیں اصل کتاب دیکھکر ہر شخص تشفی کر سکتا ہے۔

میں ان کے مذکورہ مسائل پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ خدا نے جس شخص کو تھوڑی سی عقل بھی عطا فرمائی ہے وہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ نجدی اپنے خیالات و مذہب پر قائم رہکر ہم مسلمانوں کو کسی طرح بھی مسلمان نہیں سمجھ سکتے اور واقعات اس کی

تائید کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں چنانچہ طائف شریف میں ان لوگوں نے بےگناہ مسلمانوں کو کافر اور مشرک سمجھ کر شہید کیا جیسا کہ علمائے دیوبند بھی اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔

ہاتھی کے دانت

میں حیران ہوں کہ ایک طرف تو نجدیوں کا اس قدر تشدد کہ کافروں سے ہر قسم کا مشورہ کرنا اور ان سے خوش مزاجی کے ساتھ پیش آنا بھی کفر اور دوسری جانب ان کا یہ طرز عمل کہ انگریزوں سے رشوت لیکر ترکوں پہ حملے کئے۔ ان کی ناکہ بندی کی خلیفۂ اسلام سے بغاوت و غداری کرتے رہے۔ برطانیہ کے دوست بنے رہے۔ اور حال ہی میں خبر آئی ہے جو "زمیندار" وغیرہ میں بھی شائع ہو چکی ہے کہ جدہ میں عنقریب ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں نمائندگان حجاز و نجد و برطانیہ جمع ہوں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب ہر امر میں کافروں سے مشورہ طلب کرنا کفر ہے تو مسئلہ حجاز ایسے مذہبی معاملہ میں برطانیہ کی شرکت کو منظور کر لینا کہاں کا اسلام ہے؟

اے قاسمی بڑی دھوم تھی نجدی کے "زہد" کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

نجدی توحید کی کرشمہ سازیاں

امام رازیؒ و دیگر اکابر امت کی تکفیر

"وھذا لا یمنع کونہ جاھلا بالتوحید کما جھلہ من ھو اعلم و اقدم منہ ممن لہ تصانیف فی المعقول کالفخر الرازی و ابی معشر البلخی ونحوھما ممن غلط فی التوحید"
(مجموعۃ التوحید صفحہ ۲۲۰)

(ترجمہ) اور یہ خالد ازہری شارح توضیح کے توحید سے جاہل ہونیکو مانع نہیں۔ جیسے کہ وہ لوگ بھی توحید سے جاہل تھے جو خالد ازہری کی نسبت زیادہ علم والے تھے اور معقول میں ان کی تصانیف ہیں مثلاً فخر رازی اور ابو معشر بلخی وغیرہما جنہوں نے توحید کے مسئلہ میں غلطیاں کیں۔

مصنف قصیدہ بردہ شریف پر کفر کا فتوے

"وقد حاول هذا الجاهل المعترض صرف ابيات البردة عما هو صريح فيها نص فيما دلت عليه من الشرك في الربوبية والالهية ومشاركة الله في علمه وملكه وهي لا تحتمل ان تصرف عما هي فيه من ذلك الشرك والغلو"

(حوالۂ مذکورہ)

(ترجمہ) "یہ جاہل معترض قصیدہ بردہ کے ابیات کو ان کے صریح مفہوم سے پھیرنا چاہتا ہے۔ ان ابیات میں وہ مضامین مصرح ہیں جو شرک فی الربوبیۃ شرک فی الالوہیۃ اور اللہ کے علم اور اس کے ملک میں مشارکت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ان میں شرک اور غلو اس درجہ کا ہے کہ اس کے خلاف معنی مراد لئے جانیکا احتمال بھی نہیں"

ناظرین کرام دیکھئے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ستون اسلام اور دوسرے بزرگوں کو کس طرح صاف الفاظ میں "توحید سے جاہل" قرار دیکر نجدیوں نے اپنی خباثت کا ثبوت دیا ہے اور کس طرح قصیدہ بردہ شریف کو شرک کہکر اس کے بزرگ مصنف اور اس کے پڑھنے والوں کو جن میں ہزاروں علماء و صلحاء بھی داخل ہیں مشرک بنا کر کفر پروری کا مظاہرہ کیا گیا ہے؟ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

ان عبارات کو پڑھکر شیخ الاسلام علامہ زینی دحلان محدث شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ کہ نجدی چھٹی صدی کے بعد کے تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ ؎

کانوں سے سنا کرتے تھے جادو بھی ہے اک شے
آنکھوں سے تیری نرگس فتاں نے دکھا دیا
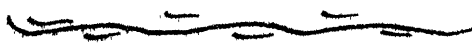
نجد میں نئی شریعت

اس مجموعہ کے صفحہ ۱۵۰ و ۱۹۱ میں نجدیوں نے سوال و جواب کے طرز پر اپنا ایک عقیدہ لکھا ہے جو ان کے بدترین اور خطرناک عقیدات میں سے ایک ہے اختصار کو ملحوظ رکھکر اس کا صرف ترجمہ درج کرتا ہوں۔ اصل مقصد کے بیان کرنے میں اگر کوئی میری خیانت ثابت کر دیگا تو میں علانیہ اس اپنی خیانت کے اعتراف کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے :-

" اس شخص کے حق میں آپ کا کیا فتویٰ ہے جو اسلام میں داخل ہوا اور اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن مشرکوں سے عداوت نہیں کرتا یا عداوت کرتا ہے لیکن ان کو کافر نہیں کہتا یا اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں مگر لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو میں کافر نہیں کہہ سکتا اگرچہ وہ اس کے معنی نہ سمجھتے ہوں۔ اور اس شخص کے متعلق آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں جو اسلام میں داخل ہوا اور اسلام سے محبت کرتا ہے لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ میں قبوں کو نہیں گراتا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ قبے نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان مگر میں اس سے تعرض نہیں کرتا (یعنی ان کو نہیں گراتا) پس ان سوالات کا جواب یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ توحید کو نہ سمجھے اور اس کے موجبات پر عمل نہ کرے۔ اور رسول علیہ السلام کی تصدیق نہ کرے۔ ان امور میں جن کی آپ نے خبر دی اور جس کام سے آپ نے منع فرمایا اس سے رک نہ جائے اور جس کام کے کرنے کا آپ نے حکم فرمایا وہ نہ کرے۔ اور آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے احکام پر ایمان نہ لائے۔ پس جس شخص نے کہا کہ میں مشرکوں سے عداوت نہیں کرتا یا وہ ان سے عداوت کرتا ہے مگر ان کی تکفیر نہیں کرتا یا اس نے کہا کہ میں لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں سے تعرض نہیں کرتا اگرچہ وہ کفر و شرک کا ارتکاب کرتے ہوں۔ اور دین الٰہی سے عداوت رکھتے ہوں۔ یا اس نے کہا کہ میں قبوں سے تعرض نہیں کرتا (یعنی ان کو نہیں گراتا) تو ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

"ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا اولٰئک ھم الکافرون حقا. واعتدنا للکافرین عذابا مھینا"

ایک غور طلب نکتہ

نجدی مفتی اس عبارت میں صاف کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام میں داخل ہو کر اسلام سے محبت کرتا ہو اور اس کا یہ بھی اعتقاد ہو کہ قبے نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان لیکن وہ ان کو نہیں گراتا تو فقط اس "جرم" کے باعث قطعاً و یقیناً کافر ہے۔ اس کے ساتھ اس حقیقت کو ہمیشہ نظر رکھا جائے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر جو گنبد خضراء ہے وہ بھی دوسرے بزرگوں کے مزارات کے قبوں کی طرح ایک قبہ ہے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو (خاک بدہن اعداء) اسکو گرا دیا جائے گا اس صورت میں ابن سعود کے وعدوں کی مٹی پلید ہو جائے گی۔ اور یا وہ اس کو نہیں گرائیگا۔ لیکن اس صورت میں طائفہ نجدیہ اپنے قول کے مطابق قطعاً کافر اور یقیناً جہنمی ہوگا۔ ؎

ہر دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلےٰ

خاتمہ سخن

میں نے یہانتک نجدی جماعت کی سیاسی و مذہبی حالت پر ایک اجمالی بحث کی ہے اہل اسلام خود اندازہ لگالیں کہ ایسی خطرناک جماعت کا مرکز اسلام پر تسلط مقاصد اسلامیہ کے لئے کس حد تک مفید ہو سکتا ہے۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم خاندان شریف کو حجاز سے نکالکر اسکا انتظام مسلمانان عالم کے سپرد کر دینگے سو ظاہر ہے کہ ایک ملک پر قابض ہو جانے کے بعد کون اس کو چھوڑ سکتا ہے۔ ؎

ہم کو معلوم ہے وعدہ کی حقیقت لیکن
دل کے خوش کرنیکو بیشک یہ خیال اچھا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

نجدیّت کا پول

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ جناب مولانا مولوی محمد بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری نے تالیف فرمایا ہے جو رسالہ حنفی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اور اس کی علیحدہ کاپیاں بھی بتعداد کثیر چھاپ لی گئی ہیں تاکہ وہ لوگ جنہیں رسالہ حنفی کے ملاحظہ کا اتفاق نہیں ہوتا مطالعہ فرما سکیں۔

اس رسالہ میں دو عنوان ہیں۔ ایک سیاسی دوسرا مذہبی سیاسی عنوان میں جس قدر لکھا گیا ہے وہ زمیندار کے ۱۹۲۲ء کے فائل سے لیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق جس قدر کہانی ضبط تحریر میں آئی ہے وہ زمیندار کی زبانی ہے۔ اور مذہبی عنوان کے نیچے خود قرن الشیطان ابن سعود مردود کی شائع کردہ کتاب مجموعۃ التوحید سے اقتباسات لئے گئے ہیں جو نجدی ملعون مذکور نے مطبع ام القریٰ مکہ معظمہ میں چھپوا کر مفت تقسیم کی ہے۔ اس کتاب یا مجموعہ میں قرن الشیطان اول محمد بن عبد الوہاب اور اس کی نسل کے تصنیف کردہ چند رسالے ہیں۔ ہندوستان کے شیطانی اخبارات متعدد مضامین میں نجدی ملعون کے اعتقادات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ اور ہر زبان کی مستند تاریخوں کو عموماً اور علامہ زینی دحلان جیسے محقق و تاریخ نگار اور شیخ سلیمان نجدی اور محمد بن عبد الوہاب کو خصوصاً جھٹلانے کی ناکام سعی ہو چکی ہے مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ ضرور انہیں کا آقا اور ولی نعمت قرن الشیطان ثانی ان کی ساری کوششوں پر ایک دم پانی پھیر دیگا۔ اور خود ایک کتاب کے ذریعہ سے اپنے ہندوستانی چیلوں ایجنٹوں اور دلالوں کا منہ کالا کر دیگا۔

پہلے عنوان کے مطالعہ سے ناظر کتاب ان نتائج پر پہنچتا ہے کہ:۔

(۱) خاندان شیخ نجدی لعنۃ اللہ علیہ اپنے خروج کے زمانہ سے اب تک سلطنت عثمانیہ کا باغی رہا۔ برسر پرخاش رہا حتی کہ ۱۹۱۲ء میں جنگ عظیم کے شروع ہونے سے پہلے وہ بامداد کپتان شکسپیئر (انگریزی افسر) ترکوں کو شکست دے چکا تھا۔ اور الحصا ترکوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر چکا تھا مگر دفعۃً کپتان شکسپیئر کے مارے جانے سے نجدیوں کو فتح مبدل بہ شکست ہو گئی۔

(۲) موجودہ قرن الشیطان ملعون یعنے ابن سعود علاوہ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ کی اشرفیوں کی تھیلیاں بطور رشوت صرف اس غرض سے لے چکا ہے کہ ترکوں کے مفاد کو نقصان پہنچے۔

(۳) پہلے یہ خاندان اپنے جدید مذہب کو تلوار کے زور سے پھیلاتا تھا مگر موجودہ قرن الشیطان نے محبت سے اپنے مبلغین کے ذریعہ سے اشاعت کی دور کامیابی حاصل کی

پہلے دو امور کے متعلق تو ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان امور کو پہلے بھی قارئین کرام اسی اخبار الفقیہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں مگر شیطانی اخبارات نے مسلمانوں سے ان امور کو مخفی رکھنے کی کوشش کی اور ان کا ذکر تک اخبارات میں نہ کیا شیطانی ایجنٹ جانتے تھے کہ اگر ان کے اخباروں کے مطالعہ کرنے والے ان حقیقتوں سے واقف ہو گئے۔ اور اصل معاملہ ان کے سامنے کھل گیا تو شیطانی پروپیگنڈا کو شکست ہو جائیگی اور تار و پود بکھر کر رہ جائیگا۔ اور شیطانی ایجنٹوں کے تنور شکم کیلئے ایندھن کا مہیا ہو جانا بیحد دشوار ہو جائیگا اگر یہ لوگ شیطانی ایجنٹ و دلال نہ ہوتے اور غیر جانبدارانہ حیثیت رکھتے تو تمام حقیقتوں کی چہرہ کشائی ان کا فرض منصبی ہوتا۔ مگر ان کی سنہری در دپہلی مصلحتوں نے انہیں دیانتداری سے روکا اور یہ لوگ اگرچہ بظاہر خاموش تھے مگر زبان حال سے پکار کر کہتے تھے ؎

اے دیانت بر تو لعنت از تو رنجے یافتم

وے خیانت بر تو رحمت از تو گنجے یافتم

تاہم ہمیں لاہور کے شیطانی اخبار معروف زمیندار سے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ جب ۱۹۲۴ء کے ماہ فروری تک تم اسی اپنے آقائے دلی نعمت ملعون شیطان نجد کو بے ایمان باغی مسلمانوں کا دشمن اسلام کا بدخواہ سلطنت برطانیہ کا پٹھو سمجھتے تھے تو آج کونسی منطق کی بناء پر وہ شیطان غازی اور سلطان اور اس کا رجیم لشکر مجاہدین اسلام بن گئے۔ اور پھر اسی شیطان کو جو صدیوں سے دشمن اسلام رہ چکا ہے نو سال کے باغی پر کسی دلیل شرعی سے ترجیح ہو سکتی ہے۔

امر سوئم کے متعلق ہم اپنے قارئین کرام کی توجہ شیطانی پروپیگنڈا کے اس جزو کیطرف منعطف کراتے ہیں جس میں بیان کیا جاتا ہے کہ شیطانی گروہ حنبلی مذہب کا پیرو ہے۔ اور ہم شیطانی گروہ سے جو ان کو حنبلی بنا رہا ہے پوچھتے ہیں کہ حنبلی تو اس علاقہ کے لوگ

ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ مگر وہ کونسا جدید مذہب ہے جسکی اشاعت یہ شیطانی گروہ پہلے تلوار سے کر رہا تھا بعد میں محبت واخوت کے ذریعہ سے۔ اس کا جواب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حنبلی مذہب کی اشاعت تھی۔ کیونکہ سارا نجد اور اس کے قرب وجوار کا علاقہ محمد بن عبدالوہاب ملعون قرن الشیطان اول کے پیدا ہونے سے مدتوں پہلے حنبلی تھا۔ زمیندار ہم پر ۱۹۲۲ء میں یہ ظاہر کر چکا ہے کہ وہ اپنے نئے مذہب کی اشاعت کرتا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ شیطانی ایجنٹوں کا یہ بیان کہ وہ حنبلی مذہب رکھتے ہیں بالکل غلط کذب بیانی اور عامہ مسلمین کو دھوکا دینے کی غرض سے ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ رسالہ شیطانی جماعت کی روسیاہی کے لئے کافی ذریعہ ہے۔ اور جو حضرات اسے غائر نظر سے ملاحظہ فرمائیں گے وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچینگے کہ شیطانی جماعت اپنے روحانی مورث اعلےٰ الشیخ نجدی اور موجودہ قرن الشیطان کی حمایت اور شیطانی پروپیگنڈا کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی بے ایمانی دروغ بافی کذب بیانی روا رکھتی ہے۔

اس رسالہ کی قیمت ۲ ہے ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ غیر تمند ذی استطاعت مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسکی ہزاروں کاپیاں ہندوستان کے ہر گوشہ میں پہنچادیں ۵۰ جلد کے خریدار سے پانچ روپیہ اور سو جلد کے خریدار سے آٹھ روپیہ آٹھ آنہ۔ اور سو سے زائد جلدوں کے خریدار کو فیصدی ۸ کے بھی دیئے جائیں گے۔ علاوہ محصولڈاک کی رعایت ہوگی۔

(خاکسار: معراج الدین احمد مدیر الفقیہ امرتسر

اطلاع

ناظرین اس ٹریکٹ کو بکثرت منگوا کر اپنے عزیزوں دوستوں میں مفت تقسیم فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

ہماری ہاشمی رگ میں وہی کس ہے وہی بل ہے

از جناب مولانا مولوی صفی صاحب لکھنوی

قیامت آگئی اسلام کی دنیا میں ہلچل ہے
شہ ختم الرسل گہوارۂ مرقد میں بیکل ہے

مدینہ پر بھی سنتا ہوں کہ قابض ہوگئے نجدی
اگر یہ واقعہ سچ ہے تو پھر قصہ ہی فیصل ہے

وہ اسلام آہ جنکے کنگروں کے سر جھکاتے تھے
اب اسکا خون شرک کفر کے ماتھے پہ صندل ہے

ملائک تک جہاں بے اذن ہرگز آنہ سکتے تھے
وہاں ہنگامہ آرا آج اک نجدی گنوار دل ہے

شاقی ہے جو چن چن کر نشانات آل ہاشم کے
یزیدی عہد کی وہ فوج تصویر مکمل ہے

نہ کیونکر دشمنان اہل بیت اسکے معترف ہوں
کہ نجدیت درحقیقت ناصبیت کا ہی اک پھل ہے

یہ تیر دامن تہذیب پر ہے بدنما دھبہ
کہ پشت ہیکلیت پہ سرطانی یہ دنبل ہے

دیار نجد محروم دعائے خیر پیغمبر
وہ خطہ ہے کہ ہر باشندہ جس کا فرد ارذل ہے

یہاں کے رہنے والے گورکن حشمتی در سید ہیں
یہ نادانوں کی بستی ہے کہ کفاروں کا جنگل ہے

چلانا چاہتا ہے سب کو اپنے ہی عقائد پر
دماغ اس فرقۂ گمراہ کا کس درجہ مختل ہے

بچانا نجدیوں کے شر سے یارب قبر احمد کو
کہ اس صندوق میں کونین کی دولت مقفل ہے

خلافت کی کمیٹی نام تھا جس مرکزیت کا
سیاسی پہلوانوں کا وہ اب گویا کہ دنگل ہے

ہیں اسکے خاص پرزے روغن اکسیر سے چلتے
خلیفہ ساز ملت سور کیا چلتی ہوئی کل ہے

انہیں کیا کام اسلامی شعائر کی حفاظت سے
نظر میں جنکی شیخ نجد دنیا بھر سے افضل ہے

نہ کی تعظیم جسنے پاکے حکم سجدۂ آدم
یہ سب شاگرد اسی کے ہیں وہی استاد اول ہے

بہایا جارہا ہے خون ناحق اہل یثرب کا
بحکم خاص نجدی جو مامن تھا وہ مقتل ہے

خدا غارت کرے ابن سعود دیو سیرت کو
بشر کی شکل میں گویا کہ شیطان اک متشکل ہے

سواد جاہلیت پھر عرب میں عود کر آیا
ہدایت چھپ نظر ہر سمت پھر جویائے مشعل ہے

مسلمانوں ہوا ہی چاہتا ہے اب ظہور اسکا
ابھی تک پردۂ غیبت میں جو آنکھوں سے اوجھل ہے

نہ ہو گو مدتوں جو ساز مانے نے مگر اب تک
ہماری ہاشمی رگ میں وہی کس ہے وہی بل ہے

دلوں کو جوش ایمانی کی لہریں زندہ رکھتی ہیں
نہ ہو جس دل میں یہ بجلی وہ دل جز و معطل ہے

فدا کر دیں سب اپنی نقد جاں کو دین و ایمان پر
صفی حوران جنت کا یہی مہر معجل ہے

شاندار اسلامی کتب

ارتداد الوہابین فیض آباد کے ایک بازاری غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن جواب ہے۔ اس کتاب میں فرقہ باطلہ ضالہ مضلہ مبتدعیہ ناریہ کی اصلیت اور وہ مقدمات صحیفہ فوجداری جن میں غیر مقلدین ہوئے قابلدید کتاب ہے قیمت ۸ر

اباطیل وہابیہ۔ اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابیہ یا شیعان علی کے عقاید کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقعہ ہوا ہو تو فوراً اس کتاب کا مطالعہ کریں جس سے عقاید وہابیہ سے بیزار ہو کر آپ پکے مومن بن جائیں گے۔ عبدالوہاب نجدی اور فرقہ وہابیہ کی تاریخ بھی درج ہے قیمت ۱ر

مرزائے قادیانی اور ختم نبوت المعروف ہمزائیت کا جنازہ مرزائے قادیانی کے دعوے نبوت کے تمام دلائل کا نہایت عمدگی اور شائستگی سے جواب دیا گیا ہے مصنفہ شیر اسلام حضرت مولانا مولوی غلام احمد آخگر محمدی احمدی سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری امرتسری۔ حجم ۸۰ صفحات لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت نہایت عمدہ قیمت صرف ۸ر

خیر الکلام فی منع القرأۃ خلف الامام اس رسالہ میں قرأت خلف الامام کے متعلق ایک غیر مقلد مولوی کا حضرت مولانا مولوی محمد عبدالواحد خان صاحب رام پوری سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مباحثہ ہے۔ جو سوال وجواب کے رنگ میں ہے قابلدید رسالہ ہے صفحے ۴۴ قیمت ۴ر

شیعہ کا پول۔ اس چھوٹے سے رسالہ میں شیعوں کی معتبر کتابوں سے ان کے اعتقادات بحوالہ صفحہ درج کیے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر ایک روپیہ کے دس۔ ایک روپیہ سے کم کے لیے ٹکٹ آنا چاہیئے۔

کرشمۂ قدرت۔ ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علماء احناف کا نام لیکر فحش گالیاں دی گئیں ہیں اس کا جواب موسومہ کرشمۂ قدرت مصنفہ مولانا محمد خوب صاحب احمد آبادی قیمت ۸ر

رحمۃ للعالمین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونے سے ایڈیٹر اہلحدیث کا انکار اور اس کا مدلل جواب قیمت ۵ر

میلاد الرسول صلعم **سرود حصہ** حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم کے مضامین نثر و نظم قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

مینیجر الفقیہ امرتسر (پنجاب)

هٰذا بیان للناس وهدًی وموعظة للمتقین

(ترجمہ)

یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کو

منشین با بدان کہ صحبت بد
گرچہ پاکی ترا پلید کند

ارتداد الوہابیین

فی جواب

اہل الذکر و تکفیر المبتدعین

پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است
تربیت نا اہل را چون گردکان بر گنبد است

مرتبہ ابی المحامد محمد علی برادر خورد حکیم مولوی محمد محمود صاحب
رحمۃ اللہ علیہ مئو اعظم گڈھی

زیر نگرانی حکیم معراج الدین احمد صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الفقیہ
و رسالہ حنفی امرتسر

روز بازار الکٹرک سٹیم پریس امرتسر میں چھپی

غلطنامہ کتاب ارتداد الوہابین فی جواب اہل الذکر و غیر المبتدعین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۳	داد	داؤد	۲۱	۱۵	موکر	ہوکر
۴	۶	منہ سے	موُنھ سے	۲۷	۱	لانّ تحرم	لانّ تحریم
۷	۲۰	ذکرالہی	ذکرِ الٰہی	۲۷	۲	انکار المسلم	اکفار المسلم
۷	۲۰	سب تعلیم	حسب تعلیم	۲۷	۷	انکار	اکفار
۸	۹	پہنچا ہوتا ہے	پہنچا ہوا ہے	۲۷	۲۱	سباب	اسباب
۱۰	۵	حلوالی	حلوائی	۲۷	۲۴	اسی نتیجہ	اس نتیجہ
۱۱	۱۷	علریہ	عربیہ	۳۲	۵	سیارے کے	سارے کے
۱۲	۷	زادا اللہ	زادہا اللہ	۳۳	۷	دین پر	دین میں
۱۳	۸	پیح	شیخ	۳۴	۲۰	رسولُ اللہ	رسولَ اللہ
۱۵	۲۴	فاجرہ	فاجر	۳۵	۴	کروہ	گروہ
۱۸	۸	نورالانوات	نورالانوار	۳۵	۵	لاوینگے	لاوینگے
۱۸	۱۷	ہے	ہیں	۳۶	۸	ہین	ہیں
۱۸	۱۹	رچشمہ	سرچشمہ	۳۹	۲۳	لنڈگیوں	گندگیوں
۲۰	۳	مولا	مولانا	۴۱	۳	ہے	ہیں
۳۰	۱۰	سب بڑی	بہت بڑی	۴۲	۹	مشک	بیشک
				۴۳	۱۱	ممبروں	ممیروں

غلطی سے بعض الفاظ رہ گئے ہیں اور بعض زیادہ لکھے گئے ہیں۔

صفحہ ۱۴ سطر ۲ میں حدیث شریف میں بخاری شریف (کو لکھنا چاہیے تھا میں) اور (کو) بھول گیا ہے

صفحہ ۲۰ سطر ۴ میں لفظ (کیا) زیادہ لکھا گیا ہے۔

صفحہ ۴۳ سطر ۶ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بعد لفظ (نے) رہ گیا ہے۔

صفحہ ۳۹ سطر ۱۰ کے نیچے سنہ ۱۲۴۶ھ غلط لکھا گیا ہے۔

صفحہ ۴۴ سطر ۴ میں امیر المومنین کے بعد لفظ (نے) زیادہ لکھا گیا ہے۔

صفحہ ۴۵ سطر ۲۰ میں گوشت کے بعد لفظ (خوری) رہ گیا ہے۔

صفحہ ۵۴ سطر ۱۱ میں اقرار کے بعد لفظ (نامہ) لکھنے سے رہ گیا ہے

صفحہ ۵۴ سطر ۱۷ میں نجدیوں کے بعد لفظ (کو) رہ گیا ہے۔

صفحہ ۶۴ سطر ۶ میں حاصل کے بعد لفظ (کرو) رہ گیا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

دین اسلام کی تباہی اور بربادی کا سب سے بڑا اور پہلا ذریعہ اور سبب ترک
تقلید اور غیر مقلدیت اور وہابیت اور نجدیت اور نیچریت ہے۔ ترک تقلید
اور غیر مقلدیت ہی ایک ایسی تفرقہ انداز اور بری چیز ہے جس کی وجہ سے ہندوستان
جیسے طویل اور عریض ملک میں شہر شہر گاؤں گاؤں بلکہ پاڑہ پاڑہ قصبہ قصبہ دیہات
دیہات محلہ محلہ بلکہ گھر گھر ہزاروں اختلافات پیدا ہو گئے۔ اور فتنہ و فساد و جنگ و جدال
کے صدہا دروازے کھل گئے۔ غیر مقلدین وہابی نجدی قرآن و حدیث اور [illegible]
روز سے مسئلہ خلافت کو بھی [illegible] خدا تعالیٰ
کی پیاری مخلوق اور رسول اللہ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کو
سیدھے راستے سے بہکانے اور بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی ناجائز و ناپاک
کوشش کر رہے ہیں۔ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو نہ قرآن پاک سے
کچھ غرض ہے اور نہ حدیث شریف سے مطلب۔ وہابیوں کا مطمح نظر
صرف اغوائے خلق اللہ ہے اور بس۔ چونکہ قبل قیام خلافت کمیٹی کے غیر مقلدین
ملحدین برادران احناف اور حضرات مقلدین کے قریب پھٹکنے تک نہ پاتے تھے
اس لیے غیر مقلدین کو حنفیوں کے بہکانے کا داؤ گھات نہیں ملتا تھا۔ اب یہ
غیر مقلدین چند سیدھے سادے حنفیوں کو پھانس پھونس کر خود ہی [illegible]
نے کہیں سکریٹری اور کہیں کچھ اور کہیں کچھ بنے۔ غرض کہ اسی حیلے سے دنیا کو بھی
طرح سے دل کھول کر گمراہ کر رہے ہیں۔ آج مسلمان اس حد تک پہنچ گئے ہیں

لہ ترکوں نے خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ افسوس

کہ نہ ان کو دین کی فکر ہے اور نہ مذہب وملت کی پرواہ ان غیر مقلدین کے
میل جول سے جو کچھ نقصانات حضرات مقلدین کو پیش آرہے ہیں۔ وہ محتاج
بیان نہیں۔ جب سے خلافت کمیٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ اور عوام برادران
احناف ان غیر مقلدین کے ساتھ مل جل گئے ہیں۔ تب سے ہر ممکن ذریعہ
سے موقع تلاش کرتے ہیں غیر مقلدین وہابی نجدی طرح طرح سے حنفیوں کو
ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہیں کہ خبردار کوئی حنفی مذہبی بات منہ سے نہ نکالے
ورنہ اتحاد اور اتفاق میں فرق پڑ جائیگا۔ مگر یہ غیر مقلدین وہابی نجدی دل
کھول کر حضرات مقلدین اور پیشوایان دین متین کو گالیاں دیں اور
عوام کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں جیسا کہ ہندوستان
میں عموماً اور ہمارے قصبہ مئو میں خصوصاً غیر مقلدین ملحدین عوام برادران
مقلدین کو گمراہ کررہے ہیں۔ چنانچہ ان دنوں دو رسالہ ایک مسمے باہل الذکر
مورخہ ۲۲ رمضان ۱۳۴۲ھ و دیگرے مسمے بتکفیر المبتدعین جسپر
عیار مصنف نے تاریخ و سال تک نہیں لکھا ہے۔ ایک اشر الناس غیر
مقلد وہابی نجدی کا لکھا ہوا نظر سے گذرا جسکے اندر تمامی حضرات
مقلدین غوث و قطب ابدال تک[1] کو جہنم کا کتا اور کافر اور فاسق اور ظالم
بتلایا گیا ہے۔ اور گلی گلی قصبہ مئو میں بکثرت مفت تقسیم ہورہا ہے اور
حنفی لوگ ہیں کہ ڈر کے مارے سہمے جاتے ہیں کہ ایسا نہو کہ غیر مقلدین ملحدین
کہیں ہمیں مسلم نہ نکل جائیں۔ افسوس ہزار افسوس میرے عزیزو و دوستو بزرگو
اتفاق اور اتحاد اسکا نام نہیں ہے کہ فریق مخالف ہمارے پیشوایان مذہب
وملت کو جہنم کا کتا اور کافر اور فاسق اور ظالم تک کہہ ڈالے اور ہم چپ
چاپ منہ میں مٹی بھرے بیٹھے سنا کریں۔ وہابیو۔ یہ یاد رہے کہ اگر تم لوگ
ہمارے پیشوایان ملت کو ایک بات بھی نا ملائم کہوگے تو ہم تمہاری ہفتاد
پشت کو بکھان کر رکھدینگے۔ ایسے اتحاد اور اتفاق پر ہزاروں بلکہ لاکھوں

[1] بلکہ انکے آبا و اجداد اور بزرگوں کو بھی کیونکہ وہ بھی مقلد تھے۔ اگر وہ جہنم کے کتے تھے (نعوذ باللہ)
تو یقیناً یہ بھی جہنم کے کتوں کی ذریت ہوئے ۱۲

اور اربوں لعنت ہے۔ وہ ستوان غیر مقلدین کو نہ تو خلافت سے کسی قسم کی ہمدردی ہے اور نہ خلیفۃ المسلمین سے کچھ محبت۔ یہہ سب دنیا سازی ہے گو ایسے بیہودہ اور لچر پوچ اور لغو اور لاطائل رسالہ جات سے اہل علم کا تو کچھہ بگڑ نہیں سکتا۔ مگر بیچارے عوام برادران دینی کم علم اور ان پڑھ لوگوں کے پاک اور صاف ستھرے دلوں میں شک اور شبہہ پڑ جانے کا یقینی اندیشہ اور خدشہ ہے۔ اسلئے بہ فحوائے ارشاد حضور انور روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الناس من ینفع الناس بغرض اطلاع اور آگاہی اپنے کم علم اور ان پڑھ برادران احناف یہہ چند سطور لکھے دیتا ہوں۔ تاکہ عوام لوگ ان غیر مقلدین مرتدین وہابی نجدیوں کی دغابازی اور جعلسازی اور دہوکہ بازی اور فریب بازی اور عیاری اور مکاری اور افترا پردازی کے نہا جال میں نہ پھنسیں اور ہمیشہ وہابی نجدیوں سے الگ رہیں اور ان نجدیوں سے مل ملا کر ناحق اپنے دین اور مذہب اور ایمان کو تباہ اور برباد نہ کریں۔

وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

ابو المحامد احمد علی حنفی برادر خرد مولانا حکیم صوفی محمد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ میوی اعظم گڈھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین
وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین۔ اما بعد برادران
احناف قارئین اور شائقین مذہب حنفیہ پر ظاہر ہے کہ آج کل غیر مقلدین
وہابی نجدیوں کی شرارت اور حماقت اور ذلالت اور سفاہت اور رذالت
اور جہالت اور شقاوت اور خباثت اور عداوت اور ضلالت اور بغاوت
اور شیطنت اور غیر مقلدیت اور وہابیت اور نجدیت اور تعصب اور بغض
اور حسد اور مکر اور فریب اور جہل اور دغا اور اتباع الدین اور اغوائے
خلق اللہ وغیرہ کے قصر کا پیشتر کا پارہ آسمان سے بھی دو چار انچ اوپر گذر
گیا ہے۔ غیر مقلد وہابی نجدی مصنف رسالہ تکفیر المبتدعین اپنے رسالہ
مذکورہ میں یوں لکھتا ہے۔ زمانہ موجودہ میں جو خلافت اور سوراج[۱]
کی لہر چلی اس اندھا دھند میں اغیار سے اختلاط اور دین سے غفلت و بے پروائی
نے مسلمانوں کی اس جماعت پر بھی اثر ڈالا جو کبھی قرآن و حدیث سے
ایک قدم نہیں ہٹی تھی۔ ان مصائب میں سے جو گروہ حق پرست اہلحدیث
کو پیش آئے۔ ایک بڑی مصیبت (جیسے مقلدین سے) خلا ملا اور اتحاد و مودت
ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے جو یہ بڑا فتنہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی رو میں
جو امیر شریعت کی ایک تحریک چلی اور صوبہ بہار میں جو صاحب امیر
شریعت بنائے گئے وہ پھلواری کے سجادہ نشین گلستان
بدعات کے گلچیں ٹھیرے۔ انکی امارت کا اثر اہل حدیث پر بھی ڈالا گیا۔ اور

---

[۱] خلافت اور سوراج کی زبردست حامی پنجاب کی وہابیوں کے سردار اور امیر شریعت ہیں اور انہوں
نے تبلیغ وہابیت کے لئے انہوں نے یہی راستہ پسند کیا ہے۔ ۱۲

بعض حضرات پر وہ اثر پڑ بھی گیا۔ اور جہاں کہیں کوئی مقلد بدعتی امیر شریعت بنیگا وہاں بھی فتنہ برپا ہوگا۔ اب اس اختلاط اور غفلت اور بے پروائی اور امارت سے جو نقصانات پیش آئینگے وہ خود ظاہر ہیں۔) اس مقالہ تمہیدیہ کے بعد غیر مقلد وہابی نجدی مصنف یوں رقمطراز ہے جسکا اقتباس بغرض ملاحظہ ناظرین درج ذیل ہے۔

نمبر ا جو امور و احکام خود اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ وہ سب اہل شریعت الٰہیہ ہے اور جو اسکے سوا اور کچھ ایجاد کیا گیا اور اوسے دین سمجھا گیا۔ وہ بدعت ہے۔

نمبر (۲) دین کی تکمیل کتاب اللہ اور سنت سے ہو جاتی ہے۔ اسپر بڑھانا دین میں غلو اور اللہ پر افترا کرنا ہے۔ پس بدعت دین میں غلو اور اللہ پر افترا کرنے کو کہتے ہیں۔

نمبر (۳) پس گویا بہرا ئے زنی کرنے والے اور اپنی خواہشوں سے کام ایجاد کرنے والے ابلیس کی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔

نمبر (۴) بدعت کا معلم شیطان ہے۔

نمبر (۵) جو بات قرآن وحدیث میں نہ ہو اوسکو خدا کی ذات یا صفات یا دین کے بارے میں کہنا ہی بدعت ہے۔

نمبر (۶) اہل بدعت کا (یعنے مقلد کا) یہ عذر نہیں چلسکتا کہ نیک کام یا عبادت و ذکر الٰہی و محبت رسول میں جو باتیں تراشی جائیں وہ باعث ثواب ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ کسی کام میں ثواب جب ہی ملیگا۔ کہ وہ تعلیم الٰہی کے مطابق ہو۔ لہذا ضرورت ہے کہ فکر الٰہی و عبادت بھی سب تعلیم الٰہی ہو۔

نمبر (۷) بدعت ایجاد کرنا حدود الٰہیہ کو توڑنا ہے

نمبر (۸) اہل بدعت (یعنے مقلد) ظالم ہیں اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

نمبر (۹) حد سے بڑھنے والے (مقلدین) عذاب الیم کے مستحق ہیں۔
نمبر (۱۰) اہل بدعت (یعنے مقلدین) ظالم کافر فاسق ہیں۔
نمبر (۱۱) قرآن کریم اہل بدعت (یعنے مقلدین) کو جاہل قرار دیتا ہے
نمبر (۱۲) اہل بدعت (یعنے مقلدین سب سے بڑھ کر ظالم ہیں۔
نمبر (۱۳) اہل بدعت (یعنے مقلدین) سب سے بڑھ کر گمراہ بھی ہیں۔
نمبر (۱۴) اہل بدعت (یعنے مقلدین) سب رسولوں نبیوں بلکہ اللہ کے مخالف ہیں۔
نمبر (۱۵) اہل بدعت (یعنے مقلدین) مسرف اور جہنمی ہیں۔
نمبر (۱۶) اہل بدعت (یعنے مقلدین کا اسراف شرک و کفر کی حد تک پہنچا ہوا ہے
نمبر (۱۷) اہل بدعت (یعنے مقلدین) مشرک ہیں۔
نمبر (۱۸) اہل بدعت (یعنے مقلدین (غالی۔ خود سر۔ مفتری علے اللہ گمراہ۔ شاگردان شیطان۔ حدود الٰہیہ کو توڑنیوالے شریعت کے مخالف ظالم فاسق۔ مسرف باللہ رسول کے دشمن کافر اور مشرک ہیں۔
نمبر (۱۹) اہل بدعت (یعنے مقلدین) سے دوستی یا انکی امامت و امارت کو ماننا اور ان سے بیعت کرنا سراسر گمراہی اور شیطان کی پیروی اور دین سے بغاوت اور شریعت سے مخالفت اور ظلم و فسق و اسراف اور اللہ و رسول سے دشمنی اور کفر و شرک ہے۔ انتہے بقدر الضرورۃ۔

جوابا معروض ہے

اسمیں کوئی شک اور شبہ نہیں کہ خلافت اور وہی سوراجکی اندھا دھند ہوا نے ایسا جھونکا دیا کہ الامان ثم الامان نخلستان کفر و الحاد و ارتداد و فسق و فساد وغیر مقلدیت اور وہابیت اور نجدیت کا گلچین امرتسری۔ چند بیچارے سیدھے سادھے حضرات مقلدین کو پہچانتی پھولنگی

ملہ تمہاری پنجابی وہابیوں کے امیر شریعت اور سردار نے شادی بیاہ کے موقعہ پر اجرت دیکر باجا بجوانے اور عورتوں کو فحش گانا گانے اور دور تک عورتوں کے گانے کی آواز پہونچنے پر جواز کا فتویٰ دیا ہے کیا تمہاری نزدیک وہ بھی ان سب القابات کا مستحق ہے تمہارے فتوی کے مطابق ضرور ہونا چاہیئے پنجاب کو وہابیو تمہارے سردار کے اس اعزاز پر ہم تمکو مبارکباد دیتے ہیں۔

خود ہی کہیں خلافت کا صدر اور کہیں وہی سوراج کا سکرٹری بنا۔ اور شہر بشہر
اور گانوں بگانوں اپنے گرگوں اور چیلوں کو کہیں صدر اور کہیں سکرٹری
بنا رکھا ہے۔ چنانچہ ہمارے خاص قصبہ مئو میں بھی ایک عیار غیر مقلد وہابی
نجدی کو سکرٹری بنا رکھا ہے۔ اور اوسکی سکرٹری بنیکا اثر برادران احناف
پر بھی ڈالا جاتا ہے۔ اور چند حضرات مقلدین پر وہ اثر پڑ بھی گیا اور بھی
جہاں کہیں کوئی غیر مقلد وہابی نجدی سکرٹری وغیرہ ہوگا۔ وہاں یہی کفر و
الحاد و ارتداد پھیلتا رہیگا۔ جہاں غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا ایک طوطی
تک نہ بولتا تھا۔ وہاں اب ان کے صدہا گدھ ہ بول رہے ہیں۔ اور کہیں
ہنوان ہیں تناسب عددی بھی موجود ہے دیکھ لیجیے وہابی کے اور گدھ کے یکساں
عدد ہیں ؎ یہہ مردار کھاتے ہیں کمبخت بد ہیں ؎ غرض کہ اسی خلافت
کے حیلے سے غیر مقلدین ملحدین دنیا کو دل کھول کر لوٹ رہے ہیں۔ اور بندگان
خدا کو سیدھے رستے سے گمراہ کر رہے ہیں ہمارے قصبہ کے بعض غیر مقلد
جو نان جوین کے محتاج تھے۔ آج ان کے کتوں کو زردا پلاؤ سونگھکر چھینک
آتی ہے۔ بہرکیف اب غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی دغابازی سے لوگ واقف
ہوتے جاتے ہیں۔ اسکے متعلق مجھے زیادہ کہنے اور لکھنے کی چنداں ضرورت
نہیں ہے۔ اگر غیر مقلدین لکھینگے تو انکا کچا چٹھا دنیا کے سامنے کھولکر رکھدونگا
اب مجھے ضروری بات یہہ دکھانا ہے کہ رسالہ اہل الذکر اور تکفیر المبتدعین
کا وہابی نجدی مصنف **قیاس** اور **تقلید** ہی کرنیکے باعث حضرات مقلدین
رحمہ اللہ علیہم اجمعین کو جہنم کا کتا اور کافر کہتا ہے۔ یعنے تمامی حضرات مقلدین
محدثین وغوث و قطب و ابدال رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نعوذ باللہ ثم نعوذ
باللہ جہنم کا کتا اور کافر کہنے کی زیادہ تر وجہ یہی تقلید ہے۔ اب ذرا
غور سے سننے کی بات ہے وہ یہہ ہے کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں جن علما کو
حضرات مقلدین اور غیر مقلدین ملحدین دونو فریق مانتے ہوں اور اون کی
باتوں کو اپنے اپنے دعوے کی دلیل میں ہمیشہ پیش کرتے ہوں۔

وہ علما اوسی تقلید شخصی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں یعنے اونکے نام نامی اور اسم گرامی کیا ہیں۔ اور وہ لوگ خود با وجود ایک زبردست عالم ہونے کی حیثیت سے کسی مجتہد عالم کی تقلید کرتے تھے یا نہیں چنانچہ چند علما کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف، حضرت امام محمد اور خصاف۔ اور کرخی اور حلوانی اور سرخسی اور بزدوی اور قاضیخاں اور صاحب ہدایہ اور صاحب کنز اور مثل ان کے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور یہ حضرات وہ بزرگ ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ رکھتے تھے اور حضرات محدثین میں سے حضرت امام طحاوی حضرت ملا علی قاری اور حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی حضرت مولانا شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی اور حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی اور حضرت مولانا محمد عبد الحی صاحب محدث لکھنوی اور حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری اور امثال انکے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بڑے بڑے حضرات علمائے صوفیہ کرام مثل حضرت ابراہیم ادہم و حضرت شفیق بلخی۔ اور حضرت معروف کرخی اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت فضیل عیاض اور حضرت داود طائی اور حضرت عبد اللہ بن مبارک اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور امثال انکے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین۔ تقلید امام معین یعنے امام الائمہ سراج الامت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرتے تھے اور اسیطرح سے بڑے بڑے اکثر محدثین مثل صاحب صحاح جیسے امام بخاری اور امام ابو داؤد و ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی اور امام بیہقی وغیرہم رضی اللہ عنہم اور حضرت امام حجۃ الاسلام

امام غزالی قدس اللہ سرہ بہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔ اور حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز امام احمد حنبلؒ کی تقلید کرتے تھے۔ برادران احناف یہہ وہ بزرگان دین ہیں کہ اونکے بیشاب سے ابن حزم اور داؤد ظاہری اور حافظ ابن قیم اور ابن تیمیہ اور ہندوستان کے تمام وہابی دہلوی ہوں یا جوناگڈہی صادق پوری ہوں یا کاذب پوری مبارکپوری ہوں یا نامبارکپوری یا امرتسری ہوں یا سیالکوٹی۔ آروی ہوں یا تیشوی ایسے ایسے مولوی اور مولانا حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے کیطرح سے پیدا ہوسکتے تھے۔ باوجود اسکے ان بزرگوں نے بھی تقلید شخصی کے آگے اپنا سر تسلیم خم کردیا۔ اب دیکھنا یہہ ہے کہ کس کس ملک کے لوگ تقلید کرتے ہیں۔ یعنے ائمہ اربعہ میں سے ایک نہ ایک مجتہد امام معین کے مقلد ہیں چنانچہ بلاد مغرب میں عموماً حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد اور بلاد حجاز میں اکثر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں اور بلاد ہند اور سندہ اور عراق اور بلخ و بخارا اور خراسان اور سمرقند اور اصفہان اور شیراز اور طوس اور ریحان اور ہمدان اور استرآباد اور بسطام اور مرغینان اور فرغانہ اور دامغان اور ماوراء النہر اور آذربیجان اور خوارزم اور ملریہ اور کرمان اور دمشق اور حلب اور مصر اور روم خاص الخاص حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان ہی کے مقلد ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں چاروں مذہب کے لوگ مگر حنفی اکثر ہیں۔ واہ رے جلالت شان ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان کی ایک ادنےٰ مثال یہہ ہے کہ حضور کے دراقدس کا ادنے دربان حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ سا محدث ہے۔ یعنی امام بخاری وغیرہ محدثین جامعین کتب حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

اگر درحقیقت تقلید بدعت اور بری چیز باعث گناہ اور اوسکے کرنیوالے حضرات مقلدین جہنم کے کتے اور کافر اور مشرک فاسق اور ظالم اون کی دوستی اور امامت کو ماننا اور اون سے بیعت کرنا سراسر گمراہی اور شیطان کی پیروی اور دین سے بغاوت اور شریعت سے مخالفت اور اسراف اور اللہ رسول سے دشمنی اور کفر و شرک ہے تو اور بزرگان دین کی بابت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا بلکہ صرف امام المحدثین امام بخاری اور امام مسلم ابو داود ترمذی ابن ماجہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہم جنکی حدیثوں پر غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے دین و ایمان کا دار ومدار ہے اونکی بابت رسالہ اہل الذکر اور تکفیر المبتدعین کے بازاری مصنف کا کیا فتوے ہے۔ کیا اپنے قول کے مطابق حضرت امام بخاری وغیرہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کو بھی نعوذ باللہ جہنم کے کتے اور کافر اور مشرک ظالم اور فاسق اور اللہ اور رسول کا مخالف کہیگا۔ اسلیے کہ آخر یہ لوگ بھی تو امام شافعی صاحب کی تقلید کرتے تھے اور ان کے علاوہ ابن حزم داود ظاہری حافظ ابن قیم ابن تیمیہ عبداللہ نجدی کو بھی جہنم کا کتا کہنا پڑیگا اسلیے کہ یہ لوگ بھی امام احمد حنبل صاحب علیہ الرحمۃ کے مقلد تھے اور اسکے علاوہ میانجی نذیر حسین و مولوی عبداللہ غازیپوری بنگالی ثم الدہلوی اور مولوی صدیق حسن بھوپالی مولوی عبداللطیف لکھنوی۔ مولوی محمد سہارنپوری۔ مفتی بنگالہ محمد مراد۔ و مولوی محمود علی بریلوی جو ۱۲۵۵ھ اور ۱۳۰۱ھ میں مکہ معظمہ سے نکالے گئے دیکھو کتاب تحفہ محمدیہ اور یہہ سب کے سب عبدالوہاب نجدی کے مقلد تھے۔ ان لوگوں کو بھی ضرور جہنم کا کتا اور کافر مشرک ظالم اور فاسق کہنا چاہیئے۔ اور اسکے علاوہ جتنے غیر مقلدین وہابی نجدی ہیں یہہ بھی سب کے سب بقول مصنف رسالہ مذکورہ جہنم کا کتا اور کافر مشرک ہوں گے۔ اسلیے کہ یہہ سب بھی انہیں کے مقلد ہیں اور برابر ابلیس کی ڈیوٹی ادا کرتے تھے اور اب

بھی کرتے ہیں اسلئے کہ یہ لوگ بھی رلائے زنی کرتے ہیں کہ ابن حزم نے یہہ کہا ہے
اور ابن قیم نے یہہ کہا ہے اور عبد الوہاب نے وہ۔ اور جملہ نمبران کا صرف
ایک ہی جواب کافی ہے خصوصاً نمبر اتا ہے کا جنکا خلاصہ اور ما حصل
صرف اسیقدر ہے کہ جو بات قرآن اور حدیث میں نہو بدعت ہے۔ اور ہر
بدعت کے کرنے والے جہنم کے کتا اور کافر مشرک فاسق اور ظالم وغیرہ
وغیرہ ہیں۔ بہر کیف میں چند ایسی باتیں یہاں پر لکھے دیتا ہوں۔ جنکا
ارتکاب ہر غیر مقلد چھوٹا بڑا عالم جاہل کرتا کراتا ہے۔ اور ناحق خواہ ون کو
کرنے کرانے سے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا مولوی مولانا شیخ سید مغل
پٹھان جہنم کا کتا اور کافر مشرک ظالم فاسق بنتا ہے۔

بہر کیف وہ بدعات جنکا ذکر تک قرآن پاک اور حدیث شریف میں
نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی برابر اونکا ارتکاب کرتے ہیں وہ
حسب ذیل ہیں

بدعت نمبر (۱) قرآن پاک اور حدیث شریف میں اللہ تعالے اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیوار سے گھیری ہوئی مسجدوں پر
عیدین کی نماز پڑھنے کے لیئے کہیں نہیں ارشاد فرمایا ہے۔ اور غیر مقلدین
وہابی نجدی برابر ایسی مسجدوں میں عیدین کی نماز پڑھتے ہیں۔ لہذا غیر
مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر
اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف
اور اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور شاگردان
شیطان ہیں۔

بدعت نمبر (۲) قرآن پاک اور حدیث شریف میں عیدگاہوں میں ممبر
بنانے کا کہیں حکم نہیں ہے، اور غیر مقلدین وہابی نجدی عیدگاہوں میں
ممبر بناتے ہیں۔ لہذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین
کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت

کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور شاگردانِ شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۳) قرآنِ پاک اور حدیث شریف میں مسجدوں میں نقش ونگار بنانیکا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی مسجدوں میں برابر نقش ونگار بناتے ہیں۔ لہٰذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۴) قرآن پاک اور حدیث شریف میں مسجدوں میں بڑے بڑے مینار اور اس کیساتھ غسلخانہ اور پاخانہ وغیرہ بنانیکا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی برابر ایسی مسجدیں بناتے ہیں لہٰذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۵) قرآن پاک اور حدیث شریف میں حج میں طواف رخصت کیوقت الٹے پاؤں پھرنیکا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین ایسا کرتے ہیں لہٰذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۶) قرآن پاک اور حدیث شریف میں تسلیم بعد الاذان کا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی کے یہاں جاری ہے۔ لہٰذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردانِ شیطان ہیں

بدعت نمبر (۷) قرآن پاک اور حدیث شریف میں اخباروں کے جاری کرنے کا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی کے یہاں برابر جاری ہے۔ لہذا غیر مقلدین جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۸) قرآن پاک اور حدیث شریف میں علم صرف نحو منطق معانی بیان بدیع لغات وغیرہ وغیرہ پڑھنے کا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی برابر پڑھتے ہیں۔ لہذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۹) قرآن پاک اور حدیث شریف میں قرآن پاک میں اعراب یعنے زیر و زبر پیش لگانے اور شمار آیات و رکوعات علامات اوقاف و تعداد نقطہ جات و مدات و تشدیدات وغیرہ وغیرہ متعلقہ کتاب بنانیکا کہیں حکم نہیں ہے۔ اور غیر مقلدین وہابی نجدی برابر قرآن پاک میں زیر و زبر و پیش لگاتے اور بناتے ہیں۔ لہذا غیر مقلدین جہنم کے کتا اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۱۰) قرآن پاک اور حدیث شریف میں مدرسوں کا بایں ہیئت کذائی بنانیکا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے یہاں صدہا ایسے مدرسے بنے ہیں۔ لہذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف

اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں

بدعت نمبر (۱۱) قرآن پاک اور حدیث شریف بخاری شریف اصح الکتب کہنے کا کہیں حکم نہیں ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی برابر بخاری شریف کو اصح الکتب کہتے ہیں۔ لہذا کیا غیر مقلدین وہابی نجدی یقیناً دین کے چور اور جہنم کے کتا اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟

بدعت نمبر (۱۲) قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے کہیں نہیں فرمایا ہے کہ امام بخاری وغیرہ محدثین نے جو کچھ بین الدفتین جمع کردیا ہے۔ وہ میرے حبیب کا کلام ہے اور نہ تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ امام بخاری وغیرہ محدثین نے جو کچھ دو دفتینوں کے بیچ میں جمع کردیا ہے وہ میرا ہی کلام واجب العمل ہے اور غیر مقلدین وہابی نجدی کہتے ہیں کہ بخاری وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ لہذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا۔ اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟۔

بدعت نمبر (۱۳) قرآن پاک اور حدیث شریف میں کہیں نہیں آیا ہے کہ فلاں غیر مقلد وہابی نجدی فلاں غیر مقلد وہابی نجدی کا بیٹا ہے اور غیر مقلدین کہتے ہیں کہ فلاں وہابی فلاں کا بیٹا ہے۔ لہذا غیر مقلدین وہابی نجدی جہنم کے کتا اور کافر اور مشرک اور فاسق و فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں؟۔ اور اسکے متعلق حضرت مولانا محمد ناصر الدین خانصاحب پشاوری عم فیضہ اپنی کتاب دو گاڑہ حصہ دوم کے صفحہ ۲۲۸ میں بالفاظ دیگر یوں ارشاد فرماتے ہیں جبکہ نزد غیر مقلدین کسی کا قول بلا دلیل لائق حجت نہیں تو غیر مقلد

نجدیہ کو واسطے اثبات ہر قول کے دلیل قرآنی یا حدیث نبوی پیش کرنا لازم ہے لہذا واسطے آیندہ کے متنبہ کیا جاتا ہے کہ کسی راوی کا قول جبتک کہ اسکے قول پر دلائل مذکورہ سے دلیل نہ ہوگی لائق حجت متصور نہ ہوگا اور نیز ہر غیر مقلد کو واسطے اس امر کے کہ وہ اپنی والدہ کے زوج کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے حدیث پیش کرنا ہوگی۔ کیونکہ جو اپنے کو اپنے والد کے نطفہ سے بموجب قول والدہ شریفہ کے کہ جو بلا دلیل دلایل مذکورہ سے ہے کیونکر تسلیم کرلیا اور اگر کوئی دلیل نہ ملے تو گواہ معائنہ پیش کرے بشرطیکہ گواہونکا بیان ہو کہ ہمنے بچشم خود آپکے والد کو آپ کی والدہ سے صحبت کرتے ہوئ دیکھا ورنہ نطفہ نا تحقیق ہر غیر مقلد ثابت ہوگا۔ اور واسطے مقلدین کے یہ ضرور نہیں کہ ہر شخص کے قول کی صحت کے واسطے دلیل قرآنی یا حدیث نبوی ہو۔ انتہے۔

ان بدعات سیزدہ گانہ مذکورہ بالا کے جواز کے متعلق اگر غیر مقلدین وہابی نجدیوں حدیث کے مجسموں اور متوالوں اور بخاری پرستوں کے پاس کوئی آیت کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو تو پیش کریں۔ اگر نہ پیش کریں تو ہر مسلمان عاقل بالغ کا فرض ہے کہ آج سے سمجھ لیں کہ جملہ غیر مقلدین ابناء الشیاطین والدجالین دغاباز دہوکھ باز فریب باز حیلہ ساز جعلساز مغوی خلائق اور مفتری اور عیار اور مکار اور جہنم کے کتے اور اسفل السافلین کے سور اور کافر اور مشرک اور فاسق اور فاجر اور ظالم اور گمراہ اور شریعت کے مخالف اور اللہ سبحانہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور شاگردان شیطان ہیں۔ اور اگر غیر مقلدین وہابی نجدی اپنے قول وفعل اور ایمان کے سچے ہیں تو انہیں فوراً اس امر کا فتوے دیدینا چاہیئے۔ کہ غیر مقلدین وہابیوں نجدیوں کے یہاں جسقدر ایسی مسجدیں اور مدرسے اور قرآن اور حدیث کی کتابیں موجود ہیں مسمار کر دیجائیں اور جلا دیجائیں تاکہ ان کے بانی اور اون کی اندر کھنے

اور پڑھنے والے آتش جہنم سے نجات پائیں اور اگر فتوے نہ دیں تو ضرور بالضرور
سمجھ لینا چاہیئے کہ جملہ غیر مقلدین ابناء الشیاطین والدجالین وغیرہ ہیں اسلئے
کہ جملہ غیر مقلدین بدعات مسطورہ بالا کے مرتکب تھے اور ہیں اور جب حسب
قرارداد اکثر مصنف رسالہ اہل الذکر تکفیر المبتدعین وغیرہ وغیرہ اعنہ وغارہ
غیر مقلدین نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ جملہ حضرات مقلدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کافر اور جہنمی ہیں تو حضرات مقلدین کی کتابیں مثل بخاری مسلم
ابوداود ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی اور کتب متداولہ فقہ وغیرہ مثل شرح وقایہ
ہدایہ نور الانوار درمختار۔ عالمگیری۔ قاضیخان بیضاوی۔ تفسیر کبیر
روح البیان وغیرہ وغیرہ جو ہمارے حضرات مقلدین کی تصنیف کردہ ہیں
ان غیر مقلدین وہابیوں نجدیوں کو ان کے پڑھنے اور چھونے اور دیکھنے کا
کیا حق حاصل ہے۔ غیر مقلدین اگر صاحب شرم وحیا ہیں تو انہیں ایسی کتابیں
تلاش کرنا چاہیئے جو غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی تصنیف کردہ ہوں۔
زبانی دعوے تو یہ ہے کہ ہم اہل حدیث ہیں اور ہمارا عمل قرآن وحدیث پر
ہے۔ مگر جب کوئی سوال مسئلہ جزئی عبادات یا معاملات کا ڈنڈا اٹک
جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ شرح وقایہ ہدایہ درمختار قاضیخاں عالمگیری وغیرہ
میں لکھا ہوا ہے۔ اب بخاری مسلم کا پتہ نہیں چلتا ہے اسلئے کہ یہ سب مسائل
جزئیہ تو حدیث میں موجود نہیں ہے۔ دوستو اب سوال یہ ہے کہ ہماری
کتابوں میں ان غیر مقلدین کے باوا کا کیا دھرا ہوا ہے جو یہ رافضی وہابی انکا
حوالہ دیکر نجات ڈھونڈتے ہیں فقہ کو غیر مقلد نکما برا یادری گمراہی کا سرچشمہ کتابیں پیران کتابوں کے
واسطہ مگر پھر حضرات مقلدین ہی کی چوکھٹ پر ناک رگڑ کر غیر مقلدین نجات پاتے ہیں اگرچہ
یہ چھوٹا غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے یہاں نجیر تین پانچ ہیں اور اینچ پینچ بٹہ بازی کے رکھا
ہی کیا ہوا ہے۔ اسی چار پانچ مسئلہ آمین بالجہر کہنا۔ رفعیدین کرنا قرات
خلف امام تحریمہ فوق العقدہ میں بڑا شور شار ہے باقی اللہ اللہ خیر صلا
بار بار انہیں اختلافی مسائل کو اپنے عوام غیر مقلدین جاہل کو خوش کرنیکیلئے

جنکا جواب صدہا مرتبہ ہوا اور ان کیطرف سے دیا جا چکا ہے اپنے اخباروں اور رسالوں
میں بیان کرتے ہیں شرم و حیا سے تو غیر مقلدین کو کچھ کام نہیں مطلب
تو صرف عوام کا بہکانا اور گمراہ کرنا ہے اسی ہندوستان کی چار دیواری
کے اندر اندر غیر مقلدین وہابی نجدی جسقدر چاہیں اوچھل کود لیں اگر کچھ
ہمت ہو کچھ غیرت ہو اور دعوی عامل بالحدیث اور میدان شریعت کے شہسوار
ہیں تو ذرا ریاست و حکومت اسلامیہ مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور کابل
وغیرہ میں جائیں اور وہاں ایک مرتبہ ہنسنا کر دیکھ لیں کہ مارے جوتوں
اور کوڑوں کے ..... کی کھال اوڑھالی جاتی یا نہیں اور ان غیر
مقلدین وہابی نجدیوں کے یہاں دہرا ہی کیا ہے۔ بس یہی افساد فی الدین
اور اغوائے خلق اللہ انکا دین و ایمان ہے ان کے یہاں اردو ترجمہ دانی کی
صدہا دکانیں کھلی ہوئی ہیں جو کسی کے ساتھ قرآن پاک اور بخاری شریف بلکہ
جملہ حدیث کی مشہور کتابوں کا اردو ترجمہ پڑھ لیے اور قال اللہ اور قال
الرسول کہنے کا ڈھنگ آ گیا بس شیطان سے بڑھ کر عالم ہو گئے۔ اب کیا ہے
ابو حنیفہ کو کیا آتا تھا۔ امام شافعی کیا جانتے تھے۔ استغفر اللہ ایسے
لوگ سوائے اغوائے خلق اللہ کے آخر اور کون کام کرینگے۔ اللہ اکبر وہ زمانہ تھا
کہ لوگ حدیث کی صحت اور سقم کی تحقیق میں اپنی تمام عمر صرف کر دیتے تھے
اور آجکل کی یہ کیفیت ہے جو شخص نائی دھوبی تیلی تنبولی گھوسی بھٹیارا
کنجڑا قصائی صبح کو غیر مقلد وہابی نجدی ہوا۔ اگرچہ وہ ایک حرف بھی نہ
جانتا ہو مگر شام کو خاصا محقق اور محدث بنجاتا ہے ؎

عجب اسکی قدرت عجب اسکا کھیل
چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل

خدا ان رافضیوں سے سمجھے۔ دلائل اثبات تقلید کی یہاں چنداں ضرورت نہیں
صدہا کتابیں اسکے متعلق بھری پڑی ہیں جسکا جی چاہے دیکھ لے۔ مجھے صرف
یہ دکھلانا ہے کہ دنیا کے ابتدا سے مسلمان اور جنکا اعتبار رہی ہے۔ وہ حضرات اسکے

متعلق کیا فرماتے ہیں۔ برادرانِ احناف بغور سنیں

تقلید کے متعلق بزرگان دین کے زریں اقوال

فریقین کے استاذوں کے استاذ حضرت عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اس چار مذہب مدونہ کی تقلید پر شروع سے آجتک تمام امت اور ان میں جو معتبر لوگ گذرے ہیں اونکا اتفاق ہے اور اوسی میں بہت سی ظاہر مصلحتیں ہیں۔ خاص اس زمانہ میں کہ ہمتیں قاصر ہوگئیں۔ اور دلوں میں خواہش نفسانی بھری ہوئی ہے۔ اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرتا ہے اور اپنی بات کی پاس کرتا ہے۔ انتہے۔ مترجماً۔ و نیز عقد الجید میں تحریر فرماتے ہیں کہ جان رکھو کہ ان چار مذہب کی پابندی میں بڑی مصلحت ہے اور اس سے اعراض کرنے میں بہت بڑا فساد ہے۔ انتہے مترجماً۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تفسیر فتح العزیز میں یوں ارشاد فرماتے ہیں یعنے پس وہ لوگ جنکی اطاعت حکم خدا سے فرض ہے چھ گروہ ہیں۔ ازانجملہ مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت ہیں کہ اون لوگوں کا حکم بطور واجب مخیر کے عوام پر لازم و لا اتباع ہے۔ کیونکہ شریعت کے بھیدوں اور طریقت کی باریکیوں کا سمجھنا اونہیں کو حاصل ہے۔ انتہے مترجماً اور حضرت امام الحرمین نے برہان میں لکھا ہے۔ یعنی محققین نے اسبات پر اجماع کیا ہے کہ عوام کے لیئے یہہ بات درست نہیں کہ صحابہ کے مذہب پر عمل کریں بلکہ اونپر واجب ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذہب کی تقلید کریں۔ جنہوں نے مسئلوں کے وضع اور نظیر کا طریقہ بیان کر دیا ہے۔ انتہے مترجماً۔

اور ابن ہمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے۔ یعنے اس بات پر اجماع منعقد ہوگیا ہے کہ جو مذاہب ائمہ اربعہ کے مخالف ہوں اونپر عمل نہ کیا جائے۔

انتہے مترجماً۔ اور حضرت ابن حجر مکی نے فتح المبین شرح اربعین میں لکھا ہے
یعنے ہمارے زمانہ میں پس ائمہ نے کہا ہے۔ سوائے ائمہ اربعہ یعنی امام شافعی
و امام مالک و امام ابوحنیفہ و امام احمد بن حنبل کے اور کسیکی تقلید درست
نہیں ہے۔ انتہے اور جناب حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی
علیہ الرحمۃ نے مأتہ مسائل میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ یعنے ائمہ اربعہ کے مقلد
کو ہرگز بدعتی نہیں کہہ سکتے کیوں کہ ائمہ اربعہ کی تقلید حدیث شریف کی
پیروی ہے۔ ظاہر و باطن کے حق میں ہے انتہے مترجماً۔

غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا سچا پیغمبر مولوی محمد حسین بٹالوی اشاعۃ
السنۃ نمبر (۴) جلد (۱۱) مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں ایک مضمون شائع کر چکا
ہے جو حسب ذیل ہے۔ ۲۵ برس کے تجربہ سے ہمکو یہ بات معلوم ہوئی کہ
جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بنجاتے ہیں
وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر اور ارتداد و فسق کے اسباب
دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر دینداروں کے بے دین ہوجانے کے لیئے
بیعلمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔ گروہ اہل حدیث میں جو بیعلم
یا کم علم ہوکر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ اس نتائج سے ڈریں۔ اس
گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔ انتہے بقدر الضرورۃ۔ دوستو
دیکھو غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے برحق پیغمبر بٹالوی نے پچیس برس تجربہ
کرکے آخر تقلید کی ضرورت محسوس کی اور اپنی نافرمان امت کو سختی کے ساتھ
وعید ترک تقلید سے ڈرایا۔ اور دھمکایا۔ بلکہ گمراہی اور بددینی کا سبب
ٹھیرایا۔ اے غیر مقلدین وہابی نجدیو۔ تمہارا بٹالوی پیغمبر کیا کہہ رہا ہے۔ اب
سے ذرا شرم و حیا سے کام لیکر مسلمان بنجاؤ۔ یہ عبارات زیادہ تر سینے کتاب
تحقیق المسائل الاربعین سے لکھا ہے۔ جسکا جی چاہے دیکھ لے۔ اور حضرت
مولانا محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں
یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

فی الحقیقت مذہب حق اور منزل مقصود کے پہونچنے کی راہ اور دین کے گھر میں
آنے کا دروازہ یہی چار مذہب ہیں جس کسی نے کہ ان راہوں سے ایک راہ
لیا اور ان دروازوں سے ایک دروازہ اختیار کیا ہے پھر دوسری راہ پر
چلنا اور دوسرے دروازے میں در آنا بے فائدہ اور بیہودہ ہے۔ اور عمل کے
کارخانہ کو انتظام درہم و برہم کرنا ہے اور دین کی مصلحت اور خوبی
سے دور پڑنا ہے۔ ان میں کوئی چاہیے کہ تقوے اور احتیاط کو اختیار کرکے
انہیں ایک مذہب کو ان چار سے اختیار کرے اوسمیں جو روایت راجح اور
غالب ہو اور دلیل اوسکی زیادہ قوی ہو اور فائدہ اوسکا کامل ہو۔ اور
احتیاط اوسی میں زیادہ ہو اوسکو بلا ضرورت اختیار نہ کرے اور حیلہ
بازی اور فریب سازی اور فتنہ انگیزی نہ کرے۔ اور یہی طریقہ متاخرین
علما کا ہے اور شک نہیں ہے کہ یہ راہ بڑی سیدھی اور درست اور
خوب منضبط اور ہموار ہے۔ فقط۔

اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جنکی بزرگی کا
اعتراف غیر مقلدین بھی کرتے ہیں یہ وہ بزرگ ہیں کہ انکی ولادت
باسعادت کے روز جلال الدین اکبر جیسے جلیل القدر شاہنشاہ کا
تخت اوندھا ہو گیا تھا۔ بہرکیف حضرت علیہ الرحمۃ اپنی مشہور کتاب (مکتوبات
امام ربانی مجدد الف ثانی) میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ اصل مطلب یہ
ہے کہ اول فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے علما کی رائے کے موافق
عقاید کو درست کرنا چاہیئے۔ پھر احکام فقہیہ کے موافق علم و عمل حاصل کرنا
چاہیئے۔ ان دو اعتقادی و عملی پروں کے حاصل کرنے کے بعد عالم قدس
کیطرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہیئے

کار این است غیر ایں ہمہ ہیچ

ایک نہیں بلکہ بیسوں جگہ اسی مضمون کو بار بار فرماتے ہیں۔ دیکھو مکتوب
نمبر ۹۱-۴۳-۱۱۲-۱۶۶-۵۹-۶۹-۱۹۳-۱۳-۲-۲۲۶-۲۸۶

۱۳۔ مطلوب اختیار کرے اور اس مذہب کی [illegible] یا رخصت کی ہو۔

۲۹۶-۳۱۳-وغیرہ جلد اول - ذرا مکتوب نمبر ۲۱۳ کو ملاحظہ فرمائیے - اپنے
کسی دوست کو فرماتے ہیں - اے شریعت و نجابت کے مرتبہ والے تمام
نصیحتوں کا خلاصہ دینداروں اور شریعت کے پابندوں کے ساتھ میل
جول رکھنا ہے - اور دین و شریعت کا پابند ہونا تمام اسلامی فرقوں میں
سے فرقہ ناجیہ یعنی اہل سنت والجماعت کے طریقہ حقہ کے سلوک پر وابستہ
ہے - ان بزرگواروں کی متابعت کے بغیر نجات محال ہے - اور ان کے
عقاید کے اتباع کے بغیر خلاصی دشوار ہے - تمام عقلی اور نقلی اور کشفی
دلیلیں اس بات پر شاہد ہیں - ان میں سے کسی میں خلاف کا احتمال نہیں
ہے - اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے سیدھے راستے سے ایک
رائی کے برابر بھی الگ ہو گیا ہے تو اوسکی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہیئے
.... اور اوسکی ہمنشینی کو زہر مار خیال
کرنا چاہیئے - جیسا کہ طالب علم خواہ کسی فرقہ سے ہوں - دین کے چور ہیں - انکی
صحبت سے بھی بچنا ضروری ہے - یہ سب فتنہ اور فساد جو دین میں پیدا ہوا
ہے انہیں لوگوں کی کمبختی سے ہے - کہ انہوں نے دنیاوی اسباب کی خاطر
اپنی آخرت کو برباد کیا ہے اولٰئک الذین اشتروا الضللۃ بالھدی
فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین ○ ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی - پس ان کی اس تجارت نے انکو
نفع نہ دیا - اور نہ انہوں نے ہدایت پائی - کسی شخص نے ابلیس لعین کو
دیکھا کہ آسودہ اور فارغ بیٹھا ہے - اور گمراہ کرنے اور بہکانے سے ہاتھ کوتاہ
کیا ہوا ہے - اسنے اسکا سبب پوچھا - لعین نے کہا کہ اسوقت کے برے علما
میرا کام کر رہے ہیں - اور گمراہ کرنے اور بہکانے کے ذمہ وار ہو گئے ہیں -
انتہی بقدر الضرورۃ - دوستو بعینہ یہی حال ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں
دین کے چوروں کا ہے - کہ خلق اللہ کو گمراہ کرنے اور بہکانے میں کوئی دقیقہ
اوٹھا نہیں رکھتے - جیسے اپنی کتاب دبوس الاحمدیہ علی رؤس النجدیہ

جواسی رسالہ ال الذکر و تکفیر المبتدعین کے جواب میں لکھا ہے۔ ان سب مکتوبات کا خلاصہ لکھدیا ہے الغرض ایماندار مسلمان کے لیئے اسیقدر کافی اور باکار ہے۔ اور کفار غیر مقلدین کے لیئے دفتر کا دفتر بیکار ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ الحاصل سواد اعظم مذاہب اربعہ سے روگردانی کرنے میں سخت فساد ہے۔ اور یہی یاد رہے کہ جو لوگ تقلید سے انکار کرتے ہیں وہی لوگ فسادی اور جھگڑالو ہیں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور بھی ارشاد فرماتا ہے لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنی اصلاح کے بعد تم زمین میں فساد مت کرو۔ مگر ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں نے اس فرمان خداوندی کی پروانہ کرتے ہوئے افساد فے الدین کا ٹھیکہ ہی لے رکھا فاعتبروا یا اولی الابصار۔

غیر مقلدین وہابی تقلید ہرگز نہیں کرینگے

یہہ عباد النفس ہوائے پرست مردودان بارگاہ الٰہی اور مطرودان حضرت رسالت پناہی ہرگز تقلید نہ کرینگے۔ تقلید نہ کرنے میں ہر طرح کی آسانی اور دنیا کی بہار ہے۔ پھر غیر مقلدین ناحق تقلید کرنے کیوں لگے۔ اگر تقلید کرینگے تو خواہ مخواہ جاڑے کی راتوں میں پاخانہ کے بعد ٹھنڈے پانی سے استنجا صاف کرنا پڑے گا۔ اور اگر جماع کرینگے تو غسل کرنا پڑیگا۔ اور ادہر تو جاڑے کی راتوں میں چار مہینہ بہار ہے جبتک انزال نہ ہو غسل کوئی چیز نہیں۔ پانچویں مہینے ایک مرتبہ انزال کے بعد غسل کرلیا اور خاص اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کی بشارت میں داخل ہو گئے۔ اگر غیر مقلدین تقلید کریں تو نماز تراویح بیس رکعت اور وتر ایک کی تین رکعت پڑھنا پڑے۔ اور گوہ موت کتا سور لید گوبر وغیرہ گرنے سے کنواں صاف

معاف کرنا پڑے اور زیورات میں زکوۃ دینا پڑے۔ عورتوں کو طلاق دیکر گھر سے نکالدینا پڑے اور ایسی صدہا باتوں کا تقلید نہ کرنے میں فائدہ ہے پھر یہہ درد سر کون مول لے۔

۵ لوگ کہتے ہیں کہ صندل اور دوا سر کی ہڑ پیسنا گھسنا لگانا درد سر یہہ بھی تو ہے غیر مقلدین وہابی نجدی اتباع کتاب و سنت کا دعوے تو بڑے زور شور سے کرتے ہیں مگر جب محنت اور عمل کا وقت آتا ہے تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ عیاران غیر مقلدین جب اپنے مطلب کی بات ہوتی ہے تب تو کہتے ہیں کہ مولانا شاہ ولی اللہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا شاہ اسحاق صاحب مولانا عبدالحی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین یہہ فرماتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں یہہ کہتے ہیں اور یہی حضرات جب تقلید کو ضروری اور واجب بتلاتے ہیں تو اون کے ارشادات کیطرف کان تک نہیں لگاتے۔ خدا ان دین کے چوروں سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین

تقلید فضل الٰہی ہے

واضح ہو کہ جب دین میں رخنے اور فساد زیادہ پیش آئے اور سیکڑوں طرح کی خرابیاں ہونے لگیں تو بموجب مضمون وعدہ موثوقہ آیہ کریمہ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کے منجانب اللہ دین اسلام کی حفاظت انہیں چار مذہبوں کی تقلید میں رکھی گئی اور انہیں میں حقیقت دائر رہی۔ جیسا کہ تفسیر احمدی میں مرقوم ہے وَالْاِنْصَافُ اَنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاہِبِ فِی الْاَرْبَعِ وَاِتِّبَاعُہُمْ فَضْلٌ اِلٰہِیٌّ وَمَقْبُولِیَّۃٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا مَجَالَ فِیْہِ لِلتَّوْجِیْہَاتِ وَالْاَدِلَّۃِ یعنی انصاف یہہ ہے کہ ان چار

مذہبوں کی تعین اور تقلید ان چار اماموں کی محض فضل الٰہی اور حسن توفیق کی قبولیت ہے۔ اس باب میں توجیہات اور دلائل کو کچھ دخل نہیں۔ اسیطرح مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ غیث الغمام میں لکھتے ہیں وَفِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ انْحِصَارَ الْمَسَالِکِ فِی الْمَذَاہِبِ الْاَرْبَعَۃِ الْمَشْہُوْرَۃِ فِی الْاَزْمِنَۃِ الْمُتَاخِّرَۃِ اَمْرٌ اِلٰہِیٌّ وَ فَضْلٌ رَبَّانِیٌّ لَا یَحْتَاجُ اِلٰی اِقَامَۃِ الدَّلِیْلِ عَلَیْہِ یعنی چونکہ دین میں زمانہ خیر القرون کے بعد جو اختلافات زائد ہو گئے تھے جسکے سبب مختلف مسائل پر عمل کرنے میں لوگ سخت پریشان تھے۔ لہذا ان خرابیوں کے دفع کرنے کے واسطے توفیق الٰہی رہنما ہوئی کہ ان چار مذہب میں سے بغیر تعلیق کسی خاص مذہب کے جو مقلد کو افضل اور بہتر معلوم ہو ان اتفاقی مسائل اور مختلف فتووں کی پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا تھا حفظ دین کی ضرورت نے سب کو اس مسلک تقلید پر چلایا اور اختلافی احکام کے فساد کو مٹایا۔ انتہے بقدر الضرورۃ۔ فتح المبین ۱۳۴۴ غیر مقلدین وہابی نجدیہ دین کے چور ہمیشہ ایمان مٹ کیا کرتے ہیں۔ غیر مقلد وہابی خدا سے ڈر و اور دیدہ دانستہ خدا کی مخلوق کو ناحق سیدھے رستے سے گمراہ مت کرو۔

غیر مقلدین وہابی نجدی مرتد ہیں یعنی مسلمان نہیں

اسلیئے کہ اللہ سبحانہ تعالے ارشاد فرماتا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی اور اونکی راہ چلو جو میری طرف رجوع ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس آیت سے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ اللہ کیطرف رجوع کرتے ہیں تو اونکا اتباع واجب ہے اور کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم منیب الے اللہ کے افراد میں سے ہیں۔ پس اونکا اتباع بھی واجب ہوگا۔ پس تقلید کو حرام اور حضرات مقلدین

حرام کہتا اور کافر و مشرک کہنے والا شرعاً کافر ہوا کیونکہ مرتد ہو گیا لِأَنَّ تحریم
مَا أَحَلَّ اللّٰهُ وَإِنْكَارُ الْمُقَلِّدِ كُفْرٌ وَالْكُفْرُ بَعْدَ الْإِسْلَامِ ارْتِدَادٌ یعنی تحریم
جس چیز کو اللہ نے حلال کیا۔ اوسکو حرام کہنے والا اور مسلمان کو کافر کہنے
والا کافر ہے۔ اور ایمان و اسلام کے بعد کفر کرنا ارتداد ہے۔ اس سے ثابت
ہو گیا کہ غیر مقلدین وہابی نجدی کافر بلکہ مرتد ہیں اسلئے کہ اللہ نے تقلید کو
حلال کر دیا ہے اور غیر مقلدین لامذہبین اوسکو حرام کہتے ہیں۔ لہذا غیر مقلدین
بوجہ تحریم ما احل اللہ اور انکار مسلم خود کافر و مرتد ہیں۔ میرے عزیزو
دوستو بزرگو تقلید ہی ایک ایسی پاک اور بیش بہا چیز ہے کہ غیر مقلدین
وہابی نجدیوں کے مقتداؤں نے بھی اسکے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے
اپنے گروہ کے نااہلوں کو برابر کتابوں میں اخباروں میں لکھ لکھ کر سمجھایا
ہے کہ اے جھوٹے اہلحدیث دغا باز تقلید حق ہے کسی طرح چارا اور چھٹکارا
نہیں مگر ان ناعاقبت اندیش غیر مقلدین وہابیوں نے نجدیت کے نشہ میں
اپنے بزرگوں کی بھی ایک نہ سنی ہیں اثنا اس قول کی تائید میں اخبار
الفقیہ امرتسر مورخہ ۵ فروری سنہ ۱۹۱۶ء [illegible] غیر مقلدین [illegible] پیشوائے
اعظم کے چند اقوال بیان کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے [illegible] کی حمایت
کے لئے دور اندیشی سے لفظ اہلحدیث منتخب کیا۔ اور گورنمنٹ کی
خدمت میں درخواستیں پیش کیں کہ بجائے وہابی کے ہمیں اہلحدیث لکھا جائے
یعنی مولوی محمد حسین مذکور غیر مقلدین سنو وہ کیا لکھتے ہیں پچیس برس کے
تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور
مطلق تقلید کے تارک بنجاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں اور کفر
ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں
کے بیدین ہو جانے سے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے
گروہ اہلحدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں۔
وہ اسی نتیجہ سے ڈریں۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۱۱ بابت سنہ ۱۸۹۰ء اور بھی

ملاحظہ ہو یہی بزرگ فرماتے ہیں۔ ہاں یہہ بات میں بلالحاظ لومۃ لائم یعنے معترض یا مخالف کی ملامت کا خوف اوٹھا کر کہہ دیتا اپنے مذہب کا لازمہ سمجھتا ہوں کہ مطلق تقلید کو ناجائز یا حرام کہنے والے اور کتب فقہ کے جملہ مسائل کی توہین کرنے والے اور جملہ مذاہب خصوصاً حنفی مذہب کیطرف منسوب ہونے اور حنفی شافعی کہلانے کو برا جاننے والے اور ائمہ مذاہب خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہ کو بیعلمی وغیرہ و غیر مجتہد ہونے کا طعن کرنے والے کو سخت جاہل اور بیدین خیال کرتا ہوں۔ اور اوسکی جہالت کا انجام ارتداد از اسلام خیال کرتا ہوں جسکا میں کئی اشخاص سے مشاہدہ کرچکا ہوں اور اسکا ذکر اسکے بیس سال پیشتر جلد ۱۱ میں کرچکا ہوں۔ اس جلد کا صـ۳۲ـہ ملاحظہ ہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحَوْرِ بعد الکور۔ میرے اس خیال میں بھی ہمارے شیخ مشیخ الکل حضرت میاں صاحب میرے مقتدا ہیں جنکا یہہ قول بعض رسائل میں چھپا ہوا موجود ہے۔ کہ جو شخص پیروان مذاہب خاص کو مطلقاً مردود کہے وہ خود مردود ہے اور ان سے پہلے مولانا شاہ اسحاق صاحب کا یہہ قول کہ جو شخص ائمہ مذاہب کو برا کہتا ہے وہ چھوٹا رافضی ہے۔ اشاعۃ السنۃ جلد ۲۴ نمبر ۱ صـ۲۹ بابت سنہ ۱۹۰۱ء مولوی صاحب ممدوح نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ترک تقلید سے اسلام کو برباد کر دیا۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی بانی فرقہ اہل قرآن بھی پہلے غیر مقلد اہلحدیث تھے۔ مرزائے قادیانی بھی پہلے ترک تقلید کا شکار ہوئے آخر یہانتک ترقی کی کہ مدعی نبوت بن بیٹھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

راقم عباد اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ (اخگر) امرتسری منقول از اخبار مشرق گورکھپور۔ میرے عزیز دوستو۔ بزرگو۔ یہہ تو مقلد حنفی شافعی مالکی حنبلی کا کلام نہیں بلکہ پیشوائے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے پیغمبران اعظم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔ جس سے انکار کرنا غیر مقلدین کے یہاں صریح کفر اور کھلی گمراہی ہے۔ ان ہر دو پیغمبران غیر مقلدین وہابیوں کا بھی کہنا ہے الالخ

میں صاف صاف اعلان ہے کہ حنفی شافعی وغیرہ کو برا جاننے والا اور تقلید
کو ناجائز اور حرام کہنے والا اور ائمہ مذاہب خصوصاً حضرت امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کو بے علمی وغیرہ اور غیر مجتہد ہونے کا طعن کرنے والا سخت جاہل
بیدین اور مردود مرتد خارج از اسلام ہے۔ تو اس فتوے کے مطابق مصنف
رسالہ اہل الذکر فیض آباد اور سیف چوبین نومسلم بنارسی مصنف رسالہ
الجرح علی ابی حنیفہ اور اون کے تمامی اتباع اور معتقدین سب کے سب
جاہل بیدین مردود۔ فاسق۔ کافر۔ مرتد خارج از اسلام ہیں۔ اسلئے کہ ان مردود
مصنفوں و دیگر غیر مقلدین ملحدین مرتدین نے حضرات مقلدین کا جہنمی کتا
اور کافر اور حضرت امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
کو بے علمی اور غیر مجتہد ہونے اور مرجیہ اور زندیق اور باغی اور مشرک وغیرہ
وغیرہ خصائل ذمیمہ کا الزام لگایا ہے۔ دیکھو اہل الذکر مورخہ ۲۶ ماہ رمضان
سنہ ۱۳۱۲ھ و تکفیر المبتدعین والجرح علی ابی حنیفہ واعتصام السنۃ عبد اللہ
علیہم ما یستحقہم۔ اور جب یہہ فرقہ مبتدعہ محدثہ ناریہ اپنے پیغمبروں کے
قول نکے مطابق جاہل بیدین مردود فاسق کافر مرتد خارج از اسلام ہے
تو دوستو یاد رہے ان غیر مقلدین وہابی نجدی مسلوب الایمان کے پیچھے
نماز پڑہنا یا ان کے جنازہ کی نماز پڑہنا اور ان کے یہاں کھانا پینا اور شادی
بیاہ کرنا اور ان کے ساتھ کسی طرح کا اسلامی برتاؤ کرنا شرعاً گناہ کبیرہ اور
حرام ہے اور حدیث شریف میں جو وارد ہوا ہے اور غیر مقلدین بغرض فریب
دہی عوام کہا کرتے ہیں۔ کہ صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ یعنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز پڑہو پیچھے ہر نیک اور بد کے تو اسکا مطلب
یہہ ہے کہ جو مسلمان ایماندار نیک و بد ہو اوسکے پیچھے یا اوسکے اوپر نماز پڑہو اور یہ
غیر مقلدین تو مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ مرتد ہیں اور مرتد اوسکو کہتے ہیں جو اسلام
پھر گیا ہو۔ دوستو غور کرو اور دیکھو یہہ غیر مقلدین وہابی نجدی خود اپنے ہی
پیغمبروں کے قول کے مطابق اسلام سے خارج ہیں۔ پس انکے پیچھے نماز پڑہنا یا

ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا قطعی حرام ہے۔ الغرض یہ غیر مقلدین ملحدین کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کو نجات ابدی اور فلاح دائمی مقصود ہے تو ان سے کلیۃً الگ ہو جانا چاہیئے۔ اگر آپ حضرات کو اللہ رب العزت اور رسول اللہ روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی منظور اور مد نظر ہے تو ان دشمنان خدا و رسول کی صورتوں سے بیزار ہو جانا چاہیئے۔

غیر مقلدین وہابی نجدی دین کے چور ہیں

دوستو آپنے اوپر کی ملاحظہ فرمالیا ہے کہ پیشوایان ملت اور خود انکے مقتداؤں نے تقلید کرنے کی بابت کسقدر تاکید فرمائی ہے بلکہ تقلید ہی کو نجات ابدی اور فلاح دائمی کا سبب اور باعث ٹھیرایا ہے۔ اور غیر مقلدین بزرگان دین کے زرین اقوال کو جو انہوں نے صدہا جگہ اپنی کتابوں میں لکھ رکھا ہے کبھی اپنے اخباروں اور رسالوں میں شایع نہیں کرتے اور نہ تو اپنی تقریروں میں عوام کے روبرو بیان کرتے ہیں۔ بس یہ بات بخوبی اور اچھی طرحسے ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ یہ **غیر مقلدین** وہابی نجدی دین کے **چور اور شریعت کے قزاق اور طریقت کے ڈاکو** ہیں۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

برادران احناف بخدا میں سچ کہتا ہوں کہ ان غیر مقلدین وہابی نجدی مخرب دین وایمان کے جلسۂ وعظ میں جانا خام طبیعت کے لوگوں کو غیر مقلدین کے اخباروں اور کتابوں کو دیکھنا سخت گناہ اور دین وایمان کی بربادی کا باعث ہے۔ جہاں آپ غیر مقلدین کے جلسوں میں دو چار مرتبہ لگاتار شریک ہوئے پھر تو دین وایمان کی خیر نہیں برادران احناف خبردار خبردار ہوشیار باشید۔ غیر مقلدین وہابیوں نے ہر چہار طرف عیاری اور مکاری اور جعلسازی اور دھوکھ بازی اور فریب بازی اور دغا بازی وغیرہ کا جال شارع عام

اسلام بیچارے ان پڑھ اور کم علم برادران احناف کے پھنسانے کے لیئے بچھا رکھا
ہے اور برادران احناف کے خزانہ ایمان کو نہایت بے رحمی سے اور بیدردی
کے ساتھ لوٹنے کا سامان کر رہے ہیں۔ حضرات مقلدین خبردار ہوشیار
باشید اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
یعنے نہ بیٹھا کر نصیحت کے بعد قوم ظالمین کے ساتھ بھلا ان غیر مقلدین
وہابی سے بڑھ کر دوسرا اور کون ظالم ہوگا کہ جو بیچارے ان پڑھ عوام کو سیدھے
رستے سے بہکا اور بھٹکا کر مسلوب الایمان بنانے کی رات دن سعی بے سود
اور ناپاک کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوستو خبردار ان غیر مقلدین وہابی
کی لمبی لمبی داڑھی پر نہ جانا اور چکنی چکنی باتوں اور پیشانی کے سیاہ نشان
گھٹنوں پر ہرگز مت جانا سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
ایسے لوگ تمہارے اچھے نمازی ہونگے نہیں لوگوں کی نسبت کسی نے کیا اچھا کہا ہے
سہ نہ پیچ دیکھئے کی ٹوپی پہ نہ دستار عیوب چھپتی داڑھی پہ نہ جانا بھید
مکار کی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں
ایک قوم آئے گی جنکی زبان شیریں اور دل بھیڑیئے کا سا ہوگا دوستو بھلا
اس سے بڑھ کر شیریں زبانی اور کیا ہوگی کہ زبان سے بات بات پر قال اللہ قال
الرسول وہابیوں کی جاری رہتا ہے اور خدا و رسول کی اتباع کے پردہ میں تمام
دنیا کے بزرگوں حتے کہ غوث و قطب ابدال تک کو معاذ اللہ مشرک اور کافر اور
جہنم کا کتا کہتے ہیں۔ اگر ان کا دل بھیڑیئے کا نہیں تو اور کیا ہے۔ برادران مقلدین
خبردار ازینکہ کیدائیں گیا۔ ان ہوشیار باشید ورنہ ان غیر مقلدین وہابی نجدی
دین کے چوروں سے ایمان کی گٹھڑی کی خیر نہیں خبردار خبردار خبردار

غیر مقلدین کی مثال مرغی کے گندے انڈے کی سی ہے

حضرت مولانا کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قول الامین میں یوں رقمطراز ہیں

فقیر کرامت علی جونپوری کی طرف سے ساری دینی بھائیوں کی خدمت شریف میں جو فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہیں بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ لامذہب لوگ اور ودوامیاں کے گروہ جو رافضی کہلاتے ہیں سب کے سب وہابی ہیں اور اہل سنت و جماعت ہرگز نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ سارے کے سارے اہل سنت وجماعت سے خصوصا حرمین شریفین کے لوگوں سے بڑی عداوت رکھتے ہیں اور مکہ مدینہ کا نام لینے سے جلکر خاک ہو جاتے ہیں اور طرح طرح سے اونکا عیب بیان کرتے ہیں جو کوئی چاہے آزمالے اور یہی عقیدہ وہابیوں کا رد المحتار میں لکھا ہے اور ان لوگوں کا حال مرغی کے گندے بیضے کا ایسا ہے جیسے جس بیضہ کو ایک مرغی نے گندہ کیا تب اوسکو پھر اگر تمام جہان کی مرغی سیوے تو اوس سے بچا نہیں نکلتا۔ ایسے ہی یہ لوگ جو بگڑے سو بگڑے ہی رہتے ہیں۔ انتہی۔ دوستو کیسی خدا لگتی بات حضرت مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ جسکا جواب نہیں۔ اسمیں کوئی شک و شبہ نہیں کہ غیر مقلدین وہابی نجدی مرغی کے گندے انڈے کیطرح ہیں۔ تمام جہان کے ایماندار مسلمان سمجھا رہے ہیں مگر یہ وہابی رافضی ایک کی بھی نہیں سنتے۔

غیر مقلدین اہلحدیث نہیں بلکہ اہل ہوا و فسادی ہیں

خدا کی پناہ ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے فساد سے تو تمام ملک ہندوستان برباد ہو گیا۔ اور برابر ہوتا جاتا ہے۔ یہ غیر مقلدین وہابی اہلحدیث ہرگز نہیں ہیں جیسا کہ حضرت مولانا عبد الحی صاحب محدث لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ میں ارشاد فرماتے ہیں ولعمری افساد ھؤلاء الملاحدۃ وافساد اخوانھم الاصاغر المشھورین بغیر المقلدین سموا انفسھم باھل الحدیث وشتان ما بینھم وبین اھل الحدیث قد شاع فی جمیع بلاد الھند وبعض بلاد غیر الھند فخربت بہ البلاد ووقع

النزاع والعناد یعنے یہہ ملحد نیچریہ اور اون کے چھوٹے بھائی غیر مقلدین جنہوں نے اپنا لقب اہلحدیث رکھا ہے حالانکہ ان میں اور اہلحدیث میں بہت بڑا فرق ہے۔ ان دونوں فرقہ کا فتنہ و فساد جمیع بلاد ہند اور بعض غیر ہند میں اسقدر شائع ہوا کہ ملک اسکے سبب سے برباد ہوگئے اور آپس میں لڑائی جھگڑے بغض و عناد واقع ہوگئے۔ انتہے اور حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری علیہ الرحمۃ قول الامین کے صفہ میں غیر مقلدین کی بابت یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ اب ایک بات اور بھی یاد رہے کہ جتنا فتنا و دین برپا ہوا ہے سوا نہیں جاہلوں سے ہوا ہے۔ جنہوں نے چار مذہب کے سوا پانچواں مذہب اختیار کیا ہے۔ حرمین شریفین میں اس سبب فساد کا نشان نہیں بلکہ پانچویں مذہب کے لوگ تو وہاں جانے سے وہاں کے لوگ قید کرتے ہیں اور تعزیر کرتے ہیں۔ اور واوس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہیں۔ پس بہتر یہی ہے کہ ہر ملک کے حاکم لوگ جس میں پانچویں مذہب کی بو پاویں اوسکو سزا دیں اور ملک سے نکلوا دیں۔ ایمان والے کو اسقدر کفایت ہے۔ انتہے

دوستو ان پیشوایان ملت کے زریں اقوال آپنے سنے۔ اگر آپ لوگوں کی مسجدوں میں یہہ ناپاک غیر مقلدین آویں ضرور ان کو نکلوا دینا چاہیئے تاکہ ان کے زہریلے اثرات سے مصلیان مسجد محفوظ رہیں۔ اور ان کے ناپاک قدموں سے مسجد ملوث نہ ہونے پائے۔ غیر مقلدین وہابی کا خدا ان کا نفس ہے۔ قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے زریں اقوال سے انہیں کچھہ سروکار اور واسطہ نہیں میرے عزیزو۔ دوستو بزرگو۔ اگر غیر مقلدین وہابی نجدی ورن میں قرآن پاک کی گٹھڑی ہاتھہ میں لیکر بھی کوئی بات کہیں توبھی ان کی باتوں کا ہرگز ہرگز باور مت کرنا کیا جنت میں باوا آدم علیہ السلام سے بہکانے والے نے (وقاسمهما اني لكما لمن الناصحين) کہکر نہیں بہکایا تھا جسکا لازمی نتیجہ آپ حضرات کے سامنے موجود ہے۔ حضرات مقلدین خبردار ہوشیار

غیر مقلدین بھائی شیطان ہیں کہ

عزیزان من شاید آپ لوگ اس بات سے تعجب کرتے ہیں کہ شیطان صرف
وہی کالا بھجنگا ہے جس کے سر پر سینگ ہیں آنکھوں سے دکھلائی نہیں دیتا ہے نہیں
نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ شیطان اور خناس اوس شخص کا نام ہے
جو خدا کے پاک بندوں کو سیدھی راہ سے بہکا دیوے۔ آدمی ہو کیسا ہی کوئی
خدا کے پاک بندوں کو بہکا دے تو اوس کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اوس کو
بھی شیطان فرمایا ہے سورہ ناس کی آیہ شریفہ ملاحظہ ہو من شر الوسواس الخناس
ترجمہ میں فرماتا ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں شرارت سے وسوسہ
ڈالنے والے شیطان کے الذی یوسوس فی صدور الناس وہ خطرہ
دیتا ہے وسوسے ڈالتا ہے آدمیوں کے سینوں یعنی دلوں میں من الجنۃ والناس
جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان دو گروہ میں شیطان ہیں خطرے
میں ڈالتے ہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں مومنوں مسلمانوں کو بہکاتے ہیں بری
باتوں میں برے خیالوں میں ڈالکر خدا کی یاد سے بندگی سے غافل کر دیتے ہیں
پس اوس بادشاہ حقیقی سے پناہ مانگتا ہوں ایسے شیطانوں کی بدی اور شرارت
سے۔ دوستو دیکھ لیا آپنے کہ شیطان دو طرح کے ہوتے ہیں پس خلاصہ مطلب
ہے کہ جو کوئی خدا کے پاک بندوں کو سیدھے راستے سے بہکا دے وہی شیطان
ہے دیکھ لیجئے کہ یہ غیر مقلدین وہابی رات دن بندگان خدا کو بہکاتے ہیں یا
نہیں انصاف اور فیصلہ آپ کے ہاتھوں ہے۔ اور کتاب مجمع الزوائد
میں جو بڑی معتبر ہے باب ما جاء فی الکذابین میں عبداللہؓ سے
روایت کی ہے انہ قال واللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
یقول لیکونن بین یدی الساعۃ دجالون وبین یدی الدجال کذابون
ثلثون او اکثر فقلت ما آیاتھم قال یاتونکم بسنۃ لم تکونوا علیہا
یغیرون سنتکم ودینکم اذا رأیتموھم فاجتنبوا یعنی طبرانی نے

برابر کرنا چاہیے۔ جب مکاروں سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ایسا کیوں کہتے ہو تو مشہور حدیث کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ (کل مومنین باہم بھائی بھائی ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک مومن مسلمان بھائی ہیں اس میں کیا حرج ہے۔ مگر اسی حدیث کے رو سے غیر مقلدین محمدین اپنی اپنی جوروں کو ہمشیرہ صاحبہ اور بھوا نہیں کہتے۔ اور نہ تو اون کی جوروئیں غیر مقلدین کو بھیا کہتیں۔ جب ہمشیرہ صاحبہ اور بوا نہ کہنے کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ عزت نکاح مانع ہے۔ تو کیوں غیر مقلدین زنا دقہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بھائی کے برابر کہتے ہیں جلالت نبوت اور عظمت رسالت مانع نہیں ہے۔ تف ہے تمہارے ایسے عمل بالحدیث پر جوروں کی یہہ عزت اور سرکار رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ تحقیر ہتک تف تف تف۔

مومن خان دہلوی غیر مقلدین نجدیوں کا خدا ہے

غیر مقلدین وہابی نجدی بڑی دہوم دہام سے کہتے ہیں کہ ہم عامل بالحدیث ہیں سوائے اللہ رسول کے قول کے کسی دوسرے کا قول نہیں مانتے۔ مگر باسوعابایان اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء میں اپنے اثبات دعوے کی دلیل میں مومن خان دہلوی کا قول نقل کرتا ہے جسکا ماحصل اسقدر ہے کہ مومن خان تقلید کو بدعت کہتے ہیں۔ کیوں غیر مقلدین وہابی نجدی حدیث کے متوالو کیا سچ مچ شیر پنجاب اور تمام غیر مقلدین نجدیوں کا خدا مومن خان ہے۔ جسکا قول اپنے دعوے کی دلیل میں پیش کرتا ہے۔ بقول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ غیر مقلدین وہابی دین کے چور ہیں۔ اسلئے کہ حضرت مولینا شاہ ولی اللہ مولینا شاہ عبد العزیز صاحب اور حضرت مولینا شاہ اسحاق صاحبان محدثین دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال زرین جو اون حضرات نے تقلید کے واجب او ضروری ہونے کی بابت صدیوں سے اپنی کتابوں میں لکھ رکھا ہے جو کبھی عوام یا خواص

کے یہ بڑے شیخ نہیں کہتے یہ چوری نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا بوجوہات مستذکرۂ بالا
معلوم ہوا کہ مومن خان ضرور غیر مقلدوں کا خدا ہے۔ افسوس مومن خاں کا قول
نقل کرتے وقت شیخ جی نے کیسی بے غیرتی اور بے حیائی سے کام لیا ہے۔ ارے
کہاں مومن خاں اور کہاں یہ چھوٹا ایلا ثلث۔ میرے خیال میں تو غیر مقلدوں
کو ڈوبنے کے لیے پانی کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ سچ ہے حیا نہیں
تو کچھ نہیں۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔

غیر مقلدین ملحدین وہابی دین و ایمان کے گھن ہیں

میرے عزیز دوستو بزرگو۔ اگر آپ حضرات نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ناثرا اور
گھن صرف لکڑی اور غلہ ہی کو لگا کرتا ہے تو یہ آپ کی سمجھ کی غلطی ہے۔
نہیں بلکہ اسی طرح دین و ایمان میں بھی یہ مردود کیڑے لگ جاتے ہیں۔
اور یہ اچھی طرح سے بخوبی یاد رہے کہ غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی
آپ کے دین اور ایمان کے ناثرا اور گھن ہیں۔ جس طرح لکڑی اور غلہ کو ناثرا
اور گھن اندر ہی اندر کھا کر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے یہ غیر مقلدین
وہابی نجدی سادے ان پڑھ سیدھے مسلمانوں کے پاک اور صاف ستھرے
دلوں میں اللہ اور رسول اور بزرگان دین سے بد اعتقادی پیدا کرکے ان کا
دین و ایمان چاٹ کر اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ برادران احناف مقام
غور ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں سے بد اعتقادی
پیدا کرنے میں یہ غیر مقلدین وہابی کیسی کیسی ناپاک کتابیں اور خبیث
رسالے رات دن چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کرتے رہتے ہیں جہاں آپ
حضرات نے انکی کتابیں دیکھیں اور دو چار مرتبہ لگاتار غیر مقلدین کے پیکر
جلسہ وعظ میں شریک ہوئے پھر دین و ایمان کی خیر نہیں۔ اگر آپ کو نجات
ابدی و فلاح دائمی کی خواہش اور اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع

چوں زہند آمدہ نذیر حسین — شور در مکہ جا بجا این است
شیخ تلبیس و مانع تقلید — رہزنانِ دینِ مصطفےٰ این است
تا خبر شد بعالمانِ حرم — سر بیدین و مقتدا این است
حکم قتلش نفاذ فرمودند — کین خطا را مگر جزا این است
بعد تعزیر حبسیش گفتند — اینچنیں شوم را نہ جا این است
پیش انگریز بایدش بودن — بہر بیدین بس نہ جا این است
چوں زبلد الامیں بدر کردند — حیسم شد کہ ما جرا این است
سال اخراج را چو جستم — لقتم گفت مرحبا این است

یک لکیدن کہ فاششمیگویم
کار بدکردہ را سزا این است
۱۳۰۰ھ
۱۲۹۶

خیر یہ سب کچھ ہے مگر حضرات شرفائے مکہ معظمہ کی یہ سخت اجتہادی غلطی ہے کہ غیر مقلدین ملحدین مرتدین کو باوجود صاحب اقتدا رہونے کی پکڑ کر زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلئے کہ

غیر مقلدین وہابی واجب القتل ہیں

حضرت مولانا شیخ عبدالرحمان دہان فرماتے ہیں۔ حمد و صلوۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم (یعنی غیر مقلدین وہابی) جنکے حال سے سوال ہے زمانہ کفر صریح کی ترویج ولے ہیں۔ دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے دنیا میں اسکے مستحق ہیں کہ سلطان اسلام انکی گردنیں مارے اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار ہیں۔ اللہ ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوائی دے اور ان کا ٹھکانا دوزخ کرے حسام الحرمین ص۱۲۳ و نیز حضرت مولانا حامد احمد محمد جدادی عمّ فیضہ فرماتے ہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی

ان کفری عقاید نوپیدا کی کتابوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ اسے کافر کہا جائے اور اس سے پرہیز کیا جائے یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اسلئے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ سے ہر فیصل پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے پس اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ کچھ لوگ نہیں تو قتل کرے اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیجکر ان سے لڑے اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے۔ حسام الحرمین ص ۱۸۳

اور مولانا حضرت سید احمد جزائری شیخ مالکیہ صاحب ثم ثیضہ فرماتے ہیں تونے پایا کہ مولانا کس باتیں جو ان بُری بد مذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطان اسلام کیلئے اسکا خون حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی زبان جیا ڈالی جائے اور اون کے ہاتھ اور انگلیاں کھول دی جائیں کہ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا۔ اور رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکنے اور دھوکہ دینے میں اسکے شریک ہوئے تو شاہیر علما جنکی زبان کو اللہ تعالےٰ نے وسعت دی ہے۔ اور سلاطین احکام جنکے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے ان سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بد مذہبیاں زائل کرنے میں علما زبان سے اور سلاطین طاقت سے کوشش کریں تاکہ شہر اور شہر اور دین انکی تکلیفوں سے رحت پائیں ص ۱۹۳ اور مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی فرماتے ہیں۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کیطرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شان اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے۔ تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہو ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطان اسلام اُنہیں قتل کرے۔ ابوبکر بن منذر نے کہا کہ

کہ عام علما کا اجماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے اسے سزائے موت دیجائے گی اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحاق اسی قول کے قائلوں سے ہے اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا انکی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اسپر عذاب الہی کی وعید نافذ ہے اور تمام امت کے نزدیک اسکا حکم سزائے موت ہے۔ اور جو اسکے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے ان سے عمدہ ترین کتب مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہ بھری ہوئی ہیں۔ کہ جو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اسکا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اسے قتل کردیگا۔ اور اوس سے توبہ نہ لیگا۔ چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو بات لازم ہے اسکا انکار کرے جسمیں انکا نقص شان ہو جیسے ان کے مرتبہ یا شرف نسب یا وفور علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اسکا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام اسیکو فوراً بلا توقف قتل کرے اور امام مالک سے بروایت ابن حبیب و ابن سحنون اور ابن القاسم و ابن الماجشون و ابن عبد الحکیم و اصبغ و سحنون نے اسکے حق میں جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام میں سے کسیکو برا کہے یا ان کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اسکو سزائے موت دیجائے۔ اور اس سے توبہ نہ لی جائے۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جسمیں کسی نے تنقیص شان الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ کیا وہ رب جسکی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جاوے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت برے بندے ہیں اور اسکے پوجنے والے ہی نہ ہوئے انتہی۔ نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابو

ولی زیدی نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اس شخص کے بارے
میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اس میں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا
نام پاک لیا۔ اور یہ کہ فقیہان عراق نے اُسکے کوڑے مارنے کا فتوے دیا
ہے۔ امام مالک یہ سنکر غضبناک ہوئے۔ اور فرمایا امیر المومنین نبی نے جب
نبی کی شان کی تنقیص کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی۔ جو انبیا کو بُرا کہے
وہ قتل کیا جائیگا۔ اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُسکے لیے کوڑے ہیں۔

اور بھی حضرت مولانا فاضل عبد القادر طرابلسی مدرس مدرسہ نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ جو سوال میں بیان ہوا۔ (غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کی بابت) تو مشک ان کے کفر پر حکم کرتا ہے اور یہ کہ مرتدوں کا
جو حکم ہے یعنی حاکم ان کو قتل کرتا ان پر جاری کیا جائے اگر حکم وہاں جاری ہو۔ تو واجب ہے کہ مسلمان انکو تشدد یا بیہ
والے نفرت دلائی جائے ممبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں میں اور شغلوں میں
تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کی کفر کی جڑ کٹ جائے۔ اس خوف
سے کہ کہیں انکی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔
انتہے بقدر الضرورۃ صفحات ۱۳۲ تا ۲۳۹ میرے عزیزو دوستو بزرگو
یہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علما کا فرمان واجب الاذعان ہے۔ کسی ایرے
غیرے کا فتوے نہیں۔ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی صحبت بد کو ہندیوں
اور کوڑھیوں کی صحبت سے بھی زیادہ بدتر جاننا چاہیئے۔ غیر مقلدین
اپنی مردود کتابوں میں لکھتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آ جانا گدھے سے بھی بدتر ہے اور صحابہ فاسق
بھی ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔ کیا یہ تنقیص شان الٰہی اور حضرت رسالت
پناہی اور خدا و رسول کو گالی دینا نہیں ہے۔ ضرور ہے اور ضرور ہے۔ لہذا
ان کا قتل حکام اسلام کا فرض ہے تاکہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی نجاست
اور خباثت سے دنیائے اسلام پاک ہو جائے۔ غیر مقلدین محدثین ضرور واجب
القتل ہیں۔ حکام وقت کا غیر مقلدین نجدیوں کو یوں مطلق العنان چھ

گویا اپنی مطیع رعایا کا خون کرنا ہے۔ حکام بالادست کیلئے ایسے مفسدین فی الارض غیر مقلدین کا خون ہر وقت حلال ہے تاکہ دنیا با امن رہے۔

اشعار گہربار نقل توضیح المبین فی مکائد المضلین

بخور مردم آزار را خون و مال ۔ کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال
کسے را کہ با خواجہ تست جنگ ۔ بدستش چرا مے دہی چوب و سنگ
برانداز بیخے کہ خار آورد ۔ درختے بپرور کہ بار آورد
مبخشائے بر ہر کجا ظالم است ۔ کہ رحمت برو جور بر عالم است
ہر آنگہ کہ بر دزد رحمت کنی ۔ ببازوئے خود کاروان میزنی
جفا پیشگاں را بدہ سر بباد ۔ ستم بر ستم پیشہ عدل است و داد
اگر نیک مردی نماید عسس ۔ نیارد بشب خفتن از دزد کس
چو گربہ نوازی کبوتر خورد ۔ چو فربہ کنی گرگ یوسف درد

اعلیحضرت امیر عبد الرحمن خان آنجہانی کا فرمان

اعلیحضرت امیر عبد الرحمان خان والی مملکت ابد مدت افغانستان آں جہانی نور اللہ مرقدہ نے اپنی تمام قلمرو میں اعلان اور فرمان جاری کر دیا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں کوئی غیر مقلد وہابی نہ آنے پائے۔ چنانچہ عمال حکومت افغانستان سختی کے ساتھ جانچ پڑتال کرتے رہتے ہیں۔ کابل اور شہر ہرات غیر مقلدین عاملان بالحدیث ذرا جا کر دیکھ لیں کہ ناخن تک تراش لے جاتے ہیں یا نہیں۔ اور منہ میں کوئی دانت بھی رہ جاتا ہے یا نہیں

شیر پنجاب کی اپیل مسترد

شیر پنجاب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث نے سرکار افغانستان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ میں اس قانون کی منسوخی کی بابت بہت کچھ کان اور دم ہلائے اور جھٹکا را مگر کچھ شنوائی نہوئی۔ فالحمد للہ علی ذلک

ارشاد عالیجناب سری مہاراجہ رنبیر سنگھ آنجہانی والیٔ ریاست جموں

حضور آنجہانی نے ایک رپورٹ کی بناپر اپنے عمال حکومت کے نام فارسی زبان میں یہہ تاکیدی فرمان جاری فرمادیا ہے جسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"فلاں شخص کی عرضی سے ظاہر ہوا کہ شہر میں اکثر وہابی وغیرہ وعظ کہتے ہیں۔ لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ شہر کے اندر کسی وہابی کو مت آنے دو اور مسلمانان اہلسنت والجماعت کی مسجدوں میں وہابیوں کو نماز مت پڑھنے دو۔ اور وہابیوں کو تمام جموں اور سری نگر میں وعظ کہنے کی ممانعت ہے۔ نگرانی رکھو اور اگر وعظ کہیں تو سرکار میں رپورٹ کرو۔ تاکید جانو"

تحریر ۱۴ چیت ۱۹۳۲ء ماخوذ از اخبار الفقیہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۳ء

دوستو ذرا اس امن پسند غیر مسلم مہاراجہ کے فرمان پر غور کرو۔ ایک ہم نام کے مسلمان ہیں کہ ان مکار اور دغاباز غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو ساتھ لے لیکر اپنی پاک مسجدوں کو غیر مقلدین کے ناپاک اور نجس قدموں سے ملوث کرنے کی سعی بیسود کرتے رہتے ہیں ہائے افسوس ہزار افسوس ہے

اس نیک طینت اور صاف طبیعت مہاراجہ کی تقلید کرنی بھی ضروریات دین سے ہے فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ میں دست بدعا ہوں کہ ہماری عادل اور امن پسند گورنمنٹ انگلشیہ بھی جلد از جلد اپنے تمام قلمرو میں تاکیدی فرمان جاری فرمائے کہ کوئی غیر مقلد وہابی نجدی شہروں میں وغیرہ اور اہل سنت وجماعت کی مسجدوں میں نماز نہ پڑھنے پائے۔ آمین اے رب ثم آمین مگر ساتھ ہی ساتھ مقام شکر ہے کہ بعض بعض امن پسند عمال حکومت سرکار انگلشیہ دام اقبالہم اپنے اپنے اضلاع میں بغرض انسداد فساد وامن عامہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو اہلسنت والجماعت کی مسجدوں میں نماز خوانی سے روکتے جاتے ہیں چنانچہ بغرض اطلاع عام چند ایسے مقدمات کا پتہ درج کر دیا جاتا ہے تاکہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو حضرات مقلدین کی مسجدوں پر دنگا فساد کرنے کی وجہ سے سزائیں یعنے قید وجرمانے وغیرہ بھی ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو مقدمات حسب ذیل ہیں

مسل مقدمہ فوجداری شہر ایلچ پور صوبہ برار

نمبر ابتدائی سی آر نمبر ۲۵۴۶۔ نالشی شیخ بسم اللہ ولد شیخ فرید وحمید مرزا ولد محمد مرزا وغیرہ

بنام

کرم میاں ولد قاضی سید حنیف الدین وآمیاں صاحب وغیرہ ملزمان زیب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری اجلاس جناب صاحب تعلقہ کرافورڈ صاحب مجسٹریٹ بہادر دام اقبالہ سب ڈویژن شہر ایلچ پور منفصلہ ۱-۷-۱۹۲۲ء کریمنل کیس نمبر ۲

اس مقدمہ کی اپیل غیر مقلدین وہابی نجدیوں نے ہائی کورٹ شہر ناگپور میں کی تاریخ فیصلہ دیکھو اپیل نمبر ۲۳۹ - اجلاس جناب جج صاحب بہادر دام اقبالہم شہر ناگپور منفصلہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء کریمنل ڈویژن ۴۵ اپیل - ان ہر دو مقدمات میں جناب کلکٹر اور جج صاحبان بہادران دام اقبالہم نے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو اہل سنت وجماعت کی مسجدوں میں آنے سے نہایت سختی کے ساتھ ممانعت کا حکم صادر فرمایا ہے اللہ تعالے ان نیک طبیعت اور عادل حاکموں کی عمر دراز فرما کر اس سے بھی بڑھکر عہدہ جلیلہ پر فائز المرام فرمائے آمین -

مسل مقدمہ فوجداری شہر بنارس

نالشی قیصر ہند بنام منگلی خاں و شیخ یوسف و شکور خاں تا دہ کس ملزمان حسب دفعہ ۱۰۷ التعزیرات ہند حسب دفعہ ۱۰۷ التعزیرات ہند جسکا اقتباس حسب ذیل ہے -

حکم

یہہ ثابت ہے کہ باہم بہت سے لوگوں کے اس مسجد کی بابت جو کہ حنفی اور ان لوگوں میں جو نماز میں آمین زور سے کہتے ہیں رنجش ہے اور اکثر اس سے خرابی پیدا ہوتی ہے تاوقتیکہ اسکی ممانعت کی کاروائی نہ کیجائے

حکم ہوا کہ ملزمان از نمبر ۵ لغایت ۱۰ حسب دفعہ ۱۱۹ ضابطہ فوجداری (منگلی خاں و شیخ یوسف وغیرہ پچاس پچاس روپیہ کا مچلکہ اور پچاس پچاس روپیہ کی ضمانت واسطے قایم رکھنے امن کے میعادی چھ مہینہ داخل کریں

دستخط ایچ جے بواس صاحب جائنٹ مجسٹریٹ بنارس
۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء

چونکہ جائنٹ مجسٹریٹ نے غیر مقلدین سے ہی مچلکہ ضمانت لینے کا حکم صادر فرمایا تھا اسلیئے اس مقدمہ کی نگرانی ۱۸۹۷ غیر مقلدین نجدیوں نے جناب ڈبلیو۔ ایچ۔ کابلس اسکوائر سی ایس مجسٹریٹ صاحب بہادر دام اقبالہ ضلع بنارس کے اجلاس میں دائر کی جسکا اقتباس حسب ذیل ہے۔

حکم ہوا کہ

مینے مدعا علیہم منگلی خاں وغیرہ کی عذرداری سنی اور اون کے متنخب بحث پر غور کیا حقیقت اس مقدمہ کی یہ ہے کہ چاروں مدعا علیہم فرقہ وہابی سے ہیں۔ وے اس مسجد میں جبکا تنازعہ ہے اکثر آیا جایا کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑے عرصہ سے ان لوگوں نے اپنی ایک جماعت بنالیا ہے۔ وے مختصر الجماعت ہیں اگر وے مسجد میں آنا جانا چاہتے ہیں تو ایسی حرکت نہ کریں جس سے کثیر التعداد جماعت نمازیوں کو رنج پہونچے۔ یہ اون کے حق میں بہتر ہے کہ وہ اس حرکت سے کنارہ کش ہوجائیں اور اوسکو چھوڑ دیویں۔ بلحاظ فساد کے میں اون کے امن دامان قائم رکھنے کی ضمانت منسوخ کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ دستخط صاحب مجسٹریٹ ڈبلیو ایچ کابلس مورخہ ۲۱ مئی ۱۸۹۷ء اب اسی مقدمہ کی اپیل غیر مقلدین وہابی نجدی جناب صاحب جج بہادر بنارس کے اجلاس میں کرتے ہیں جسکا اقتباس حسب ذیل ہے۔

اپیل نمبری ۲۳ ۱۸۹۷ء باجلاس سی۔ ایل۔ ایم ایلیس اسکوائر سشن جج صاحب بہادر شہر بنارس دام اقبالہ

چونکہ مقدمہ ہذا بنام میاں منگلی خاں وغیرہ مدعا علیہم اپیل مقدمہ فیصل شدہ مجسٹریٹ بنارس نمبر [illegible] مدعا علیہم کو چھ ماہ

قید سخت کی سزا دیگئی۔ مطابق سیکشن ۲۵۴ تعزیرات ہند بعد بورکہ ہونے سزا ہر ایک مجرموں کے سو سو روپیہ قتل ضمانتی لیجاوے برائے ایک سال امن وامان کے لیئے۔ حقیقت یہہ ہے کہ مدعا علیہم نے جو مقدمہ سول کچہری میں جیتا اس سے اون کو حملہ آور ہونے کی دلیری ہگوئی۔ وے اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے وہابی کہتے ہیں جو کہ جماعت میں کم ہیں بدمعاش ومتعصب ہیں۔ میں مجسٹریٹ صاحب کی تجویز کو تصدیق کرتا ہوں کہ اونہوں نے بنارسی پر حملہ کیا ہے ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ حکومت سرکار میں آئیں وقوانین کا کچھہ لحاظ نہ رکھکر خودمختارانہ جو چاہیں کریں اسلیئے میں مدعا علیہم کی اپیل کو منسوخ کرتا ہوں۔ فقط

ایضاً مقدمہ فوجداری شہر بنارس جسکا ترجمہ اقتباساً حسب ذیل ہے

ترجمہ

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی وشمالی

اپیل صیغہ فوجداری

مقام الہ آباد یکم فروری ۱۸۸۶ء

اجلاس آنریبل ایم براڈہرسٹ صاحب جج وآنریبل ڈبلیو ٹریل صاحب جج

قیصر ہند

بنام رمضان ومحمد حسین وعبدالرحمان ملزمان

نمبر ۲۹۴ سنہ ۱۸۸۶ء

جنکو مجسٹریٹ چھاونی بتاریخ ۹ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء عہ عہ عہ جرمانہ دیا ایک ایک مہینہ قید سخت رہنے کا حکم دیا تھا واقعات جو مجسٹریٹ کو معلوم ہوے

اور جسقدر شہادت سے ثابت ہوئے وہ یہ ہیں کہ ایک جماعت مسلمانوں کی نماز جائز طور پر پڑھنے میں مشغول تھے ملزمان جنہوں نے ہم حکام کے اجلاس میں درخواست نگرانی کی گذرانی ہے۔ اوس مجمع میں خلاف دستور آمین کہنا شروع کیا جسپر تکرار ہوئی اور ملزمان نے قصداً ایسا کیا جسکو ملزمان بھی جانتے تھے کہ اونکے فعل کا نتیجہ خوف سے خالی نہیں ہے سائلان مسجد میں صرف بنظر ہنگامہ کرنے ساتھ عبد اللہ اور اوسکے ہمراہیوں کے جو کہ وہاں نماز پڑھنے بھی گئے اور سائلان نے بالقصد ایک جماعت جائز کے ساتھ جو مصروف عبادت مذہبی تھے ہنگامہ کیا۔ میں نتیجہ سے جو میرے ذی علم ہمراہی نے اوپر بیان کیا ہے اتفاق کرتا ہوں اور کوئی وجہ اختلاف کی معلوم نہیں ہوتی۔ لہذا درخواست نگرانی خارج کرتا ہوں۔

نقل دستخط ایم برار ڈہرسٹ صاحب جج

تجاویز ہذا سے بخوبی ظاہر ہے کہ غیر مقلدین بیدین وہابی خبیثوں کی مسجدوں میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور حکام بالادست نے غیر مقلدین وہابی نجدیوں سے بوجہ اونکی بدمعاشی کے ایک طرفہ مچلکہ اور ضمانت لیا اور اون کو قید سخت اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ کیوں مسلمانو! جب غیر مسلم حکام آپ کی مسجدوں میں آمین کہنے اور جانے کی وجہہ سے قید سخت تک کی سزا دیتے ہیں۔ تو آپ لوگوں سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ ان دغا باز اور مفتری مکار بدمعاش غیر مقلدین وہابیوں نجدیوں کو دو چار دھکے ہی دے کر اپنی اپنی مسجدوں سے نکال دیا کریں۔ یا - - - - - صیغہ فوجداری میں مقدمات دائر کر دیا کریں۔ ان بے ایمان غیر مقلدین ملحدین کا کوئی شرعی حق نہیں ہے کہ ہماری پاک مسجدوں کو اپنے ناپاک قدموں سے نجس کریں۔ ہمر مسجدوں پر نماز خوانی کا حق تو مسلمانوں کا ہے اور غیر مقلدین تو بقول مولوی محمد حسین بٹالوی بوجہ ارتداد۔ دائرہ اسلام سے

خارج ہیں پھر وہ ہماری مسجد وں پر کیسے قابض ہو سکتے ہیں۔ غیر حنفیہ اور سلیم الاعتقاد ہوں یہ میری دوستی بہیاد رکھنے کی چیز ہے۔

مسل مقدمہ فوجداری شہر غازیپور

شہر غازیپور میں ایک مدت تک نہایت ہی حضرات مقلدین و غیر مقلدین بیدین فوجداری میں مقدمات لڑتے جب سرغنہ غیر مقلدین مولوی عبد السلام ولد کیمبرلن غازیپوری نے دیکھا کہ اب بجز قید وغیرہ سزا کے رہائی غیر ممکن ہے تو آخر تاریخ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء کو با جلاس عالیجناب آر۔ ڈی۔ ڈیلو۔ ٹنڈیال صاحب کلکٹر غازیپور صلحنامہ داخل کر کے نجات حاصل کی۔ افسوس بجز صلحنامہ اور اقرار نامہ کے اور کوئی یا ضابطہ کاغذ میرے پاس موجود نہیں ورنہ ضرور ہدیہ ناظرین کرتا۔

مسل مقدمہ فوجداری قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ

یوں تو اوائل زمانہ غیر مقلدیت سے ہمارے قصبہ میں آجتک بہت سے مقدمات دیوانی اور فوجداری میں لڑے مگر منجملہ اون کے مقدمہ مسجد جولہن گڑھت قابل ذکر ہے۔ کہ انہیں غیر مقلدین مرتدین کی بدولت کیا کچھ نہیں ہوا۔ چھ چھ ماہ تک بند مسلمان انہدام و تفہیم میں پریشان رہے۔ جب غیر مقلدین وہابی نجدی کے بدمعاشوں نے دیکھا کہ اب سوائے قید وغیرہ سزا کے چھٹکارا غیر ممکن اور محال ہے۔ تو غیر مقلدین مرتدین نے مسجد مذکور پر نماز خوانی سے باز دعوے لکھکر گلو خلاصی حاصل کر لی۔ دیکھو مسل فوجداری نمبری ۴۶/۱۴ نالشی ملکہ قیصر ہند بنام محمد عمر و محمد ظہور۔ و عبد الحمید وغیرہ ملزمان پسران فتح محمد و تاج الدین (مقدمہ نہبی)

باجلاس جناب سید علی حسن صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول

تاریخ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹

اور مسجد سونپلاں کا باڑا۔ اور مسجد مدرسہ دار العلوم قصبہ ہذا۔ اور
کی مسجد میں کیسی کیسی زبردست فوجداریاں ہوئیں جنکے بانی مبانی یہی غیر مقلدین
مرتدین تھے۔ اور ایسے ایسے ہزاروں مقدمات غیر مقلدین مرتدین کی بدولت
ہندوستان میں ظہور پذیر ہوئے جنکے بیان کے لیئے ایک دفتر بھی کافی نہیں
ہوسکتے ہاں **ویکلی نوٹ ہائیکورٹ کلکتہ** بھی قابل ملاحظہ
ہے صفحہ ۲۸۹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۰۰ و نمبر ۳۳۸۔ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء مولوی
عبد السبحان بنام قربان علی اس مقدمہ کے اندر یہ طے پایا ہے کہ اگر غیر مقلد
وہابی حنفیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھیں تو زبان یا ہاتھ سے حضرات مقلدین
کو تکلیف نہ پہونچائیں۔ یعنی آمین چلاکر نہ کہیں اور ہاتھ نہ جھٹکا دیں یعنی
رفع یدین نہ کریں۔ میرے عزیز دوستو۔ بزرگو آپ حضرات بالکل مطمئن رہیں
میں نے تمام ہندوستان سے مقدمات فوجداری وغیرہ کی فراہمی کا انتظام
کرلیا ہے فراہم ہوجانے سے کتاب کی صورت میں ہدیہ ناظرین کیا جائیگا
انشاء اللہ العزیز

اور میرے ایک دوست نے مجھسے کہا ہے کہ اگر مئو کے غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کا یہی طور وطریقہ اور رویہ رہا۔ تو میں عنقریب **شعبدات نذیریہ**
اور حزب **عبیلات نوابیہ** جسکے اندر میاںجی نذیر حسین بنگالی ثم الدہلوی
کی مکاری اور نواب بھوپال کی عیاری درج ہوگی شائع کرونگا۔

فانتظروا انیا المنتظرون

اب ذرا مقدمات عدالت دیوانی ملاحظہ ہوں

فیصلہ عدالت دیوانی منصفی مقام رسڑا ضلع بلیا۔ اجلاس

منشی کلونت پرشاد صاحب منصف تاریخ ۱۶ دسمبر ۱۸۷۹ء

نمبر ۲۹ ء

لال محمد وغیرہ غیر مقلدین مدعی بنام عید و وغیرہ مقلدین دعوے باز رکھے جانے مدعا علیہم کو مزاحمت بیجا سے و ڈگری اثبات و استقرار حق بدستور قدیم نسبت پڑھے جانے نماز کے مسجدوں میں۔

خلاصہ تجویز

جماعت غیر ملت کے ساتھ نماز پڑھنا روا نہیں ہے اور مصلحتاً بھی مناسب نہیں اور جبکہ یہہ مسجد ایک جماعت یا کسی خاص نے بنوایا تو لامحالہ نیت اوسکی یہہ تھی کہ اوسکے مذہب والے نماز پڑھ سکیں۔ یہاں تک جو لوگ نماز پڑھتے آئے ثابت نہیں کیا گیا کہ با خود مخالف تھے اور جب یہہ بات عرصہ دراز کی ہے تو رسم و رواج کے خلاف نہ ہونا چاہیئے۔ مدعی کا دکر مذہب ہونا حسب بیان گواہان مدعا علیہ ثابت ہے اسواسطے

حکم ہوا کہ

دعوے مدعی کا ڈسمس ہو کر خرچہ مدعا علیہم سے سود فیصدی ہشت آنہ ذمہ مدعی کے ہو۔ یہہ طولانی مسل قابل دید ہے۔ طوالت کے باعث زیادہ نہ تحریر کر سکا۔ اس ذی علم اور فہیم منصف نے بحث و مباحثہ سننے اور ان کے گندے مسائل دیکھنے کے بعد ضرور یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ غیر مقلدین مسلمان نہیں ہیں اسلیئے دعوے ڈسمس کر دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

مقدمہ ہذا کی اپیل نمبری ۵۹ ملاحظہ ہو

فیصلہ جناب محمود الحسن صاحب اڈیشنل جج تحت غازیپور واقعہ مئی ۱۸۸۰ء

اس تجویز کو بھی بخوف طوالت زیادہ نہیں عرض کرتا۔ صرف چند کلمات طیبات اقوال جناب جج صاحب بہادر ہدیۂ ناظرین ہیں۔
میں خیال کرتا ہوں کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ہے کہ خلاف مذہب کے فرقہ کو خلاف عملدرآمد اجازت دی جائے اگر ایسا جائز ہو تو مشتواالیہنود میں کوئی مسلمان کہے کہ وقف کی وجہ سے ہمیں بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہو

لہذا حکم ہوا کہ اپیل ڈسمس ہو

اور خرچہ ذمہ اپیلانٹ ہوئے۔ دستخط محمود الحسن خاں جج ماتحت ادیشنل بخط اردو۔ دوستو غور کرو۔ اس ذی علم اور فہیم جج نے بھی غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو دائرہ اسلام سے بالکل خارج سمجھا ہے۔ بیشک اونکا اجتہاد اور قیاس درست اور صحیح ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء
الغرض فوجداری اور دیوانی کی مسلوں کا ایک انبار میرے پاس ہے کہانتک لکھا جائے۔ مگر خیال ضرور ہے کہ ان مسلوں کو بقید ایک کتاب کی صورت میں کردیا جاوے۔ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ برب کعبہ جناب جج صاحب عم فیضہ نے کتنی اچھی خدا لگتی تشبیہ دے کر سمجھایا ہے لہذا غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو ہرگز اپنی مسجدوں میں نہ جانے دینا چاہیئے تاکہ ان کے ناپاک اور نجس قدموں سے مساجد ناپاک اور نجس نہ ہونے پائیں

ہائے افسوس واضعان آئین و قوانین مغالطہ میں پڑگئے

میرے خیال میں واضعان آئین و قوانین نے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی ظاہری صورت اور اون کی لمبی لمبی داڑھی اور گوشت وغیرہ دیکھکر امین کو مسلمان سمجھتے ہوئے قانون استقرار حق نماز خوانی مساجد اہلسنت وجماعت مغالطہ میں پڑکر بنادیا ہوگا۔ اگر حضرات واضعان آئین و قوانین

غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے گندے اور خبیث و پلید عقائد باطلہ کفریہ سے مطلع ہوتے تو ہرگز ہرگز ان کو مسلمان نہ سمجھتے اور ایسا قانون نہ بناتے جو حکام والا مقام ان نا فرجام غیر مقلدین کے عقاید کفریہ باطلہ سے ناواقف اور ماہر ہیں۔ ایسے قانون کی پروا نہ کرتے ہوئے غیر مقلدین نجدیوں کو اپنے اجلاسوں سے نکلوا ہی دیتے ہیں۔ اسی استقرار حق کی بنا پر مولوی عبید اللہ غازیپوری سرغنہ غیر مقلدین نے جناب کلکٹر صاحب بہادر کے اجلاس میں بہت کچھ شور و شار اور واویلا مچایا کہ حضور ہمارے پاس استقرار حق کی ڈگری ہے ہمیں حضور کے اجلاس سے بھی نماز خوانی کا حکم ملنا چاہیے جناب کلکٹر صاحب بہادر نے فرمایا کہ وہ ل یچ کہتا ہے - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

مگر عدالت نے نماز خوانی کا حکم دیا ہوگا۔ دنگہ فساد اور ہنگامہ کرنے کے لئے نہیں۔ اب کیا منہ لیکر رہ گئے۔ اگر اقرار نہ لکھیں تو سہ رسید تو دیا ہی گئے بخیر گذشت۔

مجھے تعجب اور حیرت اور شک و شبہ کی کوئی حد و انتہا

نہ تھی کہ خداوندا آخر یہ کیسا پوشیدہ بھید اور سربستہ راز ہے کہ جسکی عقدہ کشائی میں ساری دنیا کے علما اور تمام جہان کے فضلا سرگردان اور حیران و انگشت بدنداں ہیں۔ اور وہ کونسی ایسی تہ در پیچ کی بات ہے جسکی وجہ سے غیر مقلدین وہابی نجدیوں خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ اور اسکی برگزیدہ رسول روحی فداہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ہدایت اور پیشوایان مذہب و ملت اور حضرات اہل اللہ رضی اللہ عنہم کی نصیحت اور وصیت کچھ بھی کارگر اور اثر پذیر نہیں ہوتی۔ میں شبانہ روز اسی حیص بیص میں تھا کہ اتفاقاً میرے ایک معزز ناصر الدین خانصاحب عم فیضہ ذریعہ

ڈاک ارسال فرمایا جسکے مطالعہ سے واللہ باللہ تاللہ میرا تمام شک وشبہ مبدل بہ یقین ہوگیا اوسکے اندر حضرت مولانا صاحب موصوف نے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا نسب نامہ تحریر فرمایا ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اوسکے مطالعہ سے میرے معزز اصحاب اور حضرات مقلدین محروم رہیں لہذا قارئین کرام اور ناظرین ذوی الاحترام کی دلچسپی اور صفائی طبع کے لیئے نسب نامہ مذکور بعینہ درج ذیل ہے سچ ہے پر تو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیاد ش بد است

نسب نامہ غیر مقلدین

واضح ہو کہ اکثر لوگ کم علم اور جاہل واقف نہیں کہ وہابی کون ہوتے ہیں اور اون میں کیا برائی ہوتی ہے۔ اسواسطے اصلیت اونکی اور برائی اس مذہب بے اصل کی ذیل میں بیان کیجاتی ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے بحرمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سب مسلمانوں اور دینداروں کو ان کے شر وفساد سے بچائے۔ جناب مولوی فیض محمد صاحب ساکنہ بمبئی اپنی رسالہ ابتدا عبد الوہاب نجدی سرغنہ غیر مقلدین کے رقمطراز ہیں کہ مولد عبد الوہاب کا جو تختگاہ ابلیس ہے نجد ہے۔ پدر بزرگوار عبد الوہاب کا بہت تجارت جب یمن کو گیا تو ایک عرصہ کے بعد واپس نجد میں آیا تو اپنی بی بی کی گود میں فرزند دیکھا بی بی سے متعجب ہوکر پوچھا کہ یہ فرزند کسکا ہے اسنے کہا میرا ہے۔ شوہر نے کہا کہ بدون باپ کے۔ عورت نے کہا کہ تم بڑے نادان ہو کیا بے باپ کے خدا تعالے اولاد نہیں دے سکتا۔ جیسے مریم علیہ السلام کو اللہ پاک نے عیسے علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کیا۔ مرد نے جواب دیا کہ بیشک اللہ تعالے قادر ہے۔ مگر کلیۂ ولادت کا بے باپ موقوف نہیں ہے سچ کہو کیا معاملہ ہے۔ عورت نے کہا سچ تو یہ ہے کہ تمہارے جانے کی

بعد چندروز کا عرصہ گذرا ایک شب میں بیخبر پڑی سوتی تھی ایک شخص نے
آتے ہی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو جگایا مینے گھبرا کر پوچھا تو کون ہے اسنے کہا انا
عزازیل) جب آنکھ کھولکر دیکھا تو بجنسہ تمہاری صورت نظر آئی میں سمجھی
کہ انا عزازیل ازراہ تمسخر کے کہدیا ہے سفر سے واپس آگئے ہو یہہ سمجھکر رسم
قدیمہ کا خیال گذرا خدشہ جاتا رہا یا قیماندہ شب تک مجھسے ہم بستر رہا صبح
صادق پر نظروں سے غائب ہوا میں سمجھی کہ بخیال نماز باہر چلے گئے حسب
عادات معمولی جب گھر آنے میں توقف ہوا خلجان ہوا الٰہی یہہ کیا ماجرا
تھا خواب تھا یا خیال تھا۔ یا معاملہ حقیقی تھا۔ نہ ازراہ شرم کسی سے اس معاملہ
کا افشا کر سکتی تھی جب گو لڑکا پیٹ بیٹھا راز فاش ہوا ہر ایک نے یہ سودا لیکا یا
کسیکو کچھ جواب ندیا۔ آج تمسے اصلی بیان کیا ہے جھوٹ سمجھو یا سچ صاحبخانہ
یہہ سنکر خاموش ہوا اور جملہ اہل قبیلہ کو فراہم کرکے یہ بات ظاہر کی کہ صاحبو
تم جانتے ہو کہ میں اتنے عرصے کے بعد سفر سے آیا ہوں یہ لڑکا میرا نہیں ہے الٰہ
واہب نے یہہ نعمت عطا فرمایا ہے اسکا نام عبد الوھاب رکھتا ہوں
صاحب تلک عشرہ کاملہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ کہ بانی اس مذہب وہابیہ
کا شیخ عبد الوہاب سکنہ بلدہ اصفہان ہے جو پہلے مذہب امامیہ رکھتا تھا۔ پھر
اسی مذہب کو چھوڑکے مکہ معظمہ میں گیا اور وہاں طریقہ اہلسنت والجماعت
کا موافق مذہب امام احمد حنبل کے اختیار کیا اور علماء مکہ سے بحث اور چاروں
ائمہ اہلسنت والجماعت کے مذہب کو باطل ٹھیرایا اور پانچواں مذہب نکالکر
جملہ علماء اہل اسلام کو کافر اور مشرک اور بت پرست اور بدعتی کہنا شروع کیا
مکہ معظمہ کے علماء نے اوسکو مفسد سمجھکر نکالدیا۔ اسنے نجد کا قصد کیا اور مقام
درعیہ میں مقیم ہوکر عبد العزیز وہاں کے رئیس اور مسعود اسکے بیٹے کو جو مذہب خوارج
رکھتا تھا اپنا معتقد بنایا اور آیات کلام اللہ اور حدیث کی الٹی سیدھی سمجھاکر
انبیا اور اولیا کی تعظیم سے لوگوں کا دل پھیرا اور عداوت رسولکریم اور اون کی
اہل بیت طاہرین صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی لوگوں کے دل میں ڈالدی

چونکہ اکثر لوگ اوس دیار کے خارجی المذہب اور معتزلہ تھے اسلیئے اسکے طریقہ کو خوب تسلیم کیا یہانتک کہ تھوڑے روز میں عدد ذوا طلبا قطیفیت اور عمان کے لوگوں نے اسکا مذہب قبول کرلیا جب وہ دو لاکھ سپاہ مسلح اوسکے تابع ہوئے تب اسنے ۱۲۱۶ھ یکم ماہ ذی الحجہ کو کربلا معلی کو لوٹ کر تاراج کیا۔ چنانچہ قریب ایکہزار آدمی مجاورین اس بقعہ متبرکہ کے اوس بلوا میں شہید ہوئے بعد اوسکے نجف اشرف کو لوٹ کر مدینہ منورہ کا قصد کیا وہاں پہونچکر عمارت متعلقہ روضہ منورہ اور مزارات کو نقصان پہونچایا۔ جب یہ خبر بادشاہ روم اور بادشاہ مصر کو پہونچی تب دستہ فوج تعینات ہوئی۔ اور اوسکو مع عبدالعزیز و مسعود اوسکے بیٹے کے تہ تیغ بیدریغ کیا۔ اور بہت فوج اسکی مقتول ہوئی بقیۃ السیف نواحی مسقط اور جزائر عرب کیطرف بھاگ گئے۔ چونکہ بانی اس مذہب کا عبدالوہاب تھا اسواسطے مقلد اوسکے وہابی کہلاتے ہیں۔ انتہے بقدر الضرورۃ۔ دوستو اب میں اس راز نہانی کے انکشاف کے بعد پوری طور سے اس نتیجہ پر پہونچگیا ہوں کہ یہ ذریات عزازیل کبھی راہ راست پر نہ آئینگے الاماشاءاللہ خدا ان کو ہدایت کرے آمین۔

غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی مکاری و عیاری کی اجتہادات و اخبار صادقہ

غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی عیاری اور مکاری اور دغابازی اور حیلہ سازی اور فریب بازی اور دہوکہ بازی وغیرہ وغیرہ کے اجتہادات اور اخبار صادقہ کے وثوق کا نقشہ حضرت مولانا محمد ناصر الدین خانصاحب پشاوری عم فیضہ نے اپنی کتاب مسمے بہ دو گاڑہ مطبوعہ شہاب ثاقب میں اچھیطرح سے کھینچا ہے۔ چونکہ دوگاڑہ کی عبارات فارسی زبان میں ہیں نمونۃً دو چار حکایات کا ترجمہ بغرض ضیافت طبع حضرات ناظرین کرام یہاں

پر لکھے دیتا ہوں تاکہ ہمارے اردو خوان برادران احناف بھی غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی کرتوتوں سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ وہو ہذا۔

پہلی حکایت

ایک غیر مقلد کو سنا کہ کمزوروں کا مال زبردستی مکر اور فریب سے لے لیا کرتا تھا اور ہمیشہ چوری اور رہزنی کے لیے جایا کرتا تھا۔ جب کوئی مقلد اوس سے کہتا تھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو امر نامشروع میں کیوں مبتلا ہوتے ہو۔ غیر مقلد حقارت اور اہانت کے رو سے کہتا تھا۔ کہ میں تمہاری طرح احمق اور بیوقوف نہیں ہوں کہ ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی باتوں پر فریب میں آجاؤں اور قرآن و حدیث کے خلاف کرکے جہنم کی راہ لوں۔ مقلد نے کہا کہ غیروں کا مال زبردستی اور فریب سے چھین لینے پر بھلا کونسی آیت اور حدیث نازل اور وارد ہوئی ہے۔ غیر مقلد نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ تو قرآن اور حدیث سے کچھ خبر رکھتا ہے یا نہیں۔ آیا آیہ شریفہ (اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ) کو کبھی تو نے پڑھا ہے یا نہیں۔ اور اون آیات شریفہ کے معنے کو جو تمہارے امام کے قول سے صاف اور صحیح طور پر ظاہر ہے سمجھا ہے یا نہیں اور حدیث (اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ) یعنے میرے صحابی مثل ستاروں کے ہیں جس کسی کی چاہو اقتدا کرو۔ ہدایت پاؤگے کو سنا ہے یا نہیں اور حضرت علی اور طلحہ و زبیر و معاویہ و عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو صحابی جانتے ہو یا نہیں۔ اور اون لوگوں کے باہم دنگا لڑنے بھڑنے کی تمہیں کچھ خبر معلوم ہے یا نہیں اور عمرو بن العاص کا فریب دیکر خلافت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے معاویہ کے لیے چھین لینے سے واقف ہو یا نہیں اور برادران یوسف علیہ السلام کے مکر و فریب سے کچھ خبر رکھتے ہو یا نہیں۔ مقلد نے کہا کہ ان آیات مذکورہ کی تلاوت کرتا ہوں اور حدیث مذکور کو میں نے سنا ہے اور اصحاب موصوفین کو صحابی جانتا ہوں۔ اور اون لوگوں کی باہمی نزاع اور فریب کی خبریں مجھے معلوم ہیں۔

بخوبی سن لیا اور آپ کے مذہب کو اچھی طرح سے جان لیا۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ آپ کے مذہب میں آجاؤں تو آپ میری تائید کرینگے یا نہیں۔ غیر مقلد نے کہا دل و جان سے اور سر آنکھوں کے ساتھ تائید کرونگا۔ بہ فحوائے آیہ شریفہ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ تمکو یقین کے ساتھ دینی بھائی جانتا ہوں مقلد نے کہا کہ آج رات کو بہت سے لوگوں کو شامل لیکر حاضر ہونگا اور ہم سب لوگ آپ کے مذہب میں آجائینگے یعنے داخل ہو جائینگے۔ غیر مقلد نے کہا اس سے کیا بہتر ہے کہ اس میں احقر کی سعادت دارین متصور ہے جب کچھ رات گذر گئی تو مقلد چند لوگوں کو ہمراہ لیکر غیر مقلد کے گھر پہونچا۔ غیر مقلد نے خوشی خوشی مقلد کا استقبال کیا۔ کچھ دیر کے بعد مقلد نے کہا کہ ہم لوگ آپکے مذہب میں داخل ہو گئے اسلیے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ آپکے مذہب پر عمل در آمد کریں غیر مقلد نے کہا (اعملوا حسنا حقا) میں راضی ہوں اور تائید کرتا ہوں۔ پس مقلد نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اس بیوقوف جاہل غیر مقلد کو زنجیر میں جکڑ دو اور اوسکی بیٹی۔ بہن۔ ماں اور اوسکی عورت کو اوسکے سامنے بے آبرو کرو۔ اور اوسکے مال اور اسباب کو لوٹ لو۔ اور مال غنیمت سمجھو۔ غیر مقلد نے کہا اللہ اللہ خدا کیواسطے یہہ کیا کر رہے ہو مقلد نے کہا کہ آپ کے قول کے مطابق عمل (اعملوا) اور صحابی کے جنگ کی اقتدا ہے۔ غیر مقلد نے کہا خدا کیواسطے مجھکو چھوڑ دو اور میرے مال کو رکھدو اور میری عزت اور آبرو کو محفوظ رکھو۔ اب خدا کی قسم اپنے مذہب سے بیزار ہوں اور تقلید کو قبول کرتا ہوں۔ اور بہت اچھی و بہتر جانتا ہوں انتہے۔ اس حکایت سے غیر مقلد کے بہت سے عقدے کھل گئے اور غیر مقلدین کی خیالی دولہنوں کے چہرے سے نقاب بھی اوٹھ گیا۔ عقلمند جانتے ہیں اور دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جاہلوں کا جواب جہالت سے دینا چاہئے نہ ملائمت سے اور اسیطرح سے تقلید کی قدر و عافیت وہ شخص جانتا ہے جو مصیبت معصیت اور فضیحت دنیا و آخرت میں گرفتار ہو۔ ؎

وائے بر فرقہ کہ ہمت شاں   جملہ کیادی و دغا باشد

بخوبی سن لیا اور آپ کے مذہب کو اچھیطرح سے جان لیا۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں
کہ آپ کے مذہب میں آجاؤں تو آپ میری تائید کرینگے یا نہیں۔ غیر مقلد
نے کہا دل وجان سے اور سر آنکھوں کے ساتھ تائید کرونگا۔ بہ فحوائے آیۂ
شریفہ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ تمکو یقین کے ساتھ دینی بھائی جانتا ہوں مقلد
نے کہا کہ آج رات کو بہت سے لوگوں کو شامل لیکر حاضر ہونگا اور ہم سب
لوگ آپ کے مذہب میں آجاینگے یعنے داخل ہوجاینگے۔ غیر مقلد نے کہا اس سے
کیا بہتر ہے کہ اس میں احقر کی سعادت دارین متصور ہے۔ جب کچھہ رات گذر
گئی تو مقلد چند لوگوں کو ہمراہ لیکر غیر مقلد کے گھر پہونچا۔ غیر مقلد نے خوشی خوشی
مقلد کا استقبال کیا۔ کچھہ دیر کے بعد مقلد نے کہا کہ ہم لوگ آپکے مذہب میں
داخل ہوگئے اسلیئے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ آپکے مذہب پر عملدرآمد کریں غیر مقلد
نے کہا (اٰمَنَّا صَدَّقْنَا) میں راضی ہوں اور تائید کرتا ہوں۔ پس مقلد نے
اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اس بیوقوف جاہل غیر مقلد کو زنجیر میں جکڑ دو اور اوسکی
بیٹی۔ بہن۔ ماں اور اوسکی عورت کو اوسکے سامنے بے آبرو کرو۔ اور اوسکے مال
اور اسباب کو لوٹ لو۔ اور مال غنیمت سمجھو۔ غیر مقلد نے کہا اللہ اللہ خدا کیواسطے
یہہ کیا کر رہے ہو مقلد نے کہا کہ آپ کے قول کے مطابق عمل (اعملوا) اور صحابی
کے جنگ کی اقتدا ہے۔ غیر مقلد نے کہا خدا کیواسطے مجھکو چھوڑ دو اور میرے مال
کو رکھدو اور میری عزت اور آبرو کو محفوظ رکھو۔ اب خدا کی قسم اپنے مذہب
سے بیزار ہوں اور تقلید کو قبول کرتا ہوں۔ اور بہت اچھی و بہتر جانتا ہوں
انتہے۔ اس حکایت سے غیر مقلد کے بہت سے عقدے کھل گئے اور غیر مقلدین
کی خیالی دولہنوں کے چہرہ سے نقاب بھی اوٹھہ گیا۔ عقلمند جانتے ہیں اور دیکھنے
والے دیکھتے ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جاہلوں کا جواب جہالت سے دینا چاہئے
نہ ملامت سے اور اسیطرح سے تقلید کی قدر و عافیت وہ شخص جانتا ہے
جو مصیبت معصیت اور فضیحت دنیا و آخرت میں گرفتار ہو۔ ؎

وائے بر فرقۂ کہ ہمت شان — جملہ کیادی و دغا باشد

میرے عزیزو دوستو بزرگو اس ہیشرم جاہل غیر مقلد کے اجتہاد کو ملاحظہ فرمائیے یہی حال سب مسئلہ میں غیر مقلدین بیدین کا ہے۔ ارے یہ تو اغوائے خلق اللہ کے ٹھیکہ دار ہیں۔ ان سے کوسوں کیا بلکہ منزلوں دور رہنا چاہیئے۔

دوسری حکایت

ایک شخص سفر میں تھا۔ کسی نے اُسکے گھر سے آکر کہدیا کہ آپ کے بچوں کی ماں بیوہ ہوگئی۔ یہ خبر سنکر مسافر رونے لگا حالانکہ وہ خود موجود تھا تاہم اُسنے ایسی صریح غلط خبر کا باور کرلیا۔ کوئی ظریف وہاں موجود تھا تسخراً اوسنے مسافر کو تسکین آمیز باتیں کہتے ہوئے کہا کہ جب آپ خود موجود ہیں تو اپنے بچوں کی ماں کو بیوہ کیسے سمجھ لیا مسافر نے کہا کہ سچ ہے مگر مخبر صادق کو جھوٹا کیسے خیال کرسکتا ہوں۔ اسلیئے اوسکی خبر کو سچی جانتا ہوں انتہے۔ پس بعینہ یہی حال ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا ہے کہ محض ظاہری باتوں پر ہر مسئلہ میں عمل کرتے ہیں۔ اور اوسکے مفہوم تک مطلقاً خیال نہیں کرتے اگر کوئی ظاہر ایسی حدیث ملجائے جس سے چوری دغا بازی۔ حیلہ سازی دہوکھہ بازی کرنا نکلتا ہوا وسپر جان دینے کے لیئے تیار ہوجائینگے کہ حدیث میں تو آیا ہے گو اوسکے راوی بدمعاش ہی کیوں نہوں۔ مگر سات پشت اوپر جھوٹے مولٹے اسکی توثیق کی ناجائز اور ناپاک کوشش تحریروں اور تقریروں میں برابر کرتے رہینگے تاکہ قزاقی کا مسئلہ حدیث کو پہنچ جائے۔

تیسری حکایت

نقل ہے کہ ایک مسخرا اپنے ہمجنسوں کی مجلس میں کہتا تھا کہ جب سرگروہ غیر مقلدین نے عورتوں کے باہر نکلنے کا فتویٰ دیا تو بہت سے غیر مقلدین وہابیہ کی عورتیں بغرض نظربازی عیدگاہ میں جانے لگیں یہانتک ہوا کہ دہلی کا کوئی بدمعاش بغرض شہوت نفسانی کسی حیلے سے ایک عورت کے پاس آکر

وقت اور صحبت کا مزا اوٹھاتی اور سیر کرنے لگا۔ عورت کے شوہر نے دور سے یہ تماشا دیکھا اور غصہ میں [illegible] پکار کر [illegible] اور لوگ آگئے۔ بدمعاش نے بھاگ کر کہا کہ میں اپنی عورت [illegible] باتیں کرتا تھا اور یہ شخص آکر مجھے مارنے لگا۔ شوہر نے بیچارے شوہر کو ملامت کرنے لگے کہ اپنی عورت کے بھائی کو کیوں مارتے ہو تمہاری غیرت کہاں [illegible] تم کو [illegible] نہیں لوگوں نے اوس بدمعاش سے [illegible] کہ تم [illegible] کس [illegible] کا بھائی ہوں اوس بدمعاش نے کہا کہ آخر میں بھی اولاد آدم ہوں سو اس لحاظ سے میں اس عورت کا بھائی ہوں۔ لوگوں نے اوس بدمعاش کو [illegible] سے پٹوایا [illegible] کر کے پٹوا دیا۔ اسیطرح سے انشاء اللہ تعالیٰ غیر مقلدین عرصات قیامت میں پہنچینگے۔ جب کراماً کاتبین ان غیر مقلدین کی [illegible] اور [illegible] ظاہر کرینگے۔ انتہے [illegible] تو کہیں گے ایک [illegible] بدمعاش کا [illegible] بھی ایک مرد ہوکر [illegible] آدم [illegible] اولاد میں شامل ہوں۔ تو بھلا عورت کیسے میری بہن نہ ہوئی اور [illegible] اس [illegible] کو اونسے خود [illegible] لیا۔ درحقیقت اب صرف اسی کی ضرورت ہے [illegible] مسئلہ چھپانے سے کام نہ چلیگا۔

چوتھی حکایت

کسی غیر مقلد نے وضو میں پڑھنے کی دعاؤں کو یاد کر رکھا تھا۔ جب پاخانہ کو بعد آبدست لینے بیٹھتا تھا اور مقعد پر پانی ڈالتا اور ملتا تھا اوسوقت کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یعنے اے اللہ سونگھا مجھکو خوشبو جنت کی حاضرین میں سے کسی نے یہہ دیکھکر اوس سے کہا ہر چند کہ آپنے اس دعا کو سوراخ میں پانی ڈالتے وقت پڑھنا مستحب جان لیا ہے۔ مگر وہ یہہ سوراخ نہیں ہے جو آپ دہو رہے ہیں۔ بلکہ وہ ناک کا سوراخ ہے انتہے۔ یہہ چوتھی حکایت کتاب سیف المقلدین علی اعناق المنکرین میں ہے۔ دوستو عجب تماشے کی بات ہے کہ جہاں غیر مقلدین کا دعوے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ

کرتے ہیں اور ایک ایک حدیث کے پڑھنے میں سو سو شہید کا ثواب ملتا ہے اور
اونکے اجتہاد کا یہ حال ہے کہ غیر مقلدین وہابی مجتہدوں کے مجتہدوں کو اتنی بھی
تمیز نہیں ہے کہ نکاح اور تجارت کے سود و بیع میں کیا فرق ہے اگر اسلامی سلطنت
ہوتی تو ابھی اجتہاد اور حدیث دانی کا پتہ چل جاتا۔ تف تف تف

دوستو

فرمان واجب الاذعان سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم یاد رہو
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظہرت الفتن او البدع و
سبت اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ
لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں پس
عالموں کو چاہیے کہ اپنا علم ظاہر کریں یعنے مباحثہ اور مناظرہ کریں پس جو کوئی
ایسا نہ کریگا پس اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور رسول کی اور فرشتوں اور آدمیوں
کی اور سب کی۔ اللہ تعالے اوسکا کوئی عمل قبول نہ کریگا۔ اور بھی حضور روحی فداہ
صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں الساکت عن الحق شیطان اخرس
یعنے چپ رہنے والا حق سے شیطان گونگا ہے۔ یعنے جو کوئی حق بات جانکر
چھپاوے وہ گونگا شیطان ہے۔ دوستو ملاحظہ کرو کہ بدعت ترک تقلید کیسی
شد و مد سے جاری ہے۔ اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے الفاظ
میں غیر مقلدین مرتدین گالیاں دیتے ہیں یعنے غیر مقلدین وہابی کہتے ہیں کہ
صحابہ فاسق بھی تھے (نزل الابرار صفحہ ۹۴ جلد ۳ ومنہ یعلمان من الصحابۃ
من ھو فاسق کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ گالی دینا نہیں
ہے ضرور ہے۔ بلکہ ماں بہن کی گالی سے کہیں زیادہ بدتر ہے۔ اے ذی علم
و فہیم مجتہدو وشیخم کشتی مذہب و ملت کے غرق ناخداؤ سکان سے ایسا ڈھیلا
ہاتھ کر رکھا ہے کہ کشتی ملت سیدھے منجدھار کیطرف چلی جارہی ہے۔ اور کچھ

پروا تک نہیں کرتے دنیا محض ایک لاشے آنی جانی اور فانی ہے وقت بیوقت
کی ایک آدھ پیالی چاء اور دو ایک نیم برشت بیضہ مرغ سے کیا ہوتا ہے۔
نہ کوئی وقت ہی کٹا نہ بھوک ہی گئی ہے نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر
کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے۔ جو سوچ رہے ہو۔ دلی لندن سے بھی دور ہے
خدا کے واسطے ان خیالات فاسدہ سے الگ ہو کر مذہب وملت کی خدمت
میں لگ کر بارگاہ الٰہی اور سرکار رسالت پناہی میں سرخروئی حاصل

نصیحت

برادران اسلام سے عموماً اور شیدایان مذہب وملت یعنی اپنے حنفی بھائیوں
سے خصوصاً بکمال ادب گذارش ہے کہ اندنوں زمانہ بہت ہی نازک
آگیا ہے میرے عزیز و دوست و بزرگو۔ یہی خاص وقت ہم لوگوں کو اپنے دین
و ایمان بچانیکا ہے اب ہم لوگوں کو بہت چوکنا اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور ان غیر
مقلدین مرتدین کے مکر و فریب میں ہرگز ہرگز نہ آنا چاہیے۔ چالیس برس بلکہ
زاید کا میرا ذاتی تجربہ بتلا رہا ہے کہ ان منتقی غیر مقلدوں سے آجتک برادران
احناف نے نہ تو فلاح کی صورت دیکھی ہے اور نہ آیندہ دیکھنے کی امید ہے۔
ان غیر مقلدوں کا ہمیشہ اور ہر وقت اپنی جماعت بڑھانے اور اپنے مذہب
کے پھیلانے کے سوا کوئی دوسرا کام مدنظر نہیں رہتا ہے۔ چنانچہ ان دنوں
یہ منتقیان غیر مقلدین شیعان علی علیہ السلام لفظ خلافت کو ٹٹی کا آڑ
بنا کر دو چار ہمارے سیدھے سادھے اہل سنت حنفی بھائیوں کو پھانس
پھونس کر اپنا دلی حوصلہ پورا کر رہے ہیں۔ میرے بچے عزیز و دوست و بزرگو
کلام ربانی اور ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ
بدوں کی صحبت اور دوستی اور اختلاط اور موانست باعث ضرر و نقصان
دینی اور دنیوی ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی

رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین فرماتے ہیں ؎

منشیں با بداں کہ صحبتِ بد — گرچہ پاکی ترا پلید کند
آفتابے بدیں بزرگی را — ذرہ ابر ناپدید کند

اور کوڑھیوں کی صحبت سے غیر مقلدین مرتدین کی صحبت زیادہ بدتر ہے شارع علیہ السلام نے کوڑھیوں کو مسجد سے نکلوانے کی دو ہی وجہ خیال فرمایا ہے (۱) تاکہ مصلیان مسجد حالت نماز میں ان کی گھنونی صورتوں کو خیال کر کے پریشان نہ ہوں۔ (۲) تاکہ یہ موذی اور متعدی مرض دوسروں کو نہ لگ جائے۔ لیکن اکثر کوڑھیوں کے تیمارداروں کو تندرست اور سلامت دیکھا گیا ہے۔ اگر اتفاقاً کوئی ظاہری نجاست وغیرہ لگ بھی جاتی ہے تو فوراً پانی سے دھو ڈالتے ہیں۔ مگر غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی بداعتقادی اور بداعمالی کا کوڑہ ایسی بد بلا ہے کہ الامان والحفیظ۔ جہاں غیر مقلدین مرتدین کی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں کے کوڑہ کی نجاست آپکے صاف اور ستھرے دین و ایمان میں لگی پھر تمام دنیا کا پانی اوسکو پاک اور صاف نہیں کرسکتا۔ فَاجْتَنِبُوْا اَیُّهَا الْغَافِلُوْنَ اب میں اس موقع پر ایک تحریر زبدۃ العلماء حضرت حاجی حافظ مولانا المولوی محمد عبدالحق صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی بغرض رفاہ عام پیش کرتا ہوں۔ میرے عزیز و دوستو بزرگو مجھے بڑی امید ہے کہ آپ حضرات اس تحریر کو نعمت غیر مترقبہ تصور فرما کر دل کے کانوں سے سنینگے اور عزت کی نگاہوں سے دیکھینگے۔ اسلیے کہ ایسے بزرگ باخدا ولی اللہ کی تحریریں ہر وقت نہیں ملا کرتیں۔

نقل تحریر جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب شیخ الدلائل مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلدین کئی قسم ہیں۔ بعض شفاعت کے منکر ہیں۔ بعض تشبیہ

کی نماز پڑہو انکی اور نہ نماز پڑہو ساتھ انکے حنفی مذہب کہ سراسر موافق قرآن اور احادیث صحیحہ ہے اور بہت سے صحابہ اسکے موافق ہیں جب حنفی مسئلے خلاف قرآن وحدیث ٹھیرے تو بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مخالف قرآن اور احادیث ٹھہرے اور ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے باہر ہوئے۔ اور یہہ لامذہب متبع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بجز کے نعوذ باللہ صحابہ کے برابر کون اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرسکتا ہے یہہ فرقہ جہوٹا دغاباز دہوکے باز ہے اس سے اپنے کو بچانا چاہیئے۔ ان کے پاس نہ بیٹھنا چاہیئے۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو فرما گئے ہیں مخالفت میں سراسر دین کا نقصان ہے

محمد عبد الحق عفی اللہ عنہ

الغرض بہت عوام غیر مقلدین اپنے عقاید سے خود خوب واقف نہیں ہیں ورنہ اب تک ہزاروں کی تعداد میں خود بخود توبہ کرتے ہوتے اللہ تعالے انکی حالت پر رحم فرمائے اور ہم غریبوں کو ان کے شر سے بچائے آمین ثم آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم

دعا ومناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے مالک خدائے بزرگ و برتر اے سبوح وقدوس وحدہ لاشریک اور سب کے خالق ومالک تیرے سوا دوسرا کون ہے جسکے پاک اور مقدس نام کے ساتھ ہم اپنے کاموں کی ابتدا کرسکتے ہیں۔ اور وہ کونسی مقدس ذات ہو جو ہماری دکھ اور دردمندی کی شور و پکار کو سن سکتی ہے۔ یقیناوہ صرف تیری مقدس اور پاک ذات ہے جسنے ہمیشہ حقانیت اور حق پرستوں کا ساتھ دیا ہے اور تیری ہی مقدس اور پاک بارگاہ ہے جہاں مصیبت زدوں کے لئے

پناہ لی ہے۔ زمین کی مصیبت زدہ اور دنیا کی آفت رسیدہ مخلوق ہمیشہ
تیرے ہی آستانہ کرم کیطرف دوڑتی ہے۔ اور ہمیشہ تونے اُن کو محبت اور
الفت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ بھلا آج یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تو اپنے
بیکس اور بے دست و پا بندوں کو اس کس مپرسی کے عالم میں چھوڑدے (دعا)
ہم تجھکو نہایت درد اور دکھ بھری اور مظلومانہ آواز سے پکارتے ہیں کہ ان دنوں
یہ غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی نے ایسے طول وعریض ملک ہندوستان
میں اس سرے سے اُس سرے تک مکاری اور دغابازی اور فریب دہی اور جعلسازی
اور دھوکھا بازی اور افساد فی الدین اور اغوائے خلق اللہ وغیرہ وغیرہ
کا بہانہ پھیلا رکھا ہے اور تیری پیاری مخلوق اور شب دار اور تہجد گزار
بندوں اور تیرے برگزیدہ رسول روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت
مرحومہ کو طرح طرح سے بہکا اور بھٹکا کر تیری عبادت اور تیرے پاک رسول
صلے اللہ علیہ کی اطاعت سے گمراہ کرکے اوسمیں چاہتے ہیں۔ خدا وندا ان
غیر مقلدین وہابی نجدی کا کوئی مولوی تقلید کو جسکے کرنے کا خود تونے خود اور
تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صریح حکم صادر فرمایا ہے شرک اور حرام کہتا ہے
اور کوئی تجھکو جھوٹا کہتا ہے اور کوئی تجھکو آدمی کیطرح سے کہتا ہے اور کوئی غیر مقلد
وہابی نجدی تیرے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک معمولی سا انسان اور
بڑے بھائی برابر بتلاتا ہے۔ اور کوئی غیر مقلد مردود تیرے حبیب صلے اللہ علیہ
وسلم کے ذکر پاک یعنے میلاد شریف کو نعوذ باللہ کنھیا کا جنم کہتا ہے۔ اور کوئی
غیر مقلد وہابی نجدی بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہتا ہے۔ اور کوئی مقلد
وہابی نجدی ایصال ثواب اموات کو گناہ کہتا ہے۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی نجدی
آمین جسکو اللہ اور اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ کہنے کا حکم
دیا ہے چلا کر کہنے کو کہتا ہے اور کوئی غیر مقلد نجدی تکبیر انتقالات وغیرہ کے
وقت ہاتھوں کو سرکش گھوڑوں کے دموں کیطرح جھاڑنے کو کہتا ہے اور کوئی
غیر مقلد وہابی نجدی امام کے پیچھے بڑبڑانے اور بڑبڑانے کو کہتا ہے۔ اور کوئی

غیر مقلد وہابی نجدی حضرات مقلدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نعوذ باللہ ثم
نعوذ باللہ استغفر اللہ مشرک اور کافر کہتا ہے۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی نجدی
روضہ مطہرہ کو بڑا بت اور اسکی زیارت کو حرام کہتا ہے اور کوئی غیر مقلد
وہابی نجدی روضہ مقدسہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرا دینے کو کہتا ہے اور کوئی
غیر مقلد وہابی نجدی تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زندہ سنتوں کو جو تقریباً
ساڑھے تیرہ سو سال سے جاری ہیں اون کو مٹا دینے کے لیے تیار ہے۔ (رحیما)
اور کوئی غیر مقلد وہابی کہتا ہے کہ قبل از تخلیق آسمان و زمین تو ہوا میں معلق
کھڑا تھا اور کوئی غیر مقلد وہابی کہتا ہے کہ رب تو کرسی پر بیٹھتا ہے عرش پر پیر
لٹکائے ہوئے اور کرسی چرچر کرتی ہے (کریما) یہ غیر مقلدین وہابی نجدی شیعان
علی جنکا دعوے ہے کہ ہم تجھکو اور تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی
دوسرے کو نہیں مانتے۔ آہ تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ روضہ مطہرہ جسکو
دیکھنے اور زیارت کرنے کے لیئے ملائکہ کی آنکھیں ترستی ہیں۔ وہابیوں کا رئیس
اوسکی نسبت کہتا ہے کہ اگر میں قدرت پاؤنگا تو روضہ رسول کو گرا دونگا۔ آہ
اللہم شتت بدّاہ۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی کہتا ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی
روضہ کے سامنے تعظیماً کھڑا ہونا اور اسکی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے
افسوس ہزار افسوس۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی نجدی تیرے حبیب صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہتا ہے کہ وہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین نہیں ہیں۔ استغفر اللہ
ثم استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کوئی غیر مقلد
وہابی کہتا ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب خدا کا دیا ہوا بھی
شرک ہے۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی نجدی کہتا ہے یا رسول اللہ کہنا شرک ہے اور
کوئی غیر مقلد وہابی نجدی کہتا ہے کہ تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل اور نظیر
پیدا ہونا ممکن ہے اور کوئی غیر مقلد وہابی نجدی کہتا ہے کہ شیطان اور ملک
الموت کا تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے علم زیادہ ہے۔ اور کوئی غیر مقلد وہابی
کہتا ہے کہ ہمکو تجھ سے کام ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کام نہیں۔ اور کوئی

غیر مقلد وہابی نجدی کہتا ہے کہ تجھکو جہت اور مکان سے منزہ اور پاک سمجھنا بدعت اور گمراہی ہے اور کوئی غیر مقلد وہابی کہتا ہے کہ نماز میں تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا گدھے سے بھی بدتر ہے۔ خداوندا تو خود ہی کہتا ہے کہ میں تمام لوازمات بشریہ سے مبرا اور منزہ ہوں اور تیرے اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اسکے خلاف کہہ رہے ہیں۔ مولا تعالے اسکا انصاف ترے ہاتھول سے (کارساز!) تو تو کہتا ہے کہ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ یعنے اے میری بندو اور دنیا کے لوگو میرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی توقیر اور تعظیم کرو اور اسی بنا پر مفسرین نے اپنی تفسیروں میں لکھا ہے ای بالغوا فی تعظیمہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر میں مبالغہ کرو (اے بیناز!) تو تو خود ہی علیم اور سمیع اور بصیر ہے۔ کیا تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی تعظیم اور توقیر ہے جو غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی کر رہے ہیں (یا الہا) یہ غیر مقلدین وہابی نجدی تری پیاری مخلوق اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو کس کس طرح سے بہکا اور بھٹکا رہے ہیں۔ اے میرے اور تمام دنیا کے خدا اور اے سب حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ کیا تو نے موسے علیہ السلام کو فرعون سے نجات نہیں دی کیا تو نے فرعون کے لشکر مع اسکے دریائے نیل میں غرق نہیں کیا۔ کیا تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے خلیل کو آتش نمرود مردود سے نہیں بچالیا۔ کیا تو نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار قریش پر غلبہ نہیں دیا۔ کیا تو نے حضرت امام حسین مظلوم کے خون کا جو دریائے فرات کے ساحل اور کربلا کے میدان میں نہایت ہی بے دردی اور بیرحمی کے ساتھ بہایا گیا تھا بدلہ نہیں لیا۔ اے حضرت ابراہیم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور موسے اور عیسے اور ساری دنیا کے خدا کیا یہ غیر مقلدین وہابی نجدی ترے اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے جس زمین پاک کو تو نے بلدًا امنًا کا خطاب رحمت فرمایا ہے۔ کم و بیش سنہ ۱۳۴۴ھ میں آہ ان ناپاک اور سفاک اور ظالم وہابی نجدیوں نے ترے پاک گھر کے صحن میں بالکل بے گناہ اور بے قصور

ترے خالص بندوں کو جو قبۂ زمزم اور کعبہ کے پردوں کو جائے امان سمجھکر جان کی
خوف سے دبکے ہوئے تھے بچھاڑ بچھاڑ کر نہایت بیدردی کیساتھ ذبح کر ڈالا
(بادشاہ) کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ انہیں ظالم وہابی نجدیوں نے تیرے حبیب
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی قبروں اور مسجدوں کو گرا کر زمین کے برابر کردیا
(خداوندا) کیا تو اخبار اہل حدیث امرتسر جو درحقیقت اہل .... ہے اور
رسالہ اہل الذکر فیض آباد جو فی الواقع گمراہی کا جال ہے نہیں دیکھتا ہے
کہ ترے پاک اور شب دار تہجد گذار بندوں کو کس دریدہ دہنی سے مشرک اور
کافر بنا رہا ہے (سمیعا) یہ غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی کا دلی منشا اور ارادہ
یہی ہے کہ دنیا سے تری اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور حرمت اور
عظمت دنیا سے اوٹھ جائے تیرا اور تیرے حبیب کا دین متین جو آج ساڑھے تیرہ سو
برس سے تیرے فرمان وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ کے مطابق اور
تیری مشیت اور ارادہ کے موافق ساری عالم کو اپنی شمع ہدایت سے جگمگا رہا
ہے مٹ جائے۔ مگر یہ غیر ممکن اور محال ہے اسلیئے کہ تیرا قول سچا اور تو سب
سچوں سے سچا ہے۔ اور غیر مقلدوں کی دلی خواہش یہہ ہے کہ بظاہر اسی دینداری
کے حیلے سے عامہ خلائق کو گمراہ اور بیدین کر دیا جائے۔ تا کہ جہالت کلی کے بعد
لوگوں کے دلوں سے تیری اور تیرے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت
جاتی رہے اور حاکم اور محکوم کے درمیان جو آئین و قوانین ہیں اون کو مٹا
دے لوگ پورے طور سے خالی الذہن ہو جائیں پھر تو میدان معرکہ خالی ہے۔
میں نے اخبار اہلحدیث کی متعدد پرچوں میں دیکھا ہے کہ ان دنوں غیر مقلدین
وہابی نجدی بڑی اہمیت کے ساتھ ایک مرکزی کمیٹی کے قیام کی تجویز وہابی
نجدیوں کے روبرو پیش کر رہے ہیں جسکا فرض منصبی یہ ہوگا کہ مرکزی کمیٹی کی
صرف ایک آواز پر ہندوستان بھر کے غیر مقلدین وہابی نجدی لبیک گویاں
متحد اور تیار ہو جائیں جیسا کہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں باغیوں نے تقسیم نان کو ذریعہ
اتفاق اور اتحاد ٹھیرایا تھا (دیکھو کتاب مصائب غدر) خداوندا تیری پاک ذات

مقلب القلوب ہے۔ ہماری بیدار مغز گورنمنٹ انگلشیہ کی عنان توجہ اسطرف منعطف
فرماوے کہ امن عامہ کے لیئے جلد از جلد غیر مقلدین وہابی نجدی کا ناک ہندوستان
سے کلیتہً استیصال کردے کہ آئے دن کا فتنہ وفساد دفعہ ہو جاوے یا کم از کم مقامی
حکام عالیمقام کے نام فرمان جاری کردے کہ حکام بالا دست اپنے اپنے اضلاع
میں ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو وعظ اور اہلسنت والجماعت کی مسجدوں
میں نماز خوانی سے روکدے۔ تاکہ ملک ہندوستان ان غیر مقلدین وہابی نجدی
کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہے۔

شکریہ

ایلچ پور صوبہ برار اور ناگپور کے جج اور کلکٹر صاحبان بہادر دام اقبالہم
کا شکریہ تمام برادران احناف ملک ہندوستان کیطرف سے سچے دل سے
ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہی اپنی بیدار مغزی اور روشن خیالی کے مطابق عدالت
ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ کی کارروائی جو غیر مقلدین وہابی نے برادران
احناف کے ساتھ کی تھی مسترد کرتے ہوئے غیر مقلدین وہابی نجدی کو اہلسنت وجماعت
کی مسجدوں میں نماز خوانی سے ممانعت کا قطعی حکم صادر فرما دیا اور جناب جج
صاحب بہادر ناگپور نے بھی اپیل غیر مقلدین وہابی مسترد فرما کر فیصلہ عدالت
ماتحت بحال رکھا۔ (بار الٰہا) تیرا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے اسیطرح تو تمام ہندوستان
کے حکام عالی مقام کے دلوں میں القا فرما کہ ہر مقامی حاکم اپنے اپنے اضلاع
میں ایسا ہی قطعی حکم صادر اور نافذ فرمائیں۔ ع

یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے۔

دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۴ کالم ۳۔ خداوندا
اگرچہ ہم اس قابل نہیں کہ تیرے خالص بندوں میں شمار کیے جائیں ولکن الملک
ہماری بداعمالیوں کیطرف مت نظر کر تو جسکا اہل ہے وہی کر۔ ذلیل سے ذلیل
سہی آخر تیرے تو بندے اور تیرے ہی حبیب کی امت میں ہیں۔

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبی ہوئی ذلت میں ہیں — کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں

رب العالمین تو علیم اور دانائے غیب ہے۔ اللہ نوں قصبہ مئو کے غیر مقلدین وہابی نجدی مجھے صرف اسلئے قتل کی دھمکی دیرہے ہیں کہ میں تیری اور تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کو تیرے بندوں تک پہونچاتا ہوں۔ بہرکیف اگر احکام کی اشاعت میں میری ایک جان کیا اگر ہزار جانیں ہوں تو سب تیری راہ میں قربان کرنے کے لیئے تیار ہوں۔ اگر درحقیقت یہ بات تیرے علم میں درست ہے تو ادہر بھی شوق شہادت دامنگیر ہے۔ تو منتقم حقیقی ہے۔ جب اصحاب فیل اور قاتلان حسین علیہ السلام اور فرعون ونمرود سے تو نے بدلہ لیلیا تو تیرے آگے ان معدودے چند غیر مقلدین وہابی نجدی کی کیا حقیقت اور وقعت ہے۔ خداوندا یہ تیرا ایک بندہ اب اپنی مناجات کو اس دعا کے ساتھ ختم کرکے تیرے رحم وکرم کا امیدوار ہے۔ خداوندا تو تمام دنیا کے ایماندار مسلمانوں کو عموماً اور برادران احناف کو خصوصاً ان غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی کے اغوا اور مکر و فریب سے بچائیو۔ اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تضرع وزاری بدرگاہ عزاسمہٗ باری

میری ہے دعا یہ بدرگاہ باری — جہاں سے ہو غارت یہ فرقہ ناری

اے خدائے سبوح وقدوس اور اے علام الغیوب تجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ میںنے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو رات دن حق بات کیطرف بلایا مگر میرے بُلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے۔ رَبِّ اِنِّی دَعَوْتُ قَوْمِیْ (غیر المقلدین) لَیْلًا وَّنَھَارًا فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا۔ اور میں نے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو ظاہر میں بلایا پھر میں نے ان کو کھول کھول کر کہا اور چھپ کر کہا اور چپکے چپکے برابر کہتا رہا مگر غیر مقلدین دغاباز میری ایک نہیں سنتے ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُھُمْ جِھَارًا ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ

هُمْ اِسْرَارًا اور داؤکیا بڑا داؤ یعنے سُوسکے غیر مقلدین وہابی نجدی ابولہب
اور عقبہ اور مروان کیطرح سے لوگوں کو منع کرتے پھرتے ہیں کہ احمد علی اگرچہ
قرآن کی آیت ہی پڑہے ...... تو کوئی نہ سنے۔ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا
خالق البرایا ابتو میری طبیعت بہت اُکتا اور گھبرا گئی۔ یہہ غیر مقلدین
کسی طرح سے مانتے ہی نہیں۔ لہذا میری تو یہی دعا ہے کہ اے رب نہ چھوڑ
زمین پر کوئی گھر غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا بسنے والا بلکہ اون کے گھروں
کو ایک دم کھنڈر کردے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا
کاش تو اگر غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو اسیطرح مطلق العنان صحرائی
جانوروں کیطرح چھوڑ دیگا تو ضرور بالضرور تیرے بندوں کو بہکا کر گمراہ
کر ڈالینگے۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ اور اے اللہ یہہ غیر
مقلدین وہابی نجدی نہ جنینگے۔ مگر فاجر فاسق ظالم ناشکرے۔ مغوی خلق اللہ
وَلَا يَلِدُوا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا اور اے اللہ معاف کر مجھکو اور میرے ماں باپ
کو اور جو آوے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں اور
عورتوں کو۔ اور گنہگاروں کو یہی برباد کر برباد ہونا۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ
اِلَّا تَبَارًا

وَاللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا مِنْ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ الْوَهَّابِيَّةِ النَّجْدِيَّةِ الْمُنْحَرِفِينَ
مِنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ وَالسَّدَادِ لِاَنَّهُمْ يُوَسْوِسُونَ فِي صُدُورِ النَّاسِ
كَمَا يُوَسْوِسُ الشَّيْطَانُ الْمَرِيدُ الْمُتَمَرِّدُ الْخَبِيثُ اللَّعِينُ الرَّجِيمُ
الْخَنَّاسُ ؕ
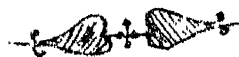
مصنفہ حافظ فتح محمد صاحب فاروقی آرا

خدا کا کرم امت احمدی پر — رہیگا بلا شبہ تا روز محشر
نہیں عاصیوں کو کچھ نار کا ڈر — شفاعت کو ہیں مومنوں کی پیغمبر
خلاف نبی ہیں یہ بیدین وہابی — یہ مردود بیشک ہیں پکے وہابی
ہیں شیطاں کے پیرو شیاطین وہابی — مسلمان نہیں ہیں یہ آئیں وہابی
نہیں یہ نبی کے ہیں سنت کے قائل — نہیں یہ نبی کی رسالت کے قائل
نہیں یہ نبی کی شفاعت کے قائل — نہیں اولیا کی کرامت کے قائل
اماموں پہ کرتے ہیں مردود بہتان — نہیں یہ مقلد کسیکے ہیں ناداں
یہ منکر ہیں تقلید کے جملہ شیطان — یہ کہتے ہیں تقلید بدعت ہے ہر آں
ارے عاقبت کی تجھے کیا خبر ہے — ہوا شیخ نجدی کا تجھپر اثر ہے
وہ شیطان کا نائب تیرا راہبر ہے — تیرا اور اوسکا جہنم میں گھر ہے
اگر عاقبت کا تجھے خوف ہوتا — تو کیوں تخم بغض نبی ولیں بوتا
ارے تو ہی ہے شیخ نجدی کا پوتا — پھریگا تو اپنے نصیبوں کو روتا
یہ حکم الٰہی ہے اے مرد ناداں — محمد پہ صلوات بھیجیں مسلماں
مگر اوسکے منکر ہیں نجدی شیطان — سمجھتے نہیں یہ معانی قرآن
جو تھے رکن دیں حضرت بوحنیفہ — انہیں سے عداوت یہ رکھتے ہیں جیفہ
نہیں اس سے بڑھ کر ہے کوئی لطیفہ — کہ ان سب کا ہے شیخ نجدی خلیفہ
بہت جا او نہوں نے ہے ذلت اٹھائی — ولیکن ذرا شرم انکو نہ آئی
غرض ہے یہ فرقہ بڑا افترائی — بزرگان دین کی ہے عظمت گھٹائی
عداوت ہے قلبی انہیں اولیا سے — کیا دعوے ہمسری انبیا سے
یہ ہیں بے ادب کیا ڈرینگے خدا سے — محبت نہیں ان کو ہے اصفیا سے

سنو یارو جبکہ ہوں عالم وہابی
تو پھر کیوں نہ ہو جاہلوں کی خرابی

الٰہی ہدایت انہیں دے شتابی
کہ ہے ان لعینوں کا مذہب رکابی

سر شیخ نجدی کو پتھر سے پھوڑوں
تیرے ابن تیمیہ کی گردن مروڑوں

لڑے گر تو مجھسے نہیں منہ کو موڑوں
کروں قتل میں تجھکو جیتا نہ چھوڑوں

یہ اوقات یوں مفت کھوتے رہے ہو
دہن آب عصیاں سے دھوتے رہے ہو

بہت سے وہابی ہیں پھرتے پئے زر
برائے شکم وعظ کہتے ہیں گھر گھر

نہیں بیوقوفوں کو اللہ کا کچھ ڈر
بھرا ان کے دل میں ہے بغض پیمبر

نہیں ہیں یہ راہ شریعت سے آگاہ
کہ کرتے ہیں خلق خدا کو یہ گمراہ

عجب ہیں یہ مکار بیدین و بدخواہ
ہدایت انہیں دے کہیں جلد اللہ

نکالے گئے یہ بہت مسجدوں سے
نہیں باز آتے یہ اپنی ضدوں سے

ملو مومنو تم نہ ان مفسدوں سے
بچاوے خدا ایسے بے مرشدوں سے

تیرا عبد وہاب تھا اک [illegible]
کہ قبر اوس پہ گئی ہے بہت سے بدتر

وہ کرتا تھا گمراہ خلقت کو کافر
رہے اوسپہ قہر خدا تا بہ محشر

نبی کی نبوت کا منکر تھا واہی
کہ تھا اوسکو بغض رسالت پناہی

ہوا اوسپہ نازل جو قہر الٰہی
گیا وہ جہنم میں [illegible] تباہی

صنم اکبر اوسنے مزار نبی کو
کہا تھا خدا نے سزا اس شقی کو

کہوں کیوں نہ بد ایسے مرد غوی کو
ارے تو بھی چھوڑ [illegible] اسکی اب پیروی کو

حدیث نبی میں ہے اسکی اہانت
کہا اسکو حضرت نے شیطاں کی امت

یہ ثابت ہے ابن عمر سے روایت
بخاری میں [illegible] ہے بد دیانت

مداری جواب کے کسی جات آوے
بچا نجی سے شیخ نجدی کو لا دیں

تجھے ریچھ اور اوسکو بندر بنا دیں
تو دونوں کو [illegible] سے نچا دیں

غرض یہ نجدی ہیں مثل سب یہ [illegible]
خدا کی [illegible] جنکا ہے ہر دم

وہابی کے اور گدھے یکساں عدد ہیں
یہ مردار [illegible] لعنت بد ہیں

مسائل جو ان کے ہیں سب نا سند ہیں
احادیث اور قرآن سے رکھتے یہ کد ہیں

حدیثوں کی ہی جو کتاب اک بخاری | تو کہتے ہیں جاہل سب اسکو بکھاری

میری عرض ہے یہ بدرگاہ باری ؎
جہاں سے ہو غارت یہ فرقہ ہماری

از کتاب سیف الابرار

چہ کافر دلانند وہابیاں | کہ خواہند دین مبین را زیاں
نہ پابند ملت نہ پابند دیں | بجاں تابع دیو نفس لعیں
نہ از بوحنیفہ نہ از شافعی | منافی ہر حجت و افعی
رہ شاں ز ہر چار مذہب جدا | بریں گمرہی باد قہر خدا
ز تقلید ایں راہنمایانِ دیں | بجاں منکر ایں فرقۂ پنجمیں
بگفتہ رنا جائز و نا روا | بہر زہ سرائی زبان کردہ وا
ز جہل دروں با دل بے فروغ | بہ فتوے نویسند قول دروغ
نہ کردار ایشاں بصدق و سداد | نہ گفتار شاں قابل اعتماد
با فسادِ دیں مبیں در جہاں | ور فتنہ وا کردہ ایں گمرہاں
ہمہ فرقۂ شاں مضل اند و ضال | بمردم نمایند راہِ ضلال
با غوائے نفس و بخبث دروں | ز تہذیب و اخلاق و دانش بروں
ندانند لفظے ز علم ادب | ندارند جز یاوہ حرفے بلب
زدہ طعنہ بر عالمان فحول | نہ خوف خدا و نہ شرم از رسول

ز نا حق پرستی بفہم غلط ؎
سیہ دل ہمہ نے سیاہ رو فقط

قطعہ

شقی جو ہیں منکر کرامات کے ۔ وہ قائل نہیں حق کی آیات کے

نہیں معتقد اولیا کے کبھی
گرفتار ہیں اپنی ہی بات کے